أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ

عشرہ مبشرہ

وہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دے دی تھی

- حضرت ابوبکر صدیقؓ
- حضرت عمر فاروقؓ
- حضرت عثمان غنیؓ
- حضرت علی المرتضیٰؓ
- حضرت ابوعبیدہؓ
- حضرت سعدؓ
- حضرت سعیدؓ
- حضرت عبدالرحمٰنؓ
- حضرت طلحہؓ
- حضرت زبیرؓ

تصنیف

قاضی حلیب الرحمٰن صاحب
برادرزادہ
علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوریؒ

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰-انارکلی لاہور۲ پاکستان فون: ۷۳۲۴۷۸۵
۳۵۳۲۵۵
۷۲۳۳۹۹۱

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

عشرہ مبشرہ

وہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا ہی میں جنّتی ہونے کی بشارت دے دی تھی

- حضرت ابو بکر صدیقؓ
- حضرت عمر فاروقؓ
- حضرت عثمان غنیؓ
- حضرت علی المرتضٰیؓ
- حضرت ابو عبیدہؓ
- حضرت سعدؓ
- حضرت سعیدؓ
- حضرت عبد الرحمٰنؓ
- حضرت طلحہؓ
- حضرت زبیرؓ

تصنیف

قاضی حبیب الرحمٰن صاحب

برادرزادہ

علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری

ادارہ اسلامیات ۱۹۰-انارکلی لاہور ۲ پاکستان، فون: ۷۳۲۲۷۸۵، ۳۵۳۲۵۵، ۷۲۳۳۹۹۱

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى

عشرہ مبشرہ

وہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ جنہیں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دے دی تھی

- حضرت ابوبکر صدیقؓ
- حضرت عمر فاروقؓ
- حضرت عثمان غنیؓ
- حضرت علی المرتضیٰؓ
- حضرت ابوعبیدہؓ
- حضرت سعدؓ
- حضرت سعیدؓ
- حضرت عبدالرحمٰنؓ
- حضرت طلحہؓ
- حضرت زبیرؓ

تصنیف

قاضی حبیب الرحمٰن صاحب

برادرزادہ

علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوریؒ

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور۲۔ پاکستان فون: ۷۳۲۴۷۸۵ ، ۳۵۳۲۵۵ ، ۷۲۲۳۹۹۱

نام کتاب ——————— عشرہ مبشرہ

طباعت اوّل ——————— مئی ۱۹۹۵ء بمطابق ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ

باہتمام ——————— اشرف برادران سلّمہم الرحمٰن

ناشر ——————— ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲

فون ۷۲۴۳۹۹۲ - ۷۳۵۳۲۵۵

۲۹۷٫۹۹۲۲

ع ۲۷ ح

۵۵۹۶۰

ملنے کے پتے

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱

بیت القرآن، اردو بازار کراچی ۱

مکتبہ دارالعلوم، جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

ادارۃ المعارف ڈاکخانہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴

ادارۃ القرآن چوک لسبیلہ گارڈن ایسٹ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	دیباچہ	9	۱۵	تقریر سیدنا عمر فاروقؓ	۳۷
۲	عشرہ مبشرہ	۱۸	۱۶	تقریر سیدنا علی المرتضیٰؓ	۳۸
۳	فضائل	۱۸	۱۷	خلق صدیقی	۳۹
۴	اول الصحابہ	۲۲	۱۸	اتباعِ سنت	۴۰
۵	نام و نسب	۲۲	۱۹	محبت خدا اور رسول صلی اللہ	۴۰
۶	منصب	۲۲		علیہ وسلم	۴۰
۷	قبولِ اسلام	۲۲	۲۰	نماز	۴۰
۸	خدمات صدیق بعد قبولیت	۲۳	۲۱	روزہ	۴۰
	اسلام	۲۲	۲۲	فصاحت	۴۰
۹	ہجرت	۲۴	۲۳	تواضع	۴۱
۱۰	آخری دن	۲۹	۲۴	ماتم میں عذر خواہی	۴۱
۱۱	قرآن شریف کا جمع کرنا	۲۵	۲۵	جود و سخا	۴۱
۱۲	سیدنا صدیقؓ کی آخری گھڑیاں	۲۶	۲۶	شجاعت	۴۲
۱۳	سیدنا صدیقؓ کی وفات پر		۲۷	ایمان	۴۲
	صحابہؓ کی تقریریں	۲۷	۲۸	زہد و ورع	۴۲
۱۴	سیدہ صدیقہؓ کی تقریر	۲۷	۲۹	فہمِ قرآن	۴۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۰	علمِ حدیث	۴۲
۳۱	علمِ تعبیر	۴۳
۳۲	علم الانساب	۴۴
۳۳	خلقِ صدیقی پر سیّدہ عائشہؓ کی تقریر	۴۴
۳۴	تعلیماتِ صدّیقیہ	۴۷
۳۵	فضیلتِ نماز اور قیامت کا بیان	۴۷
۳۶	والدین کے حقوق و آداب	۴۷
۳۷	حقوقِ ہمسایہ	۴۸
۳۸	حقوقِ رعایا کی نگہداشت اور عمّال کو تنبیہہ	۴۸
۳۹	اعمالِ جاہلیت کی ممانعت	۴۸
۴۰	امرائِ عساکر کو ہدایات	۴۹
۴۱	خونِ مسلم کی حرمت	۴۹
۴۲	نقشِ خاتم	۴۹
۴۳	اقوال	۴۹
۴۴	بُروں کی مثال	۴۹
۴۵	خوفِ خدا کی تعلیم	۴۹
۴۶	عورتوں کی ہلاکت کا سبب	۴۹
۴۷	مسلمان کی شان	۵۰
۴۸	بھائی کے لئے دعا	۵۰
۴۹	راز چھپانے اور قلتِ کلام کی	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	خوبی	۵۰
۵۰	نمازِ جنازہ کی دعا	۵۰
۵۱	دعائیں	۵۰
۵۲	فضائل و مناقب	۵۱
۵۳	آیاتِ قرآنیہ	۵۱
۵۴	احادیث	۵۲
۵۵	آثارِ صحابہ و آئمہ دین	۵۵
۵۶	اشعار	۵۷
۵۷	خاتمۃ الاحوال صدیقی	۵۸
۵۸	**امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ**	۵۹
۵۹	نام و نسب	۵۹
۶۰	حالات	۵۹
۶۱	اسلام	۵۹
۶۲	سیّدنا عمر فاروقؓ کے قلب میں کیفیاتِ اسلام	۶۱
۶۳	ہجرت	۶۲
۶۴	شرکتِ غزوات	۶۲
۶۵	خدمات	۶۲
۶۶	قرآن مجید	۶۲
۶۷	حدیث	۶۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۶۸	اعلائے کلمہ	۶۴
۶۹	نماز	۶۴
۷۰	اذان	۶۴
۷۱	زکوٰۃ	۶۴
۷۲	حج	۶۴
۷۳	جہاد اور جنگی خدمات	۶۴
۷۴	جزئی اصلاحات اور دیگر خدمات	۶۵
۷۵	وفات	۶۵
۷۶	اخلاقِ فاروقی	۶۷
۷۷	سیدنا عمرؓ کے ارشادات	۶۹
۷۸	دعائیں	۶۹
۷۹	فضائل و مناقب	۷۰
۸۰	احادیث	۷۰
۸۱	آثارِ صحابہ و تابعین	۷۲
۸۲	جامع مناقب شیخینؓ	۷۴
۸۳	آثارِ صحابہ	۷۶
۸۴	اقوالِ تابعین	۷۶
۸۵	**سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ**	۷۸
۸۶	نام ونسب	۷۸
۸۷	شخصیت	۷۸
۸۸	حالات	۷۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۸۹	خدمات	۷۹
۹۰	محاصرہ	۸۰
۹۱	عبداللہ بن سلام کی تقریر	۸۰
۹۲	سیدنا علی مرتضیٰ کی تقریر	۸۰
۹۳	ابو ثور جہنی کی ملاقات اور سیدنا عثمانؓ کی تقریر	۸۱
۹۴	سیدنا مغیرہ بن شعبہ کی ملاقات اور ان کا مشورہ اور امیر المومنین کا جواب	۸۲
۹۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عثمانؓ ہدایت پر ہوں گے	۸۵
۹۶	سیدنا عثمانؓ کی چند صحابہ سے گفتگو اور عمار بن یاسر کا قصہ	۸۵
۹۷	شہادت	۸۶
۹۸	شہادت پر سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد	۸۶
۹۹	سیدنا مرتضیٰ کا ارشاد	۸۷
۱۰۰	جناب امیر کی ایک اور تقریر	۸۷
۱۰۱	شمائل و اخلاق	۹۰
۱۰۲	حلیہ و شبیہ	۹۰
۱۰۳	صفات و عادات	۹۱
۱۰۴	اقوال	۹۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۰۵	نقشِ خاتم	۹۲	۱۲۵	میراثِ مخنّث کا مسئلہ اور	
۱۰۶	مرویات	۹۳		صحابہ کا باوجود مخالفت	
۱۰۷	فضائل ومناقب	۹۴		آپس میں استفسار	۱۰۷
۱۰۸	احادیث	۹۴	۱۲۶	مسئلہ خلافت	۱۰۸
۱۰۹	آثارِ صحابہ وتابعین	۹۸	۱۲۷	اقوال	۱۱۲
۱۱۰	آپ کی خصوصیات	۹۹	۱۲۸	درود نہ پڑھنے کی بُرائی اور	
۱۱۱	جامع مناقب شیخین وعثمان			بخیل کی تعریف	۱۱۵
	رضی اللہ عنہم	۹۹	۱۲۹	فضائل ومناقب	۱۱۵
۱۱۲	امیرالمومنین سیدنا		۱۳۰	فصل	۱۱۷
	علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	۱۰۱	۱۳۱	تفصیل مدتِ حکومت خلافت	
۱۱۳	نام ونسب	۱۰۱		راشدہ	۱۱۸
۱۱۴	اسلام	۱۰۱	۱۳۲	امین الامۃ سیدنا ابوعبیدۃ	
۱۱۵	حالات	۱۰۱		بن الجراح رضی اللہ عنہ	۱۱۹
۱۱۶	خلافت	۱۰۲	۱۳۳	نام ونسب	۱۱۹
۱۱۷	شہادت	۱۰۲	۱۳۴	قبولِ اسلام	۱۱۹
۱۱۸	حلیہ	۱۰۵	۱۳۵	خدمات	۱۱۹
۱۱۹	خصائص وعادات	۱۰۵	۱۳۶	فضائل	۱۱۹
۱۲۰	شرف ومزیت	۱۰۵	۱۳۷	زہد	۱۲۰
۱۲۱	انکسار	۱۰۵	۱۳۸	وعظ ونصیحت	۱۲۱
۱۲۲	توکل	۱۰۵	۱۳۹	علم وفضل	۱۲۱
۱۲۳	ذکاوت	۱۰۶	۱۴۰	وفات	۱۲۲
۱۲۴	علم وکمال	۱۰۶	۱۴۱	حلیہ	۱۲۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۴۲	سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۱۲۲
۱۴۳	نسب	۱۲۲
۱۴۴	قبولِ اسلام	۱۲۲
۱۴۵	فضائل وخدمات	۱۲۴
۱۴۶	وفات	۱۲۷
۱۴۷	ترکہ	۱۲۷
۱۴۸	حلیہ	۱۲۷
۱۴۹	اخلاق وعادات	۱۲۷
۱۵۰	آپ کا قول	۱۲۸
۱۵۱	مرویات	۱۲۸
۱۵۲	تبدیلِ نسب پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید	۱۲۹
۱۵۳	عجوہ کھجور کی فضیلت	۱۲۹
۱۵۴	جواب اذان کی فضیلت	۱۲۹
۱۵۵	پرہیزگار، دولت مند، خلوت نشین کی فضیلت	۱۲۹
۱۵۶	مدینہ منورہ کے آداب	۱۳۰
۱۵۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عطیات کا اصل اصول	۱۳۰
۱۵۸	سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۱۳۱
۱۵۹	نام ونسب	۱۳۱
۱۶۰	حالات	۱۳۱
۱۶۱	کون مومن ہے	۱۳۲
۱۶۲	زیادہ عقلمند کون ہے	۱۳۲
۱۶۳	دولت وثروت	۱۳۴
۱۶۴	وفات	۱۳۵
۱۶۵	فضائل	۱۳۵
۱۶۶	اخلاق وفضائل اور انفاق فی سبیل اللہ کا بیان	۱۳۶
۱۶۷	خشیتِ الٰہی	۱۳۶
۱۶۸	دعا	۱۳۷
۱۶۹	حلیہ	۱۳۷
۱۷۰	مرویات	۱۳۷
۱۷۱	سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ	۱۳۸
۱۷۲	نام ونسب	۱۳۸
۱۷۳	قبولِ اسلام	۱۳۸
۱۷۴	استقلال واستقامت	۱۳۸
۱۷۵	فدائیتِ رسالت	۱۳۸
۱۷۶	انفاق فی سبیل اللہ	۱۴۰
۱۷۷	سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کا قصیدہ	۱۴۰

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۷۸	تدین وتقویٰ اور پرورش یتامیٰ	۱۴۱
۱۷۹	وفات	۱۴۲
۱۸۰	مرویات	۱۴۳
۱۸۱	وضعِ حدیث کا عذاب و وعید	۱۴۳
۱۸۲	سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۱۴۴
۱۸۳	نام ونسب	۱۴۴
۱۸۴	قبولِ اسلام	۱۴۴
۱۸۵	حالات وخدمات	۱۴۴
۱۸۶	شرکتِ غزوات	۱۴۴
۱۸۷	حلیہ واخلاق	۱۴۵
۱۸۸	شہادت	۱۴۶
۱۸۹	سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۱۴۹
۱۹۰	نام ونسب	۱۴۹
۱۹۱	حالات	۱۴۹
۱۹۲	خاتمۃ الباب	۱۵۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ نَحْمَدُہٗ وَ نُثْنِیْ عَلَیْہِ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ
عَلٰی اَفْضَلِ الْبَشَرِ خَیْرِ الْاَنَامِ اِمَامِ الْاَنْبِیَاءِ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدِ
الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدِ نِ الْاَمِیْنَ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ

اَمَّا بَعْدُ: میرے نزدیک مسلمانوں کی پستی و ذلت کی وجہ محض اپنے مذہب اور بانیٔ مذہب اور جملہ صنادید و کبائر اسلام کی تاریخ کو فراموش کر دینا ہے کیونکہ جو قوم اپنی تاریخ اور اس کے بنانے والی مایۂ ناز ہستیوں کو بھلا دیتی ہے اس کے تمام جذبات اور امنگیں، حوصلے اور ولولے سلب ہو جاتے ہیں جو فی الحقیقت ملل و اقوام کی زندگی و تحرک کا سبب اور نشو و نما کا باعث ہوتے ہیں انہیں کے ساتھ ساتھ اس قوم کا نام بھی صفحۂ روزگار سے مٹتا چلا جاتا ہے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

نام نیک رفتگاں ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار

اسی خیال سے متاثر ہو کر راقم نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ افرادِ ملت کو بیدار کرنے کے لئے سلف صالحین کے حالات کو صحیح صحیح روایات سے انتخاب کروں اور اخوانِ ملت کے سامنے قدمائے دین کے اخلاق مرضیہ اور زعمائے ملت کے صفاتِ حمیدہ کا ایک قابل تقلید نمونہ ایک لائق اتباع اسوہ پیش کر دوں۔

اگرچہ قبل ازیں ہماری زبان کا علم ادب اس فن سے خالی نہیں ہے اور کئی ایک اچھی اچھی کتب شائع ہو کر شائقین کی طبائع کو لطف اندوز اور نکتہ آموز کر چکی ہیں تاہم ان مقدس نفوس کی سیر و سوانح کو متعدد اسلوب سے روشنی میں لانے کی ضرورت ہے

Marfat.com

جیسا کسی صاحب نے کہا ہے ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است
ہر بیانے را جمالے دیگر است

راقم نے اپنی اس تالیف کا نام "عشرہ مبشرہ" رکھا ہے اس دربارِ گوہر بار میں مندرجہ ذیل اصحاب کی نشستوں کا نقشہ جمال آرا ہوگا۔

(۱) عشرہ مبشرہ (۲) نقباء (۳) نجباء (۴) ادباء (۵) شعراء (۶) خطباء (۷) عمّال دلایات (گورنرانِ صوبہ جات) (۸) قضاۃ بلاد (۹) امرائے عساکر (۱۰) سفرائے ممالک (۱۱) عمّالِ صدقات (۱۲) اصحاب الخراج (۱۳) اصحاب اللواء (۱۴) باج گزار سلاطین و رؤساء (۱۵) کاتبین (۱۶) اصحاب الوفود

تاریخِ اسلام کی اساس و بنیاد کی خشتِ اولین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی۔ لہٰذا ہر اس صاحب قلم کے لیے جو اس موضوع پر کچھ خامہ فرسائی کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے ان مقدس سادات اور انہی پاک نفوس کے حالات سے آغاز کرنا چاہیے۔

امتِ اسلامیہ کے قوام یہی بزرگ ہیں۔ یہی قرآن کریم کے مخاطب اوّل ہیں اور یہی وہ واجب الاحترام ہستیاں ہیں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ شرف تربیت و تلمذ حاصل ہوا ہے۔

اشاعتِ اسلام کے داعی و مبلغ ہونے کی اولیت و افضلیت بھی اسی ایک گروہ کے حصہ میں آئی نیز سچی سچی فدائیت رسالت اور راہ حق میں مخلصانہ سرفروشی اور امتحانِ الٰہی میں کامیابی کے تاج انہیں کے زیب و زینت بنتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ [1]

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کا اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں امتحان لے لیا ہے۔

---

[1] پارہ ۲۶ رکوع ۱۳

Marfat.com

انہی کے متعلق ارشادِ ربّانی ہے۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [1]

مہاجرین وانصار میں سے جنہوں نے اسلام لانے میں سابقیت واوّلیت کا شرف حاصل کیا اور وہ لوگ جنہوں نے نیکوکاری میں ان کا اتباع کیا خدا ان سے خوش ہیں اور وہ خدا سے خوش ہیں اور خدا نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

انہی کے ساتھ مالک الملک نے حکومت ارضِ مقدس کا وعدہ فرمایا اور پھر ابدالآباد کے لیے اوراقِ تاریخ کو اس کی صداقت پر شاہدِ موثق ٹھہرایا چنانچہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۔ الآیہ [2]

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے خدا کا ان کے ساتھ وعدہ ہے کہ ان کو ارضِ موعود میں اسی طرح خلافت عنایت فرمائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو خلافت بخشی تھی اور یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے لیے خدا تعالیٰ اس دین کو مضبوط کر دے گا جو اس نے اس کے لیے پسند فرمایا ہے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

---

[1] پارہ ۱۱ رکوع ۲ [2] پارہ ۱۸ رکوع ۱۲

Marfat.com

انہی کی منقبت میں ارشاد ہے۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ الآیہ[1] — اور اسی طرح ہم نے تم کو اس کی درمیانی امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر خدا کی شہادت دو۔

انہی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مشیر ٹھہرا کر ان کی مزیت و فضیلت میں مزید اضافہ فرما دیا اور آیت ذیل کو نازل فرمایا۔

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ[2] — اے نبی ان کی کمزوری کو معاف کر دو ان کے لیے ہماری بارگاہ میں استغفار طلب کرو اور ان کو اپنے کام میں شریک مشورہ بھی کر لیا کرو۔

انہیں کو خطاب زرّیں سے اس طرح عنایت فرمایا کہ ان کی بزرگی و شرف میں چار چاند لگ کر نور افروز عالم بن گئے آیات ذیل اسی پر دال اور شاہد ہیں، فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ[3] — تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہو تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہو۔

انہیں کے اخلاق حسنہ کے متعلق کلام ذیل نازل فرما کر ان کے جلال سطوت اور کمال فضیلت کو اس طرح روشن اور ظاہر فرما دیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا — محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس

---

[1] پارہ ۲ رکوع ۱ [2] پارہ ۴ رکوع ۸ [3] پارہ ۴ رکوع ۳

Marfat.com

سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا [1]

میں رحمدل ہیں (اے مخاطب) تو اُن کو بہت رکوع و سجود کرنے والا دیکھے گا ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے (نور کے) گٹے پڑے ہوئے ہیں، ان کے یہ اوصاف تورات میں مذکور ہیں اور انجیل میں ان کی یہ صفت مذکور ہے (کہ روز بروز) وہ ایسے ترقی کرتے جائیں گے جیسے کھیتی کہ پہلے تو اس نے زمین سے اپنی بالی نکالی پھر بڑھی اور مضبوط ہوگئی پھر وہ اپنی نالی پر سیدھی کھڑی ہوگئی (ایسی کہ) کسانوں کو خوش آنے لگے اور منکرین کے لیے غصہ میں جلن کا سبب ہو (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور اعمال نیک بجا لائے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

ہاں انہیں کے متعلق سبحانہ وتعالیٰ کا یہ ارشادِ حقانی ہے۔

وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی

(سابقین و غیر سابقین) سب کے ساتھ خدا کا نیک وعدہ ہے۔

انہی کی عظمت شان اور رفعت مکان کے صدقے میں مومن مردوں اور عورتوں کو بشارتِ عظیمہ کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے، فرمایا

یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (اے مخاطب) تم اس دن مومنین و

---

[1] پارہ ۲۶ رکوع ۱۲

Marfat.com

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ[۱]

مومنات کو دیکھوگے کہ ان کے آگے اور دائیں طرف نور دوڑ رہا ہوگا (اور ان سے کہا جائے گا کہ) آج کے دن تم کو ایسے باغوں کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں تم کو سدا کا رہنا ہوگا یہی تو ہے جو عظیم کامیابی ہے۔

پھر فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ الآیۃ[۲]

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں تو وہ ہیں جو ان کے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لیے اجر اور نور ہوگا

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ[۳]

میرے صحابہ مثل آسمان کے ستاروں کے ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو ہدایت پر رہوگے۔

اور انہیں کی منقبت کو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالی نے اس طرح آشکارا فرمایا ہے۔

خَيْرُ اُمَّتِيْ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ[۴]

میری امت میں نیکوترین قوم وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں۔

---

[۱] پارہ ۲۷ رکوع ۸ [۲] پارہ ۲۶ رکوع ۸ [۳] رواہ رزین کذا فی المشکوٰۃ ص ۵۵۴ [۴] مسلم شریف جلد دوم باب فضائل صحابہؓ ص ۳۰۹

Marfat.com

ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا۔

خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ [۱] بہترین لوگ میرے اصحاب ہیں

ایک اور موقع پر یہ الفاظ مبارک ارشاد فرمائے۔

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ بہترین اقوام میری قوم کے لوگ ہیں۔

اسی روایت کے آخر الفاظ میں ان کی شان رفعت مکان کو اتنا بلند فرما دیا کہ ان کے آداب وتعظیم واحترام کو علامتِ ایمانی اور ذوقِ ایقانی قرار دیا اور فرمایا۔

مَنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَاءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَذٰلِکُمُ الْمُؤْمِنُ [۲] جن کو ان کی نیکوکاری خوش آئے اور ان کی برائی بری معلوم ہو پس وہی تم میں سے مومن ہے۔

یہ الفاظ ترمذی کی روایت کے ہیں صحیح مسلم میں بھی اسی مضمون کی یہ حدیث ہے

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدًا اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ [۳] میرے صحابہ کو برا مت کہو کیونکہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے دستِ (قدرت) میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک شخص احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے گا تو وہ ان میں سے کسی ایک کے مُد بلکہ نصف مُد کے ثواب کو بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔

الغرض ان صنادید صادقین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل ومناقب پر کتاب اللہ اور دواوین احادیث وسنن اور صحفِ اخبار وآثار یکے بعد دیگرے بصارت وبصیرت کو نور بیز کر رہی ہیں یہاں پر راقم نے چند ایک احادیث سنن ترمذی و جامع الاصول ابن اثیر بطور مشتے نمونہ از خروارے نقل کر دی ہیں۔ امید ہے کہ راقم

---

[۱] مسلم شریف جلد دوم باب فضائل صحابہؓ ص ۳۰۹ [۲] کذا فی مشکوٰۃ باب فضائل صحابہؓ

سطورِ آئندہ کسی اشاعت میں ایک مستقل مجلّد ان کے خصائص و اخلاق پر مکمل اور جامع تحریر ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر سکے گا۔

میں جانتا ہوں کہ تاریخ اسلام جیسے بحرِ ذخار میں غواصی کرنا ایک بے باکانہ جرأت اور علمی جسارت ہے لیکن اس کی وجہ وہ تحریک اور جذبۂ قلب ہے جس نے عظام اسلام سے بالعموم اور صحابہ کرام کے بزرگ طبقہ سے بالخصوص ایک تعلق باطنی اور نسبت روحانی سی پیدا کر دی ہے جن کے اذکار و محاسن سے رگ و پے اور دم و عظم میں ایک برقی لہر دوڑ جاتی ہے اور اس سے طبیعت میں ایک جوشِ محبّت ریز اور کیف ولولہ انگیز موجزن ہو جاتا ہے اور خونِ دل و خونِ جگر دُرّ و گوہر بن بن کر دامنِ طلب کو مالا مال کر دیتے ہیں۔

یہ اس دولت وہب کا مختصر ہدیہ ہے جو ان اوراق کے طباق میں رکھ کر استفادہ ناظرین کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

ممکن ہے قوم و ملت کا کوئی فرد اس سے مستفیض اور بہرہ ور ہو اور یہ اور مطبوعہ اسی واسطہ سے جناب الٰہی میں شرفِ قبولیت حاصل کر سکیں۔ اس نیت کو دل میں رکھتے ہوئے میں اپنی تالیفات معہود الذہن کا افتتاح اشہر المشاہیر کے مبارک حالات سے کرتا ہوں۔

ترتیب کتاب کا یہ اسلوب اس لیے اختیار کیا گیا ہے کہ جہاں بھی یہ سلسلہ منقطع ہو جائے خود ایک کامل اور جامع تالیف معلوم اور تدوینِ ہذا ناتمام محسوس ہو۔

اگر ناظرین نے میری اس ناچیز خدمت کو قابلِ قبول سمجھا اور وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشورے، بیش بہا آراء بلکہ مسامحات سے راقم کو آگاہ فرما کر شکر گزار فرمایا تو اس کی بقیہ مجلّات و حصص بھی جلد جلد شائع کر سکوں گا بلکہ یہ کوشش ہوگی کہ بارِ دگر مضامین کو کسی قدر جامعیت اور وسعت کے ساتھ پیش کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کی حسن نیت کے عوض اس کی سعی کو مشکور فرمائے اور ا

Marfat.com

کی تالیف کو تحسینِ قبولیت سے مشرف فرمائے اور اس ناچیز کی صدقِ نیت کو توفیقِ خیر میں زیادتی و فزونی عطا فرمائے اور اس کٹھن راہ میں جامع اوراق کی نصرت و رہبری فرمائے، نیز راقم اور اس کے والدین محترمین اور اعزاء واقارب، احباب و رفقاء اور جملہ اخوانِ ملت کو کتاب وسنت کے اتباع کی توفیقِ رفیق عطا فرمائے نیز صلاحیت وتقویٰ کے زیور سے آراستہ فرمائے اور ظاہراً و باطناً جمیع حالات میں ان بزرگوں کے رنگ سے اصطباغ دے۔

الٰہی آثار نگاہ **عشرہ مبشرہ** کو بقیہ حصص کی تحریر و تالیف سے قبل دیارِ رسول میں پہنچا دے اور دربارِ رسول کی حضوری نصیب فرما کر مزید نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرما آمین یا ربّ العالمین۔

الٰہی اس کا ثواب میرے والدین مکرمین کے نامۂ اعمال میں ثبت فرما رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥

الراقم الآثم راجی شفاعت وغفران۔

قاضی ابوالفضل حبیب الرحمٰن

کان اللہ لہ الی یوم النیران

یکم ستمبر ۱۹۲۲ء ۔ پٹیالہ

Marfat.com

عشرہ مبشرہ رضؓ

فضائل

جماعتِ صحابہ کرام میں مہاجرین وانصار جملہ صحابہ سے بالاتفاق افضل ہیں۔ پھر انصار پر مہاجرین کو اور مہاجرین پر عشرہ مبشرہ کو فضیلت خاص حاصل ہے لہٰذا اس کتاب کا باب افتتاحی **افضل الصحابہ** رضی اللہ عنہم کے دلآویز و شوق انگیز حالات پر متضمن کیا جاتا ہے۔ ساداتِ عشرہ مبشرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دربارِ دُربار میں وزراء کی حیثیت رکھتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نجومِ اسلام کی منقبت میں ارشاد فرمایا ہے۔

اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْعُبَیْدَۃَ فِی الْجَنَّۃِ [۱]

ابوبکر جنت میں ہیں۔ عمر جنت میں ہیں عثمان جنت میں ہیں۔ علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں۔ زبیر جنت میں ہیں۔ عبدالرحمان بن عوف جنت میں ہیں۔ سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ جنت میں ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

---

[۱] مشکوٰۃ بحوالہ سنن ترمذی عن عبدالرحمٰن و مسند ابن ماجہ عن عبدالرحمٰن بن عوف و سعید بن زید رضی اللہ عنہما

Marfat.com

مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ

کوئی ایک شخص بھی اس امر خلافت کا ان لوگوں سے زیادہ حق دار نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال مبارک تک ان سے خوش تھے۔

پھر نام لے لے کر کہا عثمان وعلی۔ طلحہ و زبیر۔ سعد اور عبد الرحمان[1]

ملا علی قاری صاحب مرقاۃ فرماتے ہیں کہ اس اثر میں ابو عبیدہ اور سعید بن زید کا ذکر اس لیے نہیں کیا گیا کہ ابو عبیدہؓ اس سے پیشتر ہی انتقال فرما چکے تھے اور سعید بن زید کا ذکر سیدنا فاروقؓ نے اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ وہ ان کے بہنوئی تھے[2]

(حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَ اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَ اَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَ اَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ اَقْرَءُهُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَ اَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ[3]

میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکرؓ اور امر الٰہی میں سب سے زیادہ مضبوط عمرؓ اور سچی حیا میں سب سے بڑھ کر عثمانؓ فرائض کا سب سے زیادہ واقف زید بن ثابتؓ سب سے بڑھ کر قاری ابی بن کعب اور حرام وحلال کا سب سے زیادہ عالم معاذ بن جبل ہے۔ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔)

---

[1] مشکوٰۃ باب المناقب بحوالہ صحیح بخاری [2] حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ مرقاۃ [3] مشکوٰۃ بحوالہ مسند امام احمد و مسند ترمذی وقال الترمذی ہٰذا الحدیث حسن صحیح۔

Marfat.com

معمرؒ نے قتادہ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

وَاَقْضَاهُمْ عَلِیٌّ

اور علی سب سے اچھا قاضی (جج) ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے۔

ثَلٰثَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَصْبَحُ قُرَیْشٍ وُجُوْهًا وَّ اَحْسَنُهَا اَخْلَاقًا وَّ اَثْبَتُهَا جَنَانًا اِنْ حَدَّثُوْكَ لَمْ یَكْذِبُوْكَ وَاِنْ حَدَّثْتَهُمْ لَمْ یُكَذِّبُوْكَ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّیْقُ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ[2]

قریش کے تین شخص ایسے ہیں جو سب سے زیادہ درخشاں ہیں۔ ان کے اخلاق عمدہ اور دل مضبوط ہیں اگر وہ تجھ سے کوئی بات کریں گے تو جھوٹ نہ کہیں گے اور اگر تو ان سے بات کرے گا تو وہ تجھے نہ جھٹلائیں گے وہ ابوبکر صدیقؓ، ابوعبیدہ بن جراح اور عثمان بن عفان ہیں۔

زبیر بن بکارؒ کا قول ہے۔

سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَقُوْلُ خُطَبَاءُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرِنِ الصِّدِّیْقُ وَعَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ[3]

میں نے بعض اہلِ علم سے سنا ہے کہ صحابہ کرام میں سب سے بڑھ کر خطیب ابوبکر صدیقؓ اور علی المرتضیٰ رضؓ تھے۔

حافظ سیوطی سے روایت ہے کہ

اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ بھی مقرر کرتے تو کسے

---

[1] حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ مرقاۃ [2] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ [3] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ

مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَ قَالَتْ أَبُوْ بَكْرٍ قِيْلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدِ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيْلَ لَهَا مَنْ بَعْدِ عُمَرُ قَالَتْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ [1]

کرتے کہا ابوبکرؓ کو ان سے پوچھا ان کے بعد کہا عمرؓ کو پھر ان سے پوچھا ان کے بعد کہا عبیدہ بن الجراحؓ کو۔

حضرت سعید ابن المسیّب کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم صف قتال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور صف نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (یعنی قریب تر) رہا کرتے تھے [2]

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ

[2] اسد الغابہ ذکر سعید بن زیدؓ۔ صف نماز میں امام سے قریب تر کھڑے ہونے کا استحقاق اس شخص کو ہوتا ہے جو امام کے بعد امام بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔
(سیدی و مولائی قاضی محمد سلیمان صاحب)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اوّل الصحابہ
خلیفۃ الرسول
سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نام ونسب امام النسب زبیر بن بکار کا قول ہے کہ آپ کا نام عبدالکعبہ تھا اور عتیق اس لئے مشہور ہوئے تھے کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہ تھا۔ مسلمان ہونے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام عبداللہ رکھ دیا تھا اور عتیق من النار کا لقب عطا فرمایا تھا۔ آپ کی کنیت ابوبکر تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آیت اَلَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ[1] نازل فرمائی تب سے آپ کا لقب صدّیق ہوگیا۔

آپ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابی قحافہ تھی، اور کنیت ہی سے مشہور تھے والدہ کا نام سلمٰی کنیت ام الخیر ہے۔ سلمٰی ابی قحافہ کے چچا صخر بن عامر کی بیٹی تھیں۔ عامر کا نسب: عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن لوی القریشی التیمی ہے۔

منصب حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سرداران مکہ میں شمار ہوتے تھے اور دیت وغرم کا فیصلہ آپ ہی کے سپرد تھا۔

قبولِ اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اوّل ہی روز سب سے اوّل اسلام قبول کیا، صحابہ وتابعین کے ایک گروہ کا یہی قول ہے کہ

---

[1] پارہ ۲۴ رکوع ۱

۵۵۹۴۰

Marfat.com

مردوں میں سب سے اوّل ابوبکر ایمان لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوّلین نماز پڑھنے والوں میں ان کا اسم گرامی بیان کیا گیا ہے[۱]

خدماتِ صدیق رضؓ بعد قبولیتِ اسلام

ابن اسحاق راوی ہیں کہ ابوبکر اسلام لاتے ہی تبلیغ دین میں مصروف ہو گئے اور متعدد دوستوں کو دعوت دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لوگوں سے بہت میل ملاپ تھا۔ ان کی تبلیغ سے عثمان غنی، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ بن عبیداللہ، سعد بن ابی وقاص اسلام لائے[۲]

(۱) بلال حبشی (۲) نہدیہ (۳) نہدیہ کی لڑکی (۴) بنی الموصل کی ایک لونڈی اور (۵) ام عبیس ان سب نے جونہی اسلام قبول کیا۔ اسی وقت سے قریش نے ان کو نوع درنوع عذاب سے ستانا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سب کو خرید کر فی سبیل اللہ آزاد فرمایا[۳]

ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر کو لپیٹ دے کر گلے میں ڈال کر اور پیچ در پیچ دے کر گردن مبارک کو سختی سے بھینچنا شروع کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی اطمینانِ قلب سے تسبیح ربانی فرماتے رہے اسی اثناء میں ابوبکر صدیق آ گئے۔ انہوں نے دھکا دے کر عقبہ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے ہٹایا۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ[۴]	کیا تم ایک مرد کو اس لیے قتل کیا چاہتے ہو کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتا ہے اور تمہارے پاس اپنے رب سے روشن دلائل بھی لے کر آیا ہے۔

چند شریر ابوبکرؓ کو لپیٹ گئے اور انکو خوب مارا پیٹا[۵] ان کے سر پر لمبے لمبے بال تھے انہوں نے ان کے بالوں کو خوب نوچا کر سرِ غیور نے حمایتِ نبوی میں چوٹ بھی کھائی[۶]

---

[۱] کتاب الاستیعاب لابن عبدالبر۔ ذکر ابوبکر صدیق [۲] رحمۃ للعالمین جلد اوّل طبع دوم ص ۳۲ [۳] سیرۃ ابن ہشام [۴] پارہ ۲۴ رکوع ۹ [۵] رحمۃ للعالمین جلد اوّل طبع دوم [۶] سیرۃ ابن ہشام۔

سنہ نبوت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب اور ان سے تین دن بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے انتقال فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں سچے اور وفادار غمخواروں کی وفات سے سخت صدمہ ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے اسی سال ماہِ شوال (سنہ نبوت) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین قلب کے لیے حضرت عائشہ رض کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منعقد کر دیا۔

اسی سال ۲۷ رجب (سنہ نبوت) کی شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ صبح کو قریش کے بہت سے لوگ حضرت ابوبکر رض کے پاس آ کر کہنے لگے کہ تمہارا دوست کہتا ہے کہ وہ آج رات بیت المقدس کی سیر کو گئے اور وہاں سے نماز پڑھ کر واپس بھی آ گئے۔ حضرت صدیق رض نے کہا اگر فی الواقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے تو ضرور سچ ہے[1]

ہجرت

۲۷ صفر سنہ ۱۳ نبوت شب پنج شنبہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوّل حضرت ابوبکر رض کے مکان پر تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ لے کر تاریکی شب میں مکہ سے جانب جنوب کوہِ ثور[2] کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ سنگلاخ اور دشوار گزار تھا۔ سیدنا ابوبکر رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھے پر اٹھا لیا تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نکیلے پتھروں سے زخمی نہ ہونے پائیں۔ آخر ایک غار پر پہنچ کر سیدنا ابوبکر رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر ٹھہرایا اور خود اندر گئے۔ غار کو صاف کیا۔ بدن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر تمام روزن بند کیے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر تشریف لانے کے لیے عرض کی۔

صبح کو قریش سیدنا ابوبکر رض کے گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسماء بنت ابوبکر باہر

---

[1] سیرۃ ابن ہشام ذکر معراج و اسراء بروایت ابن اسحاق عن قتادہ [2] مکہ سے جانب جنوب چار یا پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

Marfat.com

نکلیں۔ ابوجہل نے کہا لڑکی تیرا باپ کہاں ہے کہا مجھے کیا خبر۔ اس پر ابوجہل جھنجھلایا حضرت اسماءؓ کے ایک طمانچہ ایسا کھینچ مارا کہ ان کے کان کی بالی نیچے گر گئی ۔ [1]

اب قریش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے اور چلتے چلتے غار کے دہانہ پر آ گئے سیدنا ابوبکرؓ نے آہٹ پائی تو عرض کی دشمن بالکل قریب آ گیا ہے۔ اگر انہوں نے اپنے قدموں کی طرف دیکھا تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ فرمایا

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا [2] گھبراؤ نہیں خدا ہمارے ساتھ ہے [3]

اللہ اکبر! یہ کمال فضل و شرف ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس محبت میں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لیا تھا سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو بھی شامل فرما دیا۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ کا بیان ہے کہ اباّ تو تمام زرِ نقد جو پانچ چھ ہزار روپے تھا اپنے ہمراہ لے گئے تھے ان کے چلے جانے کے بعد میرے دادا نے کہا۔ لڑکی معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر تمہیں بھوکا پیاسا چھوڑ گیا ہے اور تمہارے لیے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا وہ نابینا تھے میں نے کہا۔ دادا جان! وہ ہمارے لیے کافی روپیہ چھوڑ گئے ہیں۔

اسماءؓ نے ایک پتھر لیا اسے کپڑے میں لپیٹ کر اس گڑھے میں رکھ دیا جس میں روپیہ رکھا رہتا تھا۔ پھر دادا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئیں کہا ہاتھ لگا کر دیکھیے سب روپیہ موجود ہے۔ ابی قحافہ نے ٹٹول کر کہا خیر اب ابوبکر کے چلے جانے کا زیادہ افسوس نہیں۔

اللہ اکبر! یہ قوتِ ایمانیہ بیشک صدیق اکبرؓ ہی کی بیٹی کی ہو سکتی ہے۔ آج بڑے بڑے مشہور مدعیانِ علم و فضل اور صاحبانِ زہد و ورع اور سخی و جواد ترین لوگ بھی ایسے وسیع الظرف اور عالی حوصلہ نہیں پائے جاتے وہ بھی آزمائش کے مقامات میں اکثر ڈگمگا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب اہلِ ایمان پر رحم فرمائے اور ہمیں صحابہ کرامؓ اور اسلاف عظام کے اسوۂ نیک پر پیروی کی توفیق خیر سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین!

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد اوّل طبع دوم ص ۸۲ [2] پارہ ۱۰ رکوع ۱۲ [3] رحمۃ للعالمین جلد اوّل بیان ہجرت و سیرۃ النبی مجلد اوّل حصہ اوّل طبع اوّل ص ۱۹۹

Marfat.com

الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور ابوبکر صدیقؓ اس غار میں تین دن رہے۔ رات کے اندھیرے میں اسماء بنت ابوبکر گھر سے روٹی دے جایا کرتیں۔ عبداللہ بن ابوبکر اہلِ مکّہ کی باتیں سنا جاتے۔ عامر بن فہیرہ سیّدنا ابوبکرؓ کی بکریوں کے چرواہے تھے شب کو ریوڑ لاکر بقدرِ ضرورت دودھ دے جاتے نیز ریوڑ سے وہاں آنے والوں کے آثارِ قدم کو بھی مٹا جاتے۔

تین روز کے بعد لوگوں میں یہ چرچا دب گیا۔ چوتھی شب عبداللہ بن ابی بکر مکّہ سے دو اونٹنیاں جن کو سیّدنا ابوبکر صدیقؓ نے کچھ عرصہ پہلے ہجرت کے لیے تیار کر رکھا تھا لے کر حاضر ہوئے حضرت اسماء بنت ابوبکر گھر سے راستہ کے لیے خوراک لائیں اسے اونٹ پر باندھ کر لٹکانے کے لیے رسّی درکار تھی رسّی تو وہاں نہ ملی حضرت اسماء نے اپنا نطاق[1] پھاڑ کر اس کے ایک حصّہ سے زادِ راہ کو کجاوہ سے باندھ دیا اور دوسرے حصّہ سے اپنی کمر کو باندھا اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات النطاقین سے انھیں ملقّب[2] فرمایا۔

اس سفرِ مبارک کا بیان بہ زبانِ صدیقی حسب ذیل ہے۔

”ایک اونٹنی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں اور دوسری پر عامرؓ بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط (جسے رہبری کے لیے نوکر رکھ لیا تھا) سوار ہوئے اور صبح سویرے ہی شب کی تاریکی میں یہاں سے جانبِ مدینہ روانہ ہوئے۔ سارا دن اور ساری رات سفر مسلسل جاری رہا۔ دوسرے دن دوپہر کو جب دھوپ سخت ہوگئی تب ذرا ٹھہرے۔ میں نے نظر دوڑائی ایک چٹان دکھائی دی اس کے سایہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے جگہ صاف کر کے ایک کپڑا بچھایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور میں دودھ کی تلاش میں نکلا۔ اسی

---

[1] نطاق اس کپڑے کو کہتے ہیں جو پٹکے کی مانند عرب کی عورتیں کمر سے باندھا کرتی تھیں اس کا ایک سرا گھٹنے تک اور دوسرا ذرا نیچے تک لٹکتا تھا۔ [2] سیرۃ ابنِ ہشام ذکرِ ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم [3] یہ ابوبکر صدیقؓ کے غلام تھے۔

Marfat.com

اثنا میں ایک چرواہا بکریاں چراتے ہوئے نظر آیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ان بکریوں میں دودھ ہے۔ کہا ہاں ہے۔ تب میں نے اسے دودھ دوہنے کے لیے کہا اور اوّل اس کے ہاتھ صاف کرائے۔ پھر برتن کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس کو دیا۔ وہ دودھ لے آیا تو میں نے اسے خوب ٹھنڈا کیا اور اس میں قدرے پانی ملا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے دودھ پیش کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا میں بہت شادماں تھا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔

پھر میں نے عرض کی کہ چلنے کا وقت ہو گیا ہے پھر ہم وہاں سے سوار ہو گئے راہ میں سراقہ بن مالک ملا یہ اس وقت تک اسلام سے مشرف نہ ہوا تھا اور کفار سے ایک سو اونٹ کے انعام کا وعدہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے ارادہ سے تلاش میں چلا آ رہا تھا۔ جب بہت نزدیک آ پہنچا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا اے اللہ جس طرح تجھے منظور ہو اسے روک لے زمین اگرچہ بہت سخت تھی مگر سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نیچے اتر پڑا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرما دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اس کا گھوڑا نکل آیا اور وہ واپس لوٹ گیا[1]

الغرض ۱۲ ربیع الاوّل بروز جمعہ ۱ھ ہجرت بوقت سہ پہر یہ دشوار گزار سفر ختم ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے[2]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں سیدنا ابو ایوب انصاری کے ہاں فروکش ہوئے اور ابوبکر صدیق مقام سنح میں حبیب بن اساف اور بروایت زید بن خارجہ بن ابی زہیر کے ہاں ٹھہرے یہ ہر دو بزرگ قبیلہ بنی حسرت بن خزرج سے ہیں[3]

---

[1] اسد الغابہ ذکر ابوبکر صدیقؓ بروایت خود [2] سیرۃ ابن ہشام ذکر ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المدینہ وصحبتہ ابی بکر صدیقؓ [3] سیرۃ ابن ہشام ذکر ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینہ۔

Marfat.com

مدینہ میں قیام فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ہجری میں باہمی ارتباط و نصرت کے لیے مہاجرین و انصار کے درمیان سلسلۂ مواخات عقد فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی زید بن خارجہ بن ابی زہیر انصاری بنائے گئے۔[۱]

۱۷ رمضان المبارک سنہ ۲ ہجرت کو جنگ بدر کا معرکہ ہوا۔ قریش کو ہزیمت فاش ہوئی۔ اسیران جنگ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ سب عزیز و اقارب ہیں انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی رائے کو پسند فرمایا اور انہیں فدیہ لے کر رہا کر دیا گیا۔[۲]

اس غزوہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چیف آف دی جنرل سٹاف کی حیثیت سے ہمرکاب تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وزارت و حفاظت کا منصب صرف انہی کو حاصل تھا۔[۳]

سنہ ۶ ہجری میں سریہ ام قرفہ اور سریہ بن کلاب پیش آئے۔ ان کی امارت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تفویض کی گئی۔[۴]

رمضان سنہ ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابی قحافہ اسی روز مسلمان ہوئے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں یہاں کیوں لے آئے میں خود وہاں پہنچ جاتا۔[۵]

فتح مکہ کے بعد ہی شوال میں جنگ حنین واقع ہوئی۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھرانے میں سے عبد اللہ بن ابوبکر زخمی ہو کر چند روز بعد ہی انتقال کر گئے۔

---

[۱] رحمۃ للعالمین جلد اول ذکر مواخات [۲] سیرۃ النبی طبع اول جلد اول حصہ اول۔
[۳] تاریخ الخلفاء سیوطی [۴] رحمۃ للعالمین جلد دوم ص ۲۵۸ [۵] سیرۃ ابن ہشام فتح مکہ۔

Marfat.com

رجب ۹ھ ہجری میں جیشِ عسرت یا جنگِ تبوک وقوع میں آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے عام چندہ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا تمام مال و اسباب لاکر پیش کر دیا جو بظاہر بہت کم قیمت تھا۔ اس جنگ میں قیصرِ روم جیسے زبردست بادشاہ سے مقابلہ تھا۔ لشکرِ اسلام کا اجتماع بھی کبھی اتنا نہ ہوا تھا۔ عہدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ سب سے آخری اور سب سے بڑا غزوہ تھا۔ اس میں علم سپہ سالاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کو سپرد فرمایا۔ اسی سال فرضیتِ حج کا حکم نازل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحاج منتخب فرمایا اور تین سو صحابہؓ بھی آپ کی معیت میں بھیجے گئے۔ ۱۰ھ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع فرمایا[1]

۱۱ھ ہجری میں بروز دوشنبہ ۲۹ صفر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الموت میں صاحبِ فراش ہوئے۔ گیارہ دن تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس نماز پڑھائی۔ گیارہویں دن ضعف اتنا ترقی کر گیا کہ عشاء کے وقت وضو فرمانے کی کوشش میں تین مرتبہ بیہوش ہوئے۔ آخر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ صحابہؓ کی امامت کریں اور ان کو نماز پڑھائیں۔

آخری دن انتقالِ مبارک کے دن صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ادا فرمائی[2]

چاشت کے وقت روحِ انور جسمِ اطہر سے پرواز کر گئی۔ اس حادثہ عظیم سے صحابہ کرام پر ایک عالم سراسیمگی چھا گیا۔ بعض صحابہ کو جس میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاتِ حسرت آیات کا یقین ہی نہ آتا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ خبر سنتے ہی تشریف لائے اور حجرۂ مبارک میں

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد اول طبع دوم ص ۲۷۱ [2] ایضاً

Marfat.com

گئے چہرۂ مبارک سے چادر ہٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان یہی ایک موت آپ پر لکھی ہوئی تھی جو وارد ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں نازل نہ فرمائے گا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر کپڑا ڈال دیا اور آکر لوگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا اعلان کیا اور فرمایا۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ۔

جو کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو انتقال کر گئے اور جو کوئی تم میں سے خدا کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ خدا ہمیشہ زندہ ہے اور وہ کبھی نہ مرے گا۔

پھر فرمایا۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی[1] وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَإِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ[2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول ہو چکے ہیں کیا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے وفات پائی یا شہید ہوگئے تو تم لوگ اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور اگر کوئی پھر بھی جائے تو وہ خدا کے کیا ضرر پہنچا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو جزا عطا فرمائے گا۔

ابھی وصال نبوی کی مصلحت فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ کے معانی معرفت خیز صحابہ پر منکشف ہو کر باعث سکون ہوئی تھی کہ اور مسئلہ نے اضطراب و ہیجان کا تموج پیدا کر دیا یعنی اسی روز سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار نے جمع ہو کر چاہا کہ مسئلہ

---

[1] پارہ ۴ رکوع ۶ [2] سیرۃ ابن ہشام و رحمۃ للعالمین جلد اوّل ذکر واقعات ۱۱ھ ہجری۔

Marfat.com

خلافت کو طے کر لیں۔ یہ خبر سُن کر ابوبکر صدیق و عمر فاروق و ابوعبیدہ رضی اللہ عنہم نہایت مضطربانہ حالت میں وہاں پہنچے۔ یہاں بھی ثبات و روحانیتِ صدیق رضی اللہ عنہ نے کام دیا۔ انہوں نے امّت کو اختلاف کی خلیج سے نکال کر ایک کنارے آلگایا حاضرین نے سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ دوسرے دن بیعتِ عام ہوئی۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ لوگو! میں تم پر حاکم و والی بنایا گیا ہوں مگر میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ پس اگر میں نیکی کروں تو تم میری مدد کرو۔ اور اگر میں برائی کروں تو تم مجھے درست کر دو۔ حق گوئی امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تم میں سے کمزور میرے نزدیک قوی ہے اور قوی اس وقت تک کمزور ہے جب تک وہ لوگوں کا غصب شدہ حق ادا نہ کرے۔

لوگو! جس قوم نے جہادِ فی سبیل اللہ ترک کیا۔ خدا اس قوم کو ذلیل کر دیتا ہے اور جس قوم میں علانیہ فواحش کا رواج ہوا خدا ان پر طرح طرح کے عذاب نازل فرماتا ہے[1] لوگو! جب تک میں خدا اور رسول کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرو

---

[1] ناظرین اگر مسلمان خلیفۃ الرسول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوتے تو آج یہ روزِ بد نصیب نہ ہوتا کہ جملہ اقوامِ عالم میں مسلمان ہی سب سے زیادہ غربت و افلاس، نحوست و ادبار، رزالت و سفاہت کے شکار ہیں۔ علوم و فنون حکمت و ثروت۔ اعتبار و عزت وقار اور عظمت حمیتِ قومی و غیرتِ شخصی سب کچھ کھو بیٹھے ہیں اور اخروی فضائل و خصائص اور دنیوی مکارم و شمائل سے محروم۔ کاش! مسلمان اب بھی حجاب جہالت و غفلت کو ہٹا کر چشمِ بصیرت کو وا کریں اور فواحش سے محترز ہو کر میدانِ عمل میں گامزن ہوں تو نوع در نوع عذاب و عقاب الٰہی سے نجات پائیں اور دنیا میں جمیع نعیم ربانی کے وارث اور عقبیٰ میں مفلحون اور فائزون العظیم کے درجات تک بلند ہوں۔

اے خدائے قادر تو غفور الودود ہے اور توّاب رحیم بھی ہے۔ ہم تیرے خطا کار ہیں اور گنہ گار ہیں، مگر تیری مغفرت کے طلب گار اور تیری عقوبت سے ترساں اور تیری عفو و رحمت کے جویاں

(بقیہ بر صفحہ ۳۲ آئندہ)

جب میں خدا اور رسول کی نافرمانی کروں اس وقت تم پر میری اطاعت واجب نہیں ہے جاؤ نماز پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے[1]

بیعت کے بعد سب سے پہلا کام خلیفۃ الرسول کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کا پیدا ہوا۔ ایک ایک صحابی کی خواہش تھی کہ وہ ان آخری ساعات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل کرے مگر یہ رشک اور شوق طبعاً اختلاف و نزاع کے اسباب بن سکتے تھے لیکن چونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہو چکا تھا۔ ان کی دانشمندی و فرزانگی نے اس عقدہ کو حل فرمایا اور ارشاد کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کی خدمت اہل بیت انجام دیں۔ اور یہ حکم دے کر کافۃ الناس کی تسکین فرما دی۔

غسل کے بعد تدفین کا سوال درپیش تھا۔ جائے تدفین میں بھی صحابہ مختلف الرائے تھے یہاں بھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس اختلاف کو مٹایا۔ فرمایا:

مَا مِنْ نَبِیٍّ یُقْبَضُ اِلَّا دُفِنَ تَحْتَ مَضْجَعِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ۔ — نبی جس جگہ انتقال کرتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں۔

چنانچہ بستر مبارک اٹھا کر وہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کی گئی[2]

اللہ اکبر! سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وجود مبارک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ گزشتہ):۔ ہیں۔ تیری ستاری کے آرزومند تیری جباری کے متمنی ہیں۔ تو ہماری خطاؤں سے اجڑے ہوئے کھیت کو اپنی باران رحمت سے سیراب و شاداب فرما۔

الہ العالمین تو قادر و کریم ہے۔ ہمارے ذنوب وعیوب پر پردہ داری فرما اور ہمیں ذلت و رسوائی سے بچا۔ الٰہی ہم تیرے بندے اور تیری توفیق کے بھکاری ہیں تو ہماری زبان کو صدق وسچائی اور اعلان حق کی ہی توفیق عطا فرما۔ ہمارے دلوں کو ہمارے اقوال کی تصدیق عطا فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

[1] سیرۃ ابن ہشام وسیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

[2] سیرۃ ابن ہشام۔

Marfat.com

نے اپنے بعد امامت و امارت کے لیے کس جامعیت کے ساتھ تیار کیا تھا یہی وجہ ہے کہ ایسی ایسی نازک مہمات کو اس خوبی و آسانی سے سلجھا دیتے تھے اور سینکڑوں اور ہزاروں اختلافات کو بہت مختصر الفاظ میں رفع فرما دیتے تھے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے انتقال فرماتے ہی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصائب کی گھٹائیں چھا گئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت کے متعلق اختلاف ہوا۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے:

نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِيَاءِ لَا نُوْرَثُ — ہم گروہِ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ — جو کچھ چھوڑتے ہیں صدقہ ہوتا ہے۔

جملہ صحابہ نے اسے تسلیم کر لیا اور یہ اختلاف بھی مٹ گیا اس کے بعد بیرونی مصائب کا سامنا ہوا۔

۱۔ یہود و نصاریٰ نے سرکشی کی اور خود مختاری کا تہیہ کر لیا۔

۲۔ اعراب بادیہ نشین و نو آموز اشخاص نے ارتداد کا اعلان کیا۔

۳۔ ایسا گروہ اٹھا جو زکوٰۃ کا منکر ہوا۔

۴۔ عرب کے بعض ذہین دماغوں نے نبوّت کو بادشاہی کا ایک مقدس پردہ باور کیا۔ اور تین کذابوں نے دعوائے نبوّت کا عَلَم بلند کیا۔

ان سب فتنوں اور ریشہ دوانیوں کے پسِ پردہ عربوں کی وہ خود پسندی نہاں تھی جو عرب میں صدیوں تک کسی نظامِ حکومت کے نہ ہونے سے دماغوں میں گھر کر چکی تھی۔

ادھر ان سب شورشوں کو فرو کرنا تھا اور اُدھر لشکرِ اسامہ کو روانہ کرنا تھا۔ اس لشکر کو ملکِ شام میں قیصر کے مقابلہ کے لیے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلّم تیار فرما چکے تھے اور اس کا کوچ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی بیماری کی خبر سُن کر ملتوی کر دیا گیا تھا۔ لیکن اب خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ضروری سمجھا کہ اس لشکر کو فوراً روانہ کر دیا جائے چنانچہ مجاہدین کا یہ عسکرِ نور پیکر روانہ ہو گیا۔

مرتدین اور مدعیانِ نبوّت نے صحابہ کو بہت گھبرا رکھا تھا اور حوالیٔ مدینہ کا ارتداد

Marfat.com

زیادہ اندیشہ ناک تھا۔ بنا بریں بعض اکابر نے یہ مشورہ دیا کہ ان مفسدوں اور فتنہ پردازوں کو فرو کرنا چاہیئے جو خود ہستی اسلام کے منکر ہو چکے ہیں اور منکرین زکوٰۃ سے جنگ نہ کی جائے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کہیں اس وقت تک ان سے قتال نہ کیا جائے اور کلمہ پڑھ لینے کے بعد ان کی جان و مال محفوظ ہو جاتے ہیں دریں صورت آپ کیونکر ان پر اسلحہ اٹھا سکتے ہیں آخر وہ اس حفاظت سے مامون ہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اتفاق کیا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ واللہ جو کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ادا کرتے تھے اگر اس میں سے اس رسی کے برابر بھی روک لیں گے جس سے اونٹ کا گھٹنا باندھا جاتا ہے تو میں اس کے لیے بھی ان سے قتال کروں گا۔ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا منشا یہ تھا کہ مانعین زکوٰۃ قصر اسلام کے اس رکن کو توڑنا چاہتے ہیں جس شکستگی سے تمام عمارت ہی منہدم ہو جائے گی اور جارحین کی مدافعت ناممکن ہو جائے گی۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم جو لوگ نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے میں ان سے ضرور لڑوں گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اِلّا بحق الاسلام کی استثنا فرما دی ہے اور زکوٰۃ تو اسلام کا حق ہے۔ اور پھر یہ فرما کر گھر میں چلے گئے کہ آج ابوبکر راہ خدا میں اکیلا لڑے گا اس کے بعد سج دھج کر اونٹ پر سوار ہو کر تن تنہا جہاد کے لیے نکل گئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تیز گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پیچھے گئے اور انہیں یہ کہہ کر واپس لائے کہ تلوار میان میں کیجیئے اور واپس چلیئے اگر خلیفہ پر کوئی آفت آئی تو اسلام کا نظام کبھی بھی قائم نہ رہ سکے گا۔ غرض سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے۔ تمام اطراف میں لشکر اسلام روانہ کیئے گئے اور خلافت صدیقی کی برکات ظہور میں آئیں کہ:

ا۔ لشکر اُسامہ ملک شام کو روانہ کیا گیا جو افواج قیصر کو پسپا کر کے ظفر یاب ہوا

Marfat.com

صحیح و سالم بہت سا مالِ غنیمت لے کر واپس آیا۔

۲۔ لشکرِ اُسامہ کی روانگی کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود مہاجرین و انصار کو لے کر مرتدین سے قتال کے لیے خروج کیا اور ان کو نجد کے قریب شکست دی۔ اس کے بعد صحابہ کے مشورے سے خود تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لے آئے اور جمادی الاخریٰ ۱۱ھ ہجری میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو سردارِ لشکر بنا کر مرتدین اور مانعین زکوٰۃ سے قتال کے لیے روانہ فرمایا اور ان الفاظ میں نصیحت فرمائی جب تک لوگ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا روزہ رکھنا منظور نہ کریں برابر لڑتے چلے جانا۔ ایسا نہ کرنا کہ ایک ہی بات کے تسلیم ہو جانے پر سُست پڑ جاؤ۔ ان سے ایک رُکن کے ترک پر بھی ایسے جنگ کرنا جیسا کہ ارکانِ خمسہ کے ترک پر جنگ کی جاتی ہے چنانچہ سیدنا خالد، بنی اسد و غطفان کے قبائل سے لڑے۔ دشمن کی کثیر تعداد قتل ہوئی اور کثیر اسیران کے سوا جو باقی رہے۔ دوبارہ مسلمان ہوئے۔ ان فتوحات کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے اور بڑے بڑے لشکروں کا رعب ان کے دلوں سے بالکل اُٹھ گیا اور آئندہ کے لیے فتوحات کا راستہ صاف ہو گیا۔

۳۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سجاح و طلیحہ اور مسیلمہ اور جملہ اعدائے اسلام کے مقابلہ کے لیے اندرونِ عرب و شام میں متعدد لشکر تیار کر کے روانہ فرمائے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں مدعیانِ نبوت کاذبہ کو بھی اس بدگمانی کی سزا دی جو ان تینوں مفتریوں کو اپنے متعلق ہو گئی تھی۔ مسیلمہ تلوار کے گھاٹ اُترا۔ سجاح بھاگ نکلی۔ طلیحہ، نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لے آیا۔

۴۔ اندرونِ ملک کی بغاوتوں کو فرو کیا اور سلسلہ فتوحاتِ بیرونی شروع ہوا۔ شام کا ایک حصہ قلمرو خلافت میں داخل ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ فتح شام اور جملہ فتوحات کی داغ بیل صدیقی حزم و تدبیر نے ڈالی۔

قرآن شریف کا جمع کرنا

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زریں کارناموں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنگِ

Marfat.com

یمامہ کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے انہوں نے سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو اس خدمت پر مامور فرمایا کہ قرآن مجید کی تمام سورتوں کو جمع کر دیا جائے انہوں نے بکمال خوبی یہ خدمت انجام دی اور اس وقت سے قرآن شریف کو مصحف کے نام موسوم کیا گیا[1]

سیدنا صدیق اکبرؓ کی آخری گھڑیاں

۲۲ جمادی الاخری ۱۳ ہجری بروز دو شنبہ کو مابین مغرب وعشاء اس دارِ فانی سے عالم بقا کی طرف انتقال فرمایا اور شب انتقال ہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں آپ کو دفن کیا گیا۔

انتقال سے پیشتر فرمایا :

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کرنا اور اسی چادر میں جو اس وقت پہنے ہوئے ہوں مجھے کفن دینا۔ کیونکہ زندہ کو مردہ کی نسبت نئے کپڑے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسماء[2] بنت عمیس مجھے غسل دیں اور عبد الرحمٰن[3] ان کی مدد کریں۔

پھر اپنے مال میں سے پانچواں حصہ فی سبیل اللہ خیرات کرنے کی وصیت فرمائی اور فرمایا :

اَخَذَ مِنْ مَالِیْ مَا اَخَذَ اللّٰہُ مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِیْنَ۔	جتنا حصہ مال فے میں اللہ تعالیٰ منظور فرماتا ہے میں اتنا ہی حصہ اس کی راہ میں خیرات کرتا ہوں۔

پھر دریافت فرمایا دیکھو۔ ابتدائے خلافت سے اس وقت تک میں نے کس قدر مال لیا ہے اس تمام رقم کو میری طرف سے ادا کر دو۔

انتقال سے پیشتر دریافت فرمایا کہ آج کون سا دن ہے عرض کی دوشنبہ۔ فرمایا اگر میں اسی رات مر جاؤں تو کل کا انتظار نہ کرنا کیونکہ مجھے وہ ساعت بہت محبوب ہے

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ [2] زوجہ صدیقؓ [3] پسر صدیقؓ

Marfat.com

جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کرے۔

ایام مرض میں کسی نے بغرض علاج حکیم کو بلانے کے لیے عرض کی فرمایا حکیم نے مجھے دیکھ لیا ہے عرض کی گئی پھر حکیم نے کیا کہا۔ فرمایا اِنِّیْ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ہم جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں [1]

سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات پر صحابہ رضؓ کی تقریریں

سیّدہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی تقریر آپ کے انتقال پر

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"پیارے باپ! خدا آپ کے چہرہ کو نورانی کرے اور آپ کی کوششوں کا نیک پھل لائے۔ آپ نے اپنے اٹھ جانے سے دنیا کو ذلیل اور عقبیٰ کو عزیز کر دیا۔ اگرچہ آپ کی مصیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد سب سے بڑی مصیبت ہے اور آپ کی موت تمام حوادث سے بڑھ کر حادثہ ہے لیکن کتاب اللہ صبر پر نیک اجر کا وعدہ دلاتی ہے۔ لہٰذا میں آپ پر صبر کر کے وعدۂ الٰہی کے ایفاء کو پسند کرتی اور آپ کے لیے طلب مغفرت کرتی ہوں۔ خدا آپ کو اس رخصت کرنے والی کا سلام پہنچائے [2] جس نے آپ کی زندگی سے نفرت کی نہ آپ کے حق میں قضائے الٰہی کو برا جانا۔"

تقریر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے بعد قوم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا۔ آپ کے گردِ راہ تک پہنچنا مشکل ہے پھر میں آپ تک کیونکر مل سکتا ہوں۔

---

[1] اشہر المشاہیر الاسلام الجزء الاوّل من الاوّل ص ۱۲۷ [2] یہاں حضرت عائشہ رضؓ خود ہی مراد ہیں۔

تقریر سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا بَكْرٍ كُنْتَ وَاللّٰهِ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا وَّ اَخْلَقَهُمْ اِيْمَانًا وَّ اَشَدَّهُمْ يَقِيْنًا وَّ اَعْظَمَهُمْ غِنًى وَاَحْفَظَهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَحْدَبَهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ اَحْمَاهُمْ عَنْ اَهْلِهٖ وَ اَنْسَبَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ خُلُقًا وَّ فَضْلًا وَّهَدْيًا وَّسَمْتًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ـ صَدَّقْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ كَذَّبَهُ النَّاسُ وَاٰتَيْتَهٗ حِيْنَ بَخِلُوْا وَكُنْتَ مَعَهٗ حِيْنَ تَعَدُّوْا وَسَمَّاكَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ صِدِّيْقًا فَقَالَ وَ الَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ يُرِيْدُ مُحَمَّدًا وَيُرِيْدُكَ كُنْتَ وَاللّٰهِ لِلْاِسْلَامِ حِصْنًا وَّ لِلْكَافِرِيْنَ نَاكِبًا لَمْ تَضِلَّ حُجَّتُكَ وَلَمْ

اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) خدا آپ پر رحم فرمائے بخدا آپ تمام امت میں سب سے پہلے اسلام لائے اور سب سے زیادہ ایمان کو اپنا خلق بنایا سب سے بڑھ کر کامل الیقین سب سے زیادہ غنی تھے۔ سب سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے والے اور سب سے بڑھ کر اسلام کے خدمت گزار اور سب سے بڑھ کر اسلام کے دوستدار تھے اور خلق و فضل و سیرت و صحبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو سب سے زیادہ نسبت حاصل تھی۔ خدا آپ کو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے آپ نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی اور اس وقت غمخواری کی جب اوروں نے بخل کیا جب لوگ نصرت و حمایت سے رکے رہے آپ نے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ آپ کو خدا نے اپنی کتاب میں صدیق فرمایا اور آپ کی

Marfat.com

تَضْعُفْ بَصِيْرَتُكَ وَلَمْ تَجْبُنْ
نَفْسُكَ كَالْجَبَلِ لَا تُحَرِّكُهُ
الْعَوَاصِفُ وَلَا يُزِيْلُهُ الْقَوَاصِفُ
كُنْتَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا فِيْ
بَدَنِكَ قَوِيًّا فِيْ دِيْنِكَ مُتَوَاضِعًا
فِيْ نَفْسِكَ عَظِيْمًا عِنْدَ اللّٰهِ
جَلِيْلًا فِي الْاَرْضِ كَبِيْرًا عِنْدَ
الْمُؤْمِنِيْنَ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ
عِنْدَكَ مَطْمَعٌ وَلَا هَوًى فَا
لضَّعِيْفُ عِنْدَكَ قَوِيٌّ وَالْقَوِيُّ
عِنْدَكَ ضَعِيْفٌ حَتّٰى تَاْخُذَ
الْحَقَّ مِنَ الْقَوِيِّ وَ تَاْخُذَهُ
لِلضَّعِيْفِ فَلَا حَرَمَنَا اللّٰهُ
اَجْرَكَ وَلَا اَضَلَّنَا بَعْدَكَ[2]

شان میں وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ[1] فرمایا ہے اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ہیں۔ بخدا آپ اسلام کا قلعہ تھے اور کفّار کو ذلیل کر دینے والے تھے نہ آپ کی حجّت میں غلطی ہوئی اور نہ آپ کی بصیرت میں ضعف آیا۔ جبن آپ کو کبھی چھوبھی نہیں گیا۔ آپ پہاڑ کی مثل مضبوط تھے جسے نہ تند ہوائیں ہلا سکتی ہیں اور نہ اکھاڑنے والے اکھاڑ سکتے ہیں۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی ضعیف البدن، قوی الایمان، منکسر المزاج اللہ کے ہاں آپ عالی مرتبت تھے۔ زمین پر بزرگ اور مومنوں میں افضل تھے۔ آپ کے سامنے کوئی بے جا طمع اور ناجائز خواہش نہ کر سکتا تھا۔ آپ کے نزدیک کمزور، قوی اور قوی کمزور تھا۔ یہاں تک کہ طاقتور سے لے کر ضعیف کو اس کا حق دلا دیا جاتا۔ خدا ہمیں آپ کے اجر سے محروم نہ کرے اور آپ کے بعد ہم کو گمراہ نہ کرے۔

خُلقِ صدّیقی | سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اخلاقِ حمیدہ وصفات

---

[1] ترجمہ یہ ہے: اور جو سچ لے کر آیا اور جس نے تصدیق کی۔ جَآءَ بِالصِّدْقِ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صَدَّقَ بِہٖ سے مراد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] اشہر المشاہیر الاسلام الجزء الاول من مجلد الاول ص ۱۳۸

Marfat.com

ستودہ کی تفصیل کو ایک دفتر درکار ہے۔ اہلِ بصیرت و معرفت کے لیے تو سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی بلیغ اور جامع تقریر ہی مشعل کا کام دے سکتی ہے۔ تاہم سطورِ ذیل میں ہم ناظرین کے استفادہ کے لیے خصائصِ صدیقی کا اجمالی بیان بھی پیش کرتے ہیں

اتباعِ سنّت عمرو بن العاص اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہما نے ایک رومی سردار کا سر کاٹ کر جناب صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا آپ نے منع کر دیا اور فرمایا آئندہ ایسا نہ کیا جائے انہوں نے جواب میں یہ عذر پیش کیا کہ وہ بھی تو مسلمانوں کے سر اپنے امراء کے پاس بھیجتے ہیں۔ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے تحریر کیا کہ جب ہمارے پاس خدا اور رسول کا حکم موجود ہے تو روم و فارس کی تقلید کیوں کی جائے۔

محبّتِ خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی محبّت خدا و رسول کی کیفیت خود ان کے قول و عمل سے دیکھنی چاہیئے۔ فرماتے ہیں دنیا کی چیزوں میں سے مجھے تین چیزیں پیاری ہیں۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھنا۔
۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال صرف کرنا۔
۳۔ میری لڑکی کا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہونا[1]

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خدا ابوبکر پر رحم کرے۔ انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی مجھے دار الہجرت تک پہنچایا اور بلال کو آزاد کیا۔

نماز نماز میں جھک جاتے تو خشک لکڑی کی طرح ہلنے میں نہ آتے۔ سالم بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا۔ آؤ سحر تک اقامت کریں اور نماز ہی میں شب گزار دیں۔ نیز فرمایا کرتے سحر تک میرا دروازہ بند کر دو۔

روزہ نفلی روزے ہمیشہ گرمیوں میں رکھا کرتے۔

فصاحت سب سے بڑھ کر فصیح اور خوش کلام تھے۔

---

[1] المنبہات۔ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تواضع مدینہ میں ایک بڑھیا تھی۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ اس کی خبرگیری کیا کرتے تھے۔ اس کا کام کاج کر آتے۔ پانی بھر آتے پھر ایسا ہونے لگا ان کے آنے سے پہلے ہی یہ سب کام ہوئے ہوتے۔ کئی دن ایسا ہوتا رہا۔ ایک روز سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ تاک میں چھپ گئے دیکھا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ تھے حالانکہ آپ اس وقت خلیفہ تھے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ نے دیکھ کر کہا خدا کی قسم وہ آپ ہی تھے۔

انیسہ سے روایت ہے کہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ تین برس ہم لوگوں کے پاس رہے دو برس قبل خلافت اور ایک برس زمانہ خلافت میں۔ قبیلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں ان کے پاس لے جاتیں تھیں وہ ان کو دودھ دوھ دیتے تھے۔

ماتم میں عذر خواہی جب کہیں عزا میں جاتے تو فرمایا کرتے صبر میں کوئی مصیبت نہیں۔ رونے دھونے کا کچھ فائدہ نہیں۔ موت کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے۔ موت اس سے آسان تر ہے اور جو کچھ گزر چکا اس سے شدید تر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال مبارک کو یاد کروگے تو تم کو اپنی مصیبت کم معلوم ہوگی اور خدا کا اجر تمہارے لیے بڑھ جائے گا۔

جود وسخا ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم دیا۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ کے پاس ان دنوں مال بھی تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آج ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے بڑھ جاؤں گا۔ چنانچہ میں اپنا نصف مال لے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا اسی قدر۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ اپنا کل مال لے آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہٗ) گھر میں کتنا چھوڑا؟ عرض کی اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے

آں کس کہ ترا بخواست جاں راچہ کند ۔۔۔ فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ۔۔۔ دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کند

Marfat.com

سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا واللہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کبھی نہ بڑھ سکوں گا۔

شجاعت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ایک بار لوگوں سے سوال کیا کہ تمہارے نزدیک شجاع ترین کون شخص ہے کہا آپ۔ فرمایا میں ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا رہا ہوں یہ کوئی شجاعت نہیں تم شجاع ترین کا نام لو سب نے عرض کی ہمیں نہیں معلوم۔ فرمایا شجاع ترین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنا دیا گیا تھا۔ سوال پیدا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفار کی روک کے لیے کون رہے گا۔ خدا کی قسم ہم میں سے کسی کو جرأت نہیں ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے جس کسی نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا انہوں نے اس کی مدافعت کی۔

ایک بار مشرکین مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر گھسیٹا اور کہنے لگے تم ہی ہو جو ایک خدا بتاتے ہو واللہ کسی کو ان کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور مار مار کر کافرین کو ہٹانے لگے اور زبان سے یہ کہہ رہے تھے افسوس تم ایسے شخص کو قتل کیا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا خدا ایک ہے۔ اس تقریر کے بعد علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ رو پڑے۔

ایمان پھر فرمایا۔ آلِ فرعون کا مومن اچھا تھا یا ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ جب کسی نے جواب نہ دیا تو فرمایا جواب نہیں دیتے۔ واللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک ساعت اس کی ہزار ساعت سے بہتر ہے وہ تو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایمان کا اعلان کر دیا تھا[1]

زھد و ورع امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات سے پیشتر فرمایا۔ یہ اُونٹنی

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ پیالہ جس میں ہم کھاتے تھے اور یہ چادر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دینا میں نے یہ اشیاء بحیثیت خلیفہ کے بیت المال سے لی تھیں جب یہ چیزیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچیں تو فرمایا۔ خدا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر رحم کرے میرے لیے خلافت کا کام کتنا مشکل بنا گئے۔

ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور نسبت نہیں سنا کہ مشتبہ کھانا کھا کر قے کر دی ہو۔

فہمِ قرآن

امام اشعری کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قوم کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا زیادہ عالم ہو۔ اس ارشاد کے تحت میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ انصار و مہاجرین کی موجودگی میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے کھڑا کیا تو ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ تمام صحابہؓ میں سب سے بڑھ کر عالم قرآن تھے۔

علمِ حدیث

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر فاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ عبدالرحمٰن بن عوف، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، حذیفہ بن یمان، عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک، زید بن ثابت، براء بن عازب، ابوہریرہ، عقبہ بن حارث، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، زید بن ارقم، عبداللہ بن مغفل، عقبہ بن عامر جہنی، عمران بن حصین، ابو برزہ اسلمی، ابوسعید الخدری، ابوموسیٰ اشعری، ابوطفیل لیثی، جابر بن عبداللہ، عائشہ صدیقہ، اسماء ذات النطاقین، عبداللہ بن عمرو عاص، جناجی، مرہ بن شراحیل الطبیب، قیس بن ابی حازم، سوید بن غفلہ وغیرہم صحابہ و تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔

علمِ تعبیر

امام محمد بن سیرین علم تعبیر الرؤیا کے امام تسلیم کیے گئے ہیں ان ہی کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے تعبیر بیان کیا کروں۔

Marfat.com

علم الانساب

سیّدنا جبیر بن مطعم اپنے عہد میں عرب کے بڑے نسّاب شمار کئے جاتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے علم الانساب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے جو عرب کے سب سے بڑھ کر عالم الانساب تھے[1]

خلقِ صدّیقی پر سیّدہ عائشہ کی تقریر

ایک دفعہ ام المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا تھا۔

اَبِیْ مَا اَبِیْہِ لَا تَعْطُوْہُ الْاَیْدِیْ ذَالِکَ وَاللّٰہِ حِصْنٌ وَظِلٌّ مَدِیْدٌ اَنْجَحَ اِذَا کَدَیْتُمْ مَسْبَقَ اِذَا وَنَیْتُمْ سَبَقَ الْجَوَادَ اِذَا اسْتَوْلٰی عَلَی الْاَمَدِ فَتَیَ قُرَیْشٍ نَکْثًا وَکَہْفًا وَکَہْلًا یُرِیْشُ مُمْلِقَہَا وَیُفَکُّ صدعہا وَیَلُمُّ شعثہا حتی حلیتہ قلوبہا واستشری فی دینہ فما برحت شکیمتہ فی ذات اللہ عزوجل حتی اتخذ بفنائہ مسجدا یبجی بہ ما امات المبطلون وکان رحمۃ اللہ علیہ غزیر الدمعۃ وقد فنجی النشیج فالصفقت علیہ نسوان

واللہ میرے والد کو کوئی بلند سے بلند ہاتھ نہیں چھو سکتا وہ مضبوط قلعہ اور دراز سایہ تھے۔ انہوں نے تمہاری حاجت روائی کی جب تم محتاج ہوئے وہ آگے بڑھے جب تم سست ہوئے ایسے جیسا کہ عمدہ گھوڑا جیت کے نشان پر پہنچنے کے لیے سب کے آگے نکل جاتا ہے وہ بچپن و جوانی اور بڑھاپے سالی میں قریش کے نامور مرد تھے۔ محتاجوں کی دستگیری کرتے، اسیروں کو رہائی دلاتے ان کی شکستگی کو جوڑتے ان کی پراگندگی کو جمعیت سے بدل دیتے۔ حتیٰ کہ عزیز القلوب ہوگئے تھے۔ لوگوں نے ان کے دین کی طرف گردنیں بلند کیں ہمیشہ خدا سے مشغول رہے یہاں تک کہ گھر میں مسجد بنائی تھی باطل پرستوں نے جن امور (یعنی توحید) کو

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

مكة و والدانها يسخرون
منه ويستهزءون به والله
يستهزئ بهم ويمدهم
في طغيانهم يعمهون واكبت
ذلك رجالات قريش فحنت
له قسيها وفوقت اليه سهامها
فامتثلوه ولا تصفو
الدقتاة ومر على سيساته
حتى اذا ضرب وادامت اوتاده
ودخل الناس فيه
واشتاتا اختار الله لرسوله
صلى الله عليه وسلم ما عنده
فلما قبض رسول الله صلى الله
عليه وسلم ضرب الشيطان
رواقه وشد طنبه ونصب
قباتله واجلب بخيله ورجله
واتقى ابركه واضطرب
حَبلَ الدِّينِ وَالإِسلَامِ وَمَرَجَ
عَهدَهٗ وَمَاجَ اَهلَهٗ وَعَادَ
مُبرَمَهٗ اَنكَاثاً وَبَغَى الغَوَائِلُ
وَظَنَّ رِجَالٌ اَنْ قَالَ اَكثَبَتْ
اَطمَاعُهُمْ نُهزَهَا وَلَاحِينَ
الَّذِينَ يَرجُونَ وَاَنَا وَالصِّدِّيقُ

مٹا دیا تھا انہوں نے ان کو زندہ اور
قائم کیا وہ خوف سے آٹھ آٹھ آنسو
روتے تھے اور ان کی پسلیاں پھڑکتی
رہتی تھیں۔ وہ سینہ میں دردمند دل
رکھتے تھے مکہ کی عورتیں اور بچے ان
پر تالیاں بجاتے ان کا تمسخر اڑاتے لیکن
فی الحقیقت خدا خود ان مستہزئین سے
استہزاء کر رہا تھا اور ان کو اندھوں کی
طرح ٹھوکریں کھانے کے لیے چھوڑ دیا
تھا۔ میرے والد کا ایمان قریش پر سخت
ناگوار تھا۔ قریش نے ان کی طرف کمانیں
جھکا دیں اور تیر تولے اور ان کو نشانہ
بنایا پھر بھی ان کو جھکا نہ سکے وہ اپنی روش
پر قائم رہے حتیٰ کہ دین کا نشان گڑ گیا
اور خوب جڑ پکڑ گیا جبکہ ہر قبیلہ اور
فرقہ کے لوگ اس میں ادھر سے ادھر آکر
فوج در فوج داخل ہونے لگے تھے خدا
نے بھی اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے لیے اسی کا مال پسند فرمایا اور منتخب
فرمایا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی تو شیطان نے لوگوں
کے دلوں پر تنبو تان لیے اور طنابیں
مضبوط کر لیں اور اپنے لشکر لے کر

Marfat.com

بین اَظْھُرِھِمْ فَقَامَ اَبِیْ
مُسْتَشْمِرًا قَدْ وَقَعَ حَاشِیَتَهٗ
وَقَطَرَ بِهٖ فَرَدَّ نَشْرَ الدِّیْنِ
عَلٰی غَرِّهٖ وَلَمَّا شَحَثَهٗ بَطِیْئَهٗ
واقام اوده بثقافه فابذعر
النفاق بوطاته وانتاش
الدِّیْنَ فَنَعَشَهٗ فَلَمَّا اَرَاحَ
الْحَقَّ عَلٰی اَھْلِهٖ وَاَقَرَّ
الرُّؤْسَ عَلٰی کَرَاھِلِھَا وَحَقَنَ
الدِّمَآءَ فِیْ اُھُبِھَا وَحَضَرَتْهُ
مَنِیَّتُهٗ فَسَدَّ ثُلْمَتَهٗ فِی الْمَرْحَمَةِ
وَنَظِیْرُهٗ فِی السِّیْرَةِ الْمَعْدَلَةِ
ذَاکَ ذَاکَ ابْنُ الْخَطَّابِ اُمّ
حَمَلَتْ بِهٖ وَدَرَّتْ عَلَیْهِ لَقَدْ
اَوْحَدَتْ فَفَنَخَ الْکَفَرَةَ
وَدَیَّخَهَا وَشَرَّدَ الشِّرْکَ
شَذَرَ مَذَرَ وَبَعَجَ الْاَرْضَ
بَخَعَهَا فَقَاءَتْ اُکُلَهَا وَ
لَفَظَتْ خَبْئَهَا تَرْامُه وَیَصُدُّ
عَنْهَا وَتَصَدّٰی لَهٗ وَیَاْبَاهَا ثُمَّ
وَزَعَ فَیْئَهَا فِیْهَا وَتَرَکَهَا
کَمَا صَحِبَهَا فَاَرُوْنِیْ مَاذَا
تَرْتَاُوْنَ وَاَیَّ یَوْمَیْ اَبِیْ تَنْقِمُوْنَ

مسلمانوں پر حملہ آور ہوا دین اور جمعیت اسلام میں اضطراب پیدا ہوا اور بنی ہوئی بات بگڑنے لگی اور مسلمانوں میں فساد برپا ہوا لوگ مرتد ہونے لگے۔ بدنیتوں نے طمع پر کمر باندھی اور قیامت کا خوف دلوں سے نکل گیا تو صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پیچھے تھے دفعتاً میرے والد برہنہ پا کمر بستہ ہو کر کھڑے ہوئے اور سمٹے ہوئے دین کو پھیلا دیا اس کے انتشار کو جمعیت سے بدلا اس کی کجی کو سیدھا کیا نفاق کو بھگایا اور دین استوار ہو گیا۔ حق کو امن میں آرام ملا۔ ڈگمگاتے ہوئے سر شانوں پر ٹھہر گئے۔ خون کھانوں سے بہتے بہتے محفوظ ہو گیا۔ ان کے مرنے سے جو رخنہ پیدا ہوا اس کو اپنی ہی جیسی سیرت وعدالت والے شخص یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بند کر دیا مبارک ہے وہ ماں جس کے شکم میں ایسا بچہ رہا اور جس نے ایسے بچہ کو دودھ پلایا جس نے کفار کو پامال، شرک کا استیصال کیا۔ زمین کو نجاست سے پاک وصاف کیا۔ چنانچہ پھر اس زمین نے بھی اپنی پیداوار نکال باہر کیں اور چھپے

Marfat.com

يَوْمَ اَقَامَتِهٖ اِذْ عَدَلَ فِيْكُمْ اَمْ يَوْمَ ظَعْنِهٖ اِذْ نَظَرَ لَكُمْ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ[1]

خزانے اُگل دیئے۔ دنیا ان کے سامنے آئی تھی وہ اس سے اعراض کرتے تھے پھر انہوں نے فے کی آمدنی کو مسلمانوں پر تقسیم کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے موافق چھوڑ کر انتقال کیا۔ اب تم لوگ مجھے بتاؤ کہ ان میں تم کو کون سی بُرائی نظر آئی ہے اور کون سے دن کی وجہ سے میرے والد کو بُرا کہتے ہو آیا اس دن کی وجہ سے جس میں کہ یہ کہتا ہوا چل بسا۔ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَلَكُمْ خدا میری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

تعلیماتِ صدّیقیہ

فضیلت نماز اور قیامت کا بیان

ایک بار سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے سلمان خدا سے خوف کیا کر کیونکہ قریب ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ ہر ایک بات ظاہر ہو جائے گی۔ اور لوگ معلوم کریں گے کہ ہر چیز میں تمہارا کیا حصہ ہے اور تم نے کیا کھایا اور کیا باقی چھوڑا یہ سمجھ لو کہ جس نے پنجگانہ نماز ادا کی وہ صبح سے شام تک خدا کی حفاظت میں آ گیا اس کو پھر کون مار سکتا ہے؛ اور جس نے خدا سے عہد شکنی کی وہ اوندھے منہ دوزخ میں اُلٹا دیا جائے گا۔

والدین کے حقوق و آداب

ایک شخص اپنے والد کی شان میں گستاخانہ کہہ رہا تھا فرمایا اس کی گردن اُڑا دو اس کے سر میں شیطان گھس گیا ہے۔

عاصم بن فاروق رضی اللہ عنہ کا اپنی والدہ سے جھگڑا ہو پڑا۔ آپ نے فیصلہ کے بعد

---

[1] اشہر المشاہیر الاسلام الجزء الاوّل من المجلد الاوّل ص ۷۸ باب مناقب ابی بکر صدیق خلیفۂ دماثرہ۔

Marfat.com

فرمایا عاصم یہ اچھی طرح جان لو کہ تمہاری والدہ کی ہر بات تم سے بہتر ہے۔

حقوقِ ہمسایہ

ایک بار عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمسایہ سے جھگڑتے دیکھ کر فرمایا ہمسایہ سے مت جھگڑو کیونکہ اس کا تعلق تم سے قائم رہے گا۔ دیکھنے والے متفرق ہو جائیں گے اور آپ کی اس حالت کو نقل کریں گے۔

حقوقِ رعایا کی نگہداشت اور عمّال کو تنبیہ

مہاجرین ابی امیہ یمامہ کے عامل تھے۔ ایک مسلمان عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی ہجو کی انہوں نے اس کا ایک ہاتھ کٹوا دیا اور ایک دانت نکلوا دیا۔ ایک اور عورت نے مسلمانوں کی ہجو کی۔ اسے بھی یہی سزا دی۔ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں تحریر فرمایا تمہارے فیصلہ کی اطلاع ملی جو تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرنے والی عورت کو سزا دی۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا ہوتا تو میں اس کے قتل کا حکم دیتا۔ کیونکہ کسی مسلمان کا انبیاء علیہم السلام کی ہجو کرنا اس کو اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور اسے مرتد کہا جاتا ہے اور اگر کوئی غیر مسلم معاہد ایسا کرے تو وہ متحارب سمجھا جائے گا اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ہم شرائطِ معاہدہ کے پابند رہیں بلکہ ہم جہاد کا اعلان کر دیں گے اور اگر وہ عورت ذمیہ ہے جو مسلمانوں کی ہجو کرتی ہے تو وہ سزا جو تم نے اسے دی بالکل ناجائز ہے کیونکہ باوجودیکہ وہ مبتلائے شرک ہے اس کے ساتھ معاہدہ ٹھہر گیا ہے اس حالت میں اس کا مال و جان محفوظ ہے محض مسلمانوں کے سب و شتم کی بناء پر وہ کیوں کر اس سزا کی مستحق گردانی جا سکتی ہے آئندہ اس سلوک سے احتراز کرو۔

اعمالِ جاھلیت کی ممانعت

ایک عورت نے حج میں خاموش رہنے کی منّت مانی فرمایا بات چیت کیا کر یہ جاہلیّت کا عمل شریعت اسلام میں ناجائز ہے[1]

---

[1] ماخوذ از تاریخ الخلفاء سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

امراء عساکر کو ہدایات لشکر شام پر جب یزید الخیر بن ابی سفیان اموی رضی اللہ عنہما کو سپہ سالار بنا کر رخصت کیا تو ان سے فرمایا کسی عورت یا اپاہج یا پیر سال کو قتل نہ کرنا۔ پھلدار درخت نہ کاٹنا۔ کھیت نہ اجاڑنا۔ اونٹ کی کونچیں نہ کاٹنا۔ ہاں کھانے اور استعمال میں لانے کا کوئی حرج نہیں۔ کھجور کے درخت کو جڑ سے نہ کاٹنا نہ اسے جلانا۔ نہ اسراف کرنا نہ بخل[1]۔

خونِ مسلم کی حرمت سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کسی پر ناراض ہوئے ابو بردہ اسلمیؓ نے کہا اس کی گردن اڑا دیجئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کرنے کی کسی کو اجازت نہیں۔

نقشِ خاتم :- آپ کی مہر پر کندہ تھا نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہ

اقوال

اکثر فرمایا کرتے جس نے ابتدائے اسلام میں انتقال کیا وہ بہت خوش قسمت تھا فتنوں سے بچ نکلا۔

بروں کی مثال فرمایا صالحین یکے بعد دیگرے اٹھا لیئے جائیں گے۔ باقی ماندہ ایسے بیکار لوگ رہ جائیں گے جیسے آٹے کی بھوسی۔ جن سے اللہ تعالیٰ کو کوئی تعلق نہ ہوگا۔

خوفِ خدا کی تعلیم فرمایا جس سے ہو سکے خوفِ خدا سے رو لے۔ ورنہ ایک دن ایسا آئے گا جبکہ اسے رلایا جائے گا۔

عورتوں کی ہلاکت کا سبب فرمایا: عورتوں کو سونے کی سرخی اور زعفران کی زردی نے ہلاک کر دیا۔

---

[1] اشہر المشاہیر الاسلام جز اول مجلد اول۔

Marfat.com

مسلمان کی شان فرمایا: مسلمان کو ذرا سا بھی رنج پہنچتا ہے تو خدا اسے اجر دیتا ہے خواہ وہ رنج جوتے کا تسمہ ٹوٹنے سے یا کسی مال کے گم ہو جانے سے ہو بالآخر مایوسی کے بعد اس کی آستین ہی میں کیوں نہ پایا جائے۔

بھائی کے لیئے دعا فرمایا: اگر ایک بھائی دوسرے بھائی کے حق میں دعا کرتا ہے تو وہ ضرور مستجاب ہوتی ہے۔

راز چھپانے اور قلّتِ کلام کی خوبی فرمایا: جب تک کلام منہ میں ہے تیرا اسیر ہے جب منہ سے نکل گیا تب تو اس کا اسیر ہے۔

نمازِ جنازہ کی دعا جب کسی میت پر نمازِ جنازہ پڑھتے تو فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ اَسْلَمَهُ الْاَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيْرَةُ وَالذَّنْبُ عَظِيْمٌ وَاَنْتَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	الٰہی تیرے اس بندے کو اس کے اہل و مال اور اقربا نے تیرے سپرد کیا ہے اور اس کے گناہ بہت ہیں مگر تو غفور رحیم ہے۔

دُعائیں

آپ کی دعا تھی:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ لِقَائِكَ	الٰہی میری عمر کا بہترین حصہ آخری عمر ہو میرا بہترین عمل خاتمہ والا ہو، میرا بہترین دن تیری ملاقات کا ہو۔
(۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ عَاقِبَةِ الْاَمْرِ	الٰہی! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو میرے کام کے انجام میں اچھی ہو۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ تُعْطِيْنِيْ الْخَيْرَ رِضْوَانَكَ وَالدَّرَجَاتِ	الٰہی آخری عطیہ جو مجھے عطا فرمائے وہ تیری رضوان ہے اور جنات نعیم

Marfat.com

اَلْعُلٰی مِنْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ کے بلند درجات ہوں۔

(۳) جب کوئی شخص آپ کی مدح و تعریف کرتا تو فرمایا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّیْ وَاَنَا اَعْلَمُ بِنَفْسِیْ مِنْھُمْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْرًا مِّمَّا یَظُنُّوْنَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ

الٰہی تو میرے نفس کو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے اور میں اپنے نفس کا علم ان لوگوں سے زیادہ رکھتا ہوں۔ الٰہی مجھے ایسا ہی نیک بنادے جیسا کہ لوگ میری نسبت گمان رکھتے ہیں جسے یہ نہیں جانتے وہ مجھے بخش دے اور ان کے قول کی مجھے پکڑ نہ ہو۔ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا۔

فضائل و مناقب

آیاتِ قرآنیہ علمائے کرام نے اس موضوع پر مستقل کتب تالیف فرمائی ہیں۔ ملخصاً ہم ایک آیت کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں علمائے سلف کا بالاجماع قول ہے کہ

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ[1]

دو میں سے دوسرا جب غار میں اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غمگین مت ہو بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اس پر سکینہ نازل فرمایا۔

صاحب سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام التفسیر ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حبر الامۃ رئیس المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول نقل فرمایا ہے۔

---

[1] پارہ ۱۰ رکوع ۱۲

Marfat.com

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ قرآن شریف میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کو وہی معیتِ الٰہی شامل ہے جسے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ مَعَنَا ارشاد فرما کر ظاہر فرما دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، دونوں ایک ہی معیتِ الٰہیہ میں شامل ہیں۔ اس مقام سے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ، کی رفعتِ شان اس طرح بھی آشکارا ہوتی ہے کہ ان کو وہ درجہ حاصل ہو گیا تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک بھی تمام بنی اسرائیل کو حاصل نہ ہوا تھا۔ اعدائے فرعون کے قریب آجانے پر بنی اسرائیل کے لیے وہی مقام تھا جو کفار قریش کے لب غار تک پہنچ جانے پر سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ، کے لیے تھا مگر بنی اسرائیل سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اِنَّ رَبِّیْ مَعِیَ میرا خدا میرے ساتھ ہے یعنی بنی اسرائیل ابھی اس درجہ تک فائز نہ ہوئے تھے کہ وہ بھی اس معیتِ الٰہی میں بلا واسطہ شامل ہو سکتے[1]

امام سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی ناراضگی کا اظہار جملہ مسلمانوں پر فرمایا ہے مگر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کا ہر فعل رضائے الٰہی سے شرف اندوز رہا۔ اس کی دلیل میں وہ اس آیت کو پیش کرتے ہیں[2]

(۲) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ اور خدا نے اس پر سکینہ نازل فرما دیا۔

یہ وہ ارشادِ ربانی ہے جو سائر صحابہ کرام میں کسی اور کے حق میں نہیں فرمایا گیا اور شانِ صدیق رضی اللہ عنہ، کی رفعت وبلندی کو جملہ طبقات امم سابقہ میں وہ شہپر بلند پرواز بنا دیتی ہے۔

احادیث

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) مَنْ اَنْفَقَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو شخص خدا کی راہ میں جوڑا دے گا۔

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد اول [2] تاریخ الخلفاء سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ اس اجمال کی توضیح اس سے اوپر کی آیات پڑھنے سے ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ كُلِّ بَابٍ تَقُوْلُ اَیْ قُلْ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

بہشت کے چوکیدار اس کو ہر ایک دروازہ سے بلائیں گے کہیں گے فلاں صاحب ادھر آئیے اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح کا ٹوٹا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم انہیں میں سے ہو۔

پھر فرمایا:

(۲) مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ [1]

تم لوگوں میں سے آج کون روزہ دار ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے کہا میں۔ پھر کہا کس نے آج محتاج کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے کہا میں نے۔ پھر فرمایا کس نے آج بیمار کی عیادت کی ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ نے کہا میں نے۔ پھر فرمایا جس میں یہ چار باتیں جمع ہوں وہ بہشت میں داخل ہوا۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ فِیْ صُحْبَتِهٖ — حقوقِ صحبت کی ادائیگی اور مال خرچ کرنے

---

[1] مشارق الانوار بحوالہ صحیحین۔

Marfat.com

وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ — میں تمام لوگوں سے بڑھ کر احسان مجھ پر بلاشبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔[1]

پھر فرمایا:

وَلَوْکُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا — اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی امر میں گفتگو کر کے جانے لگی۔ پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آؤں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا یعنی انتقال فرما گئے تو فرمایا:

فَاِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ — اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آ جیو۔[2]

پھر فرمایا:

اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ — تم غار میں میرے رفیق تھے اور حوض کوثر پر میرے رفیق ہوگے۔[3]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ تم دوزخ سے آزاد ہو چنانچہ اس دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔[4]

پھر فرمایا:

اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ — ابوبکر رضی اللہ عنہ! امتِ محمدیہ میں تم وہ

---

[1] مشکوٰۃ متفق علیہ باب مناقب ابوبکرؓ [2] مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری [3] مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری [4] سنن ترمذی۔

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ — شخص ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا۔

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم و آئمہ دین

سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب کے سردار اور ہم سب سے بہتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ پیارے تھے[1]

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے ہم نیکوکاری میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی نہیں بڑھے۔

ربیع بن یونس کا قول ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال کتب سابقہ میں بارش سے دی گئی ہے کہ جہاں پڑتی ہے نفع بخشتی ہے۔ انبیاء سابقین کے اصحاب میں مجھے کوئی بھی ایسا نظر نہیں آتا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا ہو۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہلِ زمین کے ایمان کو ایک پلڑے میں تولا جائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان دوسرے پلڑے میں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا زیادہ وزنی ثابت ہوگا۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سے ہر بات میں سابق اور ہم سب میں بزرگ تھے۔ یہ بھی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ کاش میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ کا بال ہوتا۔ نیز فرمایا جس حالت میں میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جنت میں دیکھتا ہوں (ویسی) کی مجھے بھی آرزو ہے۔ یہ بھی ان کا قول ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بدن کی بو مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطی رواہ الترمذی کذا فی المشکوٰۃ باب مناقب ابی بکر ص ۵۵۵

Marfat.com

ابو حصین کا قول ہے کہ نبیّنا آدم علیہ السّلام کی اولاد میں انبیاء و مرسلین کے بعد ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ جیسا کوئی بھی نہیں ہوا۔ مرتدین پر فوج کشی کرنے میں آپ نے ایک نبی کا سا فعل کیا ہے۔

محمد بن زبیر کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری سے عرض کی کہ بعض لوگوں کے دلوں میں شکوک پیدا ہو گئے ہیں آپ میری تسکین فرما دیجئے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خلیفہ بنا دیا تھا؟ یہ سن کر حسن بصری غصّہ سے بھر گئے اور فرمانے لگے کیا تمہیں اس میں شک ہے۔ واللہ خدا ہی نے ان کو خلیفہ بنا دیا تھا اور کیوں نہ بناتا وہ سب سے زیادہ عالم تھے ان کے دل میں سب سے بڑھ کر خوفِ خدا تھا وہ خلیفہ بنائے جاتے یا نہ بنائے جاتے وہ تا وفات اسی حالت میں رہتے۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود کا قول ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو عقل و فراست میں تین شخص سب سے بڑھے ہوئے ہیں ان میں ایک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ ہوتے تو خدائے واحد کی پرستش کرنے والا ایک بھی دکھائی نہ دیتا۔

امام شعبی کا قول ہے کہ چار خصوصیات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ایسی ہیں کہ کسی کو نصیب نہیں:

(۱) آپ کے سوا کسی کا نام صدّیق نہیں رکھا گیا (۲) رفاقت غار کا شرف آپ ہی کو ملا (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو امام بنایا (۴) آپ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی میں ہجرت کی۔[1]

راقم کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی آخری نماز ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا مقتدی بن کر ادا فرمائی۔ یہ سیّدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی پانچویں خصوصیّت ہے۔

ابو جعفر کا قول ہے کہ ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور جبریل علیہ السّلام

---

[1] یہ تمام اقوال و آثار تاریخ الخلفاء سیوطیؒ سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

کی سرگوشی سنا کرتے تھے گواہیں دیکھ نہ سکتے تھے یہ ان کی چھٹی خصوصیت ہے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی چار نسلیں صحابی ہیں (۱) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) ان کے والد (۳) ان کے بیٹے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (۴) اور سیدنا عبدالرحمٰن رض کے لڑکے عتیق رضی اللہ عنہ۔ اور یہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی ساتویں خصوصیت ہے۔

اشعار ملک الشعرائے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِیْ ثِقَةٍ ۔۔۔ فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَابَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

جب تم رنج و غم کے ساتھ کسی بھائی کا ذکر کرو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی یاد کرو جو تم سے جدا ہو گئے۔

خَیْرَ الْبَرِیَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا ۔۔۔ بَعْدَ النَّبِیِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین خلق سب سے زیادہ متقی اور عادل ہیں وہ اپنے فرائض کو سب سے زیادہ پورے کرنے والے تھے۔

وَالثَّانِیَ التَّالِیَ الْمَحْمُوْدَ مَشْهَدُهٗ ۔۔۔ وَاَوَّلَ النَّاسِ مِمَّنْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

وہی ہیں جن کو قرآن میں ثانی اثنین کہا گیا اور ان کی حاضری غار کی تعریف کی گئی ہے۔ وہی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تصدیق رسالت کی۔

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا ۔۔۔ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ لَمْ یَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا [1]

سب جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارے تھے وہ بہترین خلق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے برابر کسی کا درجہ نہ سمجھتے تھے۔

ابو محجن ثقفی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں۔

وَسُمِّیْتَ صِدِّیْقًا وَكُلُّ مُهَاجِرٍ ۔۔۔ سِوَاكَ یُسَمّٰی بِاسْمِهٖ غَیْرَ مُنْكَرٍ

آپ ہی کو صدیق کہہ کر بلایا جاتا ہے حالانکہ تمام مہاجر سوائے آپ کے اپنے اپنے نام سے

[1] یہ تمام اقوال و آثار تاریخ الخلفاء سیوطی سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

پکارے جاتے ہیں اس پر کسی کا انکار نہیں۔

سَبَقْتَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ شَاهِدٌ وَكُنْتَ جَلِيْسًا بِالْعَرِيْشِ الْمُشْتَهِرِ

خدا شاہد ہے آپ ہی کو سبقت الی الاسلام ہے اور عریش کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نشینی کا درجہ آپ ہی کو حاصل ہے۔

وَبِالْغَارِ اِذْ سُمِّيْتَ بِالْغَارِ صَاحِبًا وَكُنْتَ رَفِيْقَ النَّبِيِّ الْمُطَهَّرِ

غار میں آپ ہی تھے اور صاحب الغار آپ ہی کا نام ہے اور آپ ہی نبی مطہر کے رفیق ہیں۔

خاتمۃ الاحوال صدّیقی

الغرض سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے حالات سے ایک محقق اور صادق پسند انسان کو جسے مشاہیر عالم کی تاریخ پر بھی نظر ہو صاف طور پر معلوم ہو جائے گا کہ جن مشکلات کا سامنا ان کو ہوا شاید اس کی نظیر تاریخ پیش کرنے سے قاصر رہے۔

سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کوئی پھولوں کی سیج نہ تھی بلکہ کانٹوں کا بستر تھا جس کو آرام دہ بنانے سے پیشتر ایک ایک کانٹا چننا ضروری تھا۔ اتنے قلیل ترین ایام میں نہ صرف اندرونِ ملک کے فتنوں کو ہی فرو کیا بلکہ بلادِ غیر کو ممالکِ محروسۂ اسلامی بنا کر آئندہ فتوحات کے دروازوں کا افتتاح فرما دیا۔ ہم اس مختصر مضمون میں ان کے محاسن کو کماحقہٗ آشکارا نہیں کر سکتے۔ مگر پھر بھی سیدنا صدّیق اکبر خلیفۃ المسلمین ابوبکر عتیق رضی اللہ عنہٗ کے یہ فضائل وشواہد اس مرتبت کے ہیں جو ان کو افضل البشر خیر الانام امام الانبیاء خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جملہ امم سابقہ اور اُمتِ محمدیہ کے درمیان شرفِ اوّلیت اور امتیاز افضلیت عطا کرتے ہیں۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

نام ونسب عمر نام۔ ابو حفص کنیت ہے۔ آپ کا نسب عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن ازراح بن عدی بن کعب بن لوی القریشی العدوی ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام ونسب حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبد اللہ بن مخزوم ہے۔

حالات ۱۳ سنہ ولادت نبوی کو مکہ میں پیدا ہوئے عرب کے دور جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہیں کے سپرد تھا اور منافرت کے ثالث بھی یہی ہوا کرتے تھے۔ تجارت پیشہ تھا اور تجارت ہی میں اتنی ترقی کی کہ شاہان روم وفارس کے درباروں میں بارسوخ ہو گئے تھے۔

اسلام ۶ سنہ نبوت (مطابق ۴۶ سنہ ولادت نبوی) میں بعمر ۳۳ سال اسلام سے مشرف ہوئے۔ قبل ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بہت متشدد تھے۔ حضرت عمرؓ سے پیشتر ۳۹ مرد اسلام قبول کر چکے تھے۔ ان کے قبول اسلام کی تقریب اس طرح ہوئی کہ ایک روز تلوار لگائے مکہ کے ایک کوچہ میں چلے جا رہے تھے راہ میں نعیم بن عبد اللہ بن اسید ملے پوچھا عمر کہاں کا ارادہ ہے کہا محمد کو قتل کرنے چلا ہوں اس نے دانشوران قریش کو بیوقوف گردانا ہے اور ہمارے معبودوں کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے ہیں نعیم نے کہا خدا کی قسم تم بہت بُری راہ چل رہے ہو اور یہ سخت نادانی کی بات کر رہے ہو۔ عمر بولے میں گمان کرتا ہوں کہ تم بھی مسلمان ہو گئے ہو اور اگر مجھے اس بات کا یقین ہو جائے تو تم ہی سے آغاز کردوں۔ نعیم نے کہا میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ یہ دین تمہارے گھرانے میں داخل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کیا کہا؟ انہوں نے کہا آپ کی بہن اور آپ کے بہنوئی اور چچا زاد بھائی مسلمان ہو چکے ہیں۔ عمر غصہ میں بھرے ہوئے لوٹ گئے۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ ایک ایک دو دو کمزور و نادار مسلمانوں کو صاحب استطاعت مسلمانوں کی کفالت میں دے دیا کرتے تھے۔ اور ان کی ضروریات اسی مسلمان کے ہاں سے پوری کی جایا کرتی تھیں۔ عمر وہاں سے اپنی بہن کے ہاں آئے دروازہ بند تھا۔ اندر سے کچھ آدمیوں کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی۔ کون؟ کہا ابن الخطاب! آواز سن کر وہ بکھر گئے۔ بہن نے دروازہ کھولا۔ اندر قدم رکھتے ہی بہن کو مارنا شروع کیا۔ اتنا مارا کہ اس کے کپڑے بھی لہولہان ہو گئے۔ آخر اس نے روتے ہوئے کہا عمر! تم سے جو بن آئے کر دیں تو مسلمان ہو چکی پھر یہ اسی غصہ میں تخت پر جا بیٹھے مکان کے ایک طرف ایک کتاب نظر پڑی۔ انہوں نے اسے پڑھنا چاہا بہن نے اسے دکھلانے سے انکار کیا اور انہوں نے اصرار کیا آخر بہن نے کتاب دے دی اس پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی دیکھی۔ لرز گئے۔ کتاب ہاتھ سے گر پڑی۔ پھر جب دل قابو میں آیا اسے اٹھا کر پڑھا تو یہ سورت لکھی دیکھی يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ انہوں نے پڑھنا شروع کیا جب اسمائے الٰہی میں سے کسی نام پر پہنچتے تو بے خود ہو جاتے۔ ہوش آتا تو پھر پڑھنے لگ جاتے یہاں تک کہ آیت اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ[1] پر پہنچے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ آواز سنتے ہی

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے واقعہ میں مذکورہ بالا آیات کا ذکر بعض سیرت نگار حضرات نے کیا ہے علامہ شبلی مرحوم بھی یہی لکھتے ہیں لیکن صحیح بات وہی ہے جو حضرت قاضی محمد سلیمان منصورپوری نے رحمۃ للعالمین جلد اول ص ۷۰ پر ارشاد فرمائی ہے کہ حضرت عمرؓ نے سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی تھی کیونکہ سورہ طٰہٰ مکی ہے اور حضرت عمرؓ مکہ مکرمہ میں ایمان لائے تھے اور مذکورہ آیات سورہ حدید کی ہیں اور یہ سورہ مدنی ہے تو نزول سے پہلے ہی ایمان لانے سے قبل ان آیات کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیسے پڑھ لیا (یزدانی)

Marfat.com

وہ لوگ جو اندر مکان میں پوشیدہ تھے باہر آگئے اور جوشِ مسرت میں نعرۂ تکبیر لگایا ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور کہا ابن الخطاب تمہیں بشارت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ کے دن دعا کی تھی کہ یا اللہ دو شخصوں میں سے ایک عمر بن ہشام (ابوجہل) یا عمر بن الخطاب سے اسلام کو غلبہ دے اور ہم سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تمہارے حق میں تھی ۔ لہٰذا ہم سب تمہیں مبارکباد دیتے ہیں ۔

جب ان لوگوں کو آپ کی صداقت کا یقین ہو گیا وہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے مسلمان ان سے بخوبی واقف تھے ۔ دروازہ کھٹکھٹایا ۔ پوچھا کون ؟ جواب دیا ابن الخطاب ۔ صحابہ نے دروازہ کھولنے میں تامل کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو ۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو اسے ہدایت فرمائے گا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا اور حاضرین میں سے دو آدمیوں نے آگے بڑھ کر ان کے دونوں بازو پکڑ لیئے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو فرمایا چھوڑ دو ۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا کرتہ پکڑ کر انہیں اپنی طرف کھینچا اور فرمایا ابن الخطاب اسلام لاؤ کہا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ اس پر مسلمانوں نے ایسے زور سے تکبیر کہی کہ مکہ معظمہ کے گلی کوچہ میں سنی گئی حالانکہ اس سے پیشتر بھی مسلمان پست آواز میں تکبیر کہا کرتے تھے ۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قلب میں کیفیاتِ اسلام

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حالتِ کفر میں مسلمانوں کی مخالفت اور ایذا رسانی میں اشد شدید تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے لیے نکلنا ۔ نعیم کو قتل کی دھمکی دینا ۔ اپنی بہن کو زدوکوب کرنا بین شواہد ہیں کہ ان کو اسلام ، بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حلقہ بگوشانِ اسلام سے کس قدر منافرت تھی اب جبکہ ان کا شرح صدر ہوا تو وہی جذبات اسلام کے لیے ابھرے اور کفار کو گن گن کر ان کا فرانہ کرتوتوں کا جواب دینے لگے ۔ اب یہ عالم تھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی گوارا

Marfat.com

نہ تھا کہ کوئی بے یار و مددگار مسلمان تو اسلام کے لیے پٹے اور عمر (رضی اللہ عنہ) محبوب اسلام کے کوچہ میں ایذا پسندی کی لذّت سے بے ذوق و ناآشنا رہے بلکہ یہ چاہتے تھے کہ جن جن مصیبتوں اور دقتوں کو سہہ سہہ کر جملہ مسلمان پختہ ہوئے ہیں وہ بھی اسی طرح پختہ ہو جائیں۔ چنانچہ یہ ذوق انہیں پہلے اپنے ماموں کے گھر لے گیا۔ شرفائے قریش میں اس کا شمار تھا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ اس نے تعجّب سے کہا ہیں! ایسا نہیں کہا ہاں ہاں۔ اس نے منع کیا اور کہا ایسا مت کہا ہیں تو ہو چکا۔ اس نے مکرّر کہا دیکھو ایسا نہ کرو اور یہ کہہ کر مکان سے باہر نکال دیا اور دروازہ بند کر لیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دل ایذا طلب کو یہ پسند نہ آیا جوش نے پھر انگیختہ کیا اور کہا کہ یہ تو کچھ نہ ہوا ایک اور قریشی رئیس کے ہاں پہنچے اس نے بھی ان کو صرف نکال دینے پر اکتفا کی۔ یہ یہاں سے بھی پھیکے پھیکے پلٹے اب انہیں ایک شخص ملا اس نے ان کو بتایا کہ اگر تم اپنے اسلام کا اظہار کیا چاہتے ہو تو جمیل بن عمر کے پاس جا اس سے راز نہیں بچتا۔ اس کو چپکے سے جا کر کہہ دینا کہ تم مسلمان ہو گئے ہو وہ شور مچا کر اعلان کر دے گا۔ چنانچہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا وہ خانہ کعبہ میں آیا اور پکار کر کہا لوگو عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) مسلمان ہو گیا۔ یہ سننا تھا کہ سب نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مل کر مارنا شروع کیا۔ کفار انہیں مارتے تھے۔ جب ان کے ماموں کو معلوم ہوا تو انہوں نے آستین چڑھا کر کہا میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں لوگ ہٹ گئے۔ غیرتِ عمری کو یہ مداخلت بھی پسند نہ آئی ان کی اخوتِ اسلامی کب گوارا کر سکتی تھی جملہ مسلمان تو کفار کے عذاب و عتاب میں مبتلا ہوں اور وہ ماموں کے مصئون رہیں۔ ایک روز اپنے ماموں سے کہا میں آپ کی پناہ واپس کرتا ہوں۔ اس نے کہا بھانجے ایسا نہ کر انہوں نے پھر وہی انکار کیا اس نے کہا بہتر تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد اسی طرح کفار کو مارتے اور ان سے مار کھاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا۔

ھجرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کوئی ایسا مہاجر معلوم نہیں جس نے ہجرت خفیہ طور پر نہ کی ہو مگر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ، علانیہ نکلے۔ جب سفر ہجرت کو نکلے اوّل بدن پر ہتھیار سجائے تلوار گلے میں حمائل کی، کندھے پر کمان رکھی، تیر سنبھالے اور نیزہ بلند کیے ہوئے کعبہ کی طرف گئے۔ گروہ قریش کعبہ کے گرد موجود تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، نے تمکنت سے سات بار طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آکر اطمینان سے نماز پڑھی۔ پھر ایک ایک دروازہ پر جا کر کہا جو شخص اپنی ماں کو رلانا اور اپنے بیٹے کو ماتم میں مبتلا کرنا اور اپنی بیوی کو رانڈ بنانا پسند کرتا ہو وہ ہم سے اس وادی کے پار آکر ملے۔ مدینہ منوّرہ میں پہنچ کر رفاعہ بن المنذر کے ہاں قیام کیا۔ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریافت کیا کہا عنقریب تشریف لا رہے ہیں۔

شرکتِ غزوات تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے اور ثابت قدم رہے۔ جنگِ احد میں ابوسفیان سے گفتگو انہیں نے کی تھی اور جنگ بدر کے قیدیوں کے قتل کی رائے ان ہی نے دی تھی[1]

خدمات

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، کی خدمات میں سے اوّل خدمت یہ ہے کہ:

قرآن مجید قرآن مجید اگرچہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کے حکم سے اور انہیں کے عہد میں جمع کیا گیا مگر یہ تجویز سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، کی تھی اور انہیں کے اصرار سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے حکم صادر فرمایا تھا۔

حدیث سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، نے محدثین کے لیے دروازہ شک پر نقل حدیث میں ثبت روایت کی سنّت کو قائم فرمایا ایک دن سیدنا ابوموسیٰ اشعری نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی

---

[1] اسد الغابہ ذکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ،۔

تم میں سے تین بار سلام کرے اور اسے جواب نہ ملے تو اسے لوٹ جانا چاہیئے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر گواہ طلب فرمایا چنانچہ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے گواہی دی۔[1]

اعلائے کلمہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام پر مسلمانوں نے تکبیر بلند کی۔ یہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کی خصوصیت ہے۔ پھر سیّدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی فاروقیّت کا کمال ہے کہ اسلام لاکر کتنی جرأت کے ساتھ کفارِ قریش میں اس کا اعلان کیا۔

نماز ماہِ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کی جماعت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قائم فرمائی۔ چنانچہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہہٗ کا قول ہے کہ خدا عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو روشن کرے کہ انہوں نے ہماری مساجد کو روشن کیا۔

اذان اذان کے کلمات بھی سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تجویز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمائے تھے۔

زکوٰۃ زکوٰۃ کی آمدنی کے اندراج کی غرض سے بیت المال قائم فرمایا۔

حج سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے آپ ہی امیر الحاج مقرر ہوا کرتے تھے اور اپنے زمانۂ خلافت میں بنفسِ نفیس امیر الحاج ہوا کرتے تھے۔

جہاد اور جنگی خدمات سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، جیسا کہ ہم قبل ازیں تحریر کر آئے ہیں عہدِ نبوّت میں تمام غزوات میں شامل رہے۔ سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں فتوحات کی جو داغ بیل پڑی تھی ان کی تکمیل ان ہی کے عہد میں ہوئی۔ چنانچہ شام و فلسطین کی مہمات ان ہی کے عہد میں سرانجام ہوئیں اور پھر عراق، فارس اور دیارِ مصر کی فتوحات انہیں کے زمانۂ خلافت اور حسنِ سیاست کی زریں یادگاریں تھیں جن کی آزادی و صیانت آج ہم اپنی سہل انگاری و عیش پسندی، زیاں کاری و تفرقہ بندی کے طفیل کھو بیٹھے ہیں۔

---

[1] تذکرۃ الحفاظ ذہبی و ادب المفرد للبخاری رح۔

جزئی اصلاحات اور دیگر خدمات

اب ہم ذیل میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی جزئی اصلاحات اور مزید خدمات کا مختصر ذکر کرتے ہیں جو ان کے فضائل ومناقب کو تاریخی روشنی کی حقیقت نمائی میں اور نمایاں کرتی ہیں:

فوجی دفتر کی ترتیب، رضاکاروں کے وظائف کا تقرر اور دفاتر دیوانی کی آئین بندی اور نظارتِ عدل وانصاف کی تنظیم انہیں کے ذہن وعمل کے نتائج ہیں انہوں نے ہی بندوبستِ اراضی کا طریق جاری کیا۔ شادابیٔ ملک اور ترقی زراعت کے لیے نہریں کھدوائیں۔

کوفہ، بصرہ، فسطاط، موصل اور جزیرہ وغیرہ شہر آباد کیئے۔

ممالکِ مفتوحہ کو ولایات اور صوبہ جات میں تقسیم فرمایا۔ دریا کی پیداوار مثل عنبر وغیرہ پر محصول لگایا اور ان کی تحصیل کے لیے محصّل مقرر کیئے۔ عشور کا عملہ مقرر کیا۔ جیل خانے قائم کیئے اور محکمہ پولیس قائم فرمایا۔ مناسب مقامات پر فوجی چھاؤنیاں بنائیں اور مملکت کے اخبار وحالات معلوم کرنے کے لیے پرچہ نویس مقرر فرمائے۔ مدینہ منوّرہ سے مکہ معظمہ تک سفر کرنے والوں کے لیے روزینے مقرر کیئے۔ مختلف شہروں میں مہمان خانے تعمیر کرائے۔ مفلوک الحال اہلِ کتاب کے روزینے مقرر فرمائے۔ تعلیم دین کے لیئے قرّاء اور معلمین کا تقرر کیا۔ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک ہر منزل پر چوکیاں بنوائیں اور چشمے جاری کرائے۔

غرض امرِ خلافت اور اس کے جملہ شعوب کو بکمال وخوبی ایسا مرتب فرمایا کہ آئندہ آنے والے جانشینوں کو اس سے بہتر اور عمدہ انتظام کر سکنے سے عاجز وقاصر کر دیا۔[1]

چنانچہ کتب تاریخ وسیر اس امر پر شاہد ہیں کہ ان تیرہ صدیوں میں فاروقی نظامِ حکومت سے احسن اور عمدہ تر نظام بلا استثناء فرد واحد مدبر ترین حکمرانوں کو مرتب کرنا ناممکن ہی ثابت ہوا۔

وفات

۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کی صبح کو مسجد نبوی میں آپ نمازِ فجر کی جماعت کرا

---

[1] ماخوذ از الفاروق مصنفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم واشہر المشاہیر الاسلام جز ثانی من المجلد الاول مصنفہ علامہ رفیق بک المعظم المصری۔

Marfat.com

رہے تھے کہ فیروز نامی مجوسی المذہب غلام نے دو دھارے خنجر سے زخمی کیا اور یکم محرم ۲۴ھ کو انتقال فرمایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن کیے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

وفات سے پیشتر فرمایا دیکھو جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے ہاں میری کچھ بھلائی ہے تو مجھے اس سے بہتر لباس مرحمت فرمائے گا۔ اگر اس کے سوا کچھ اور سلوک ہوا تو یہ بھی چھن جائے گا۔

اسی حالت میں یہ بھی ارشاد فرمایا: واللہ اگر مجھے تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اس ہولناک منظر پر جو پیش آنے والا ہے قربان کر دوں۔

ابنِ عباس بولے مجھے امید ہے کہ آپ کو کسی وحشت ناک منظر کا سامنا نہ ہوگا۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا۔ الخ

جہاں تک مجھے علم ہے آپ امیر المومنین، امین المومنین اور سید المومنین ہیں۔ آپ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرماتے اور تقسیم میں انصاف کا خیال رکھتے تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ الفاظ سن کر تسکین سی ہوئی اور اٹھ کر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمانے لگے۔ کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو۔ ابنِ عباس رضؓ کہتے ہیں میں نے بوثوق کہا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے میرے شانے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا گواہ رہنا۔ میں نے کہا ہاں ضرور۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کے جنازہ پر فرمایا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہیں چھوڑا کہ اس جیسے نامۂ اعمال کی میں خواہش کر سکوں بے شک میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں اور ابوبکر و عمر نکلے اور میں اور ابوبکر و عمر آئے۔ اور میں اور ابوبکر و عمر نے یہ کیا یعنی ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک فرماتے تھے مجھے پہلے سے یقین تھا کہ اللہ آپ کو ان دونوں کے پاس جگہ دے گا۔[1]

---

[1] بخاری شریف جلد دوم مناقب عمر بن الخطاب ص ۵۲۰

Marfat.com

اکثر صحابہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے رنج وفات کو اشعار میں ظاہر کیا ہے۔
سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل فرماتی ہیں۔

اشعار

عین جودی بعبرة ونحیب ولا تملی علی الامام النجیب
اے آنکھ آنسو بہا جس کے ساتھ فریاد ہو اور امام برگزیدہ کے لیئے رونے میں تاخیر نہ کرو
فجعتنی المنون بالفارس المعلم یوم الھیاج والتلبیب
اے شخص تو نے مجھے اس کے غم کی خبر سنائی جس کی تلوار چمکتی تھی جو میدان کارزار کا معلم تھا
عصمة الناس والمعین علی الدھر وغیث الملھوف والمکروب
وہ لوگوں کی جائے پناہ اور مصائب دہر میں ان کی مدد کرنے والے وہ آفت رسیدوں اور مصیبت زدوں کی فریاد رسی کرنے والے تھے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ثَلٰثَةٌ بَرَزُوْا بِفَضْلِهِمْ نَضَّرَهُمْ رَبُّهُمْ اِذَا نُشِرُوْا
تین بزرگ فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے جبکہ ان کو پروردگار نے تر و تازہ کیا (یعنی جب وہ ظاہر ہوئے)
فَلَیْسَ مِنْ مُّؤْمِنٍ لَّهٗ بَصَرٌ یُنْكِرُ تَفْضِیْلَهُمْ اِذَا ذُكِرُوْا
پس کوئی ایسا مومن نہیں جس کو بصیرت ملی ہو کہ جب ان کے فضائل کا ذکر کیا جائے تو وہ ان کا انکار کرے۔
عَاشُوْا بِلَا فُرْقَةٍ ثَلٰثَتُهُمْ وَاجْتَمَعُوْا فِی الْمَمَاتِ اِذْ قُبِرُوْا
وہ تینوں زندگی میں بھی جدا نہیں ہوتے اور موت کے بعد قبر میں پھر اکٹھے ہو گئے

اخلاق فاروقی

امام ابن الاثیر جزری فرماتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تمام لوگوں پر عطا یا و بخشش فرماتے اور اپنے تئیں بیت المال کا اجیر سا خیال فرماتے اور اپنے نفس کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے جو کوئی امین قوی کو دیکھنا چاہے وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

Marfat.com

سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے ہم میں سے ان کی مثل کوئی بھی نہیں۔

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو قیامت تک آئندہ سلاطین کے لیے حجت بنایا ہے خدا کی قسم وہ دونوں سبقت لے گئے اور اپنے بعد والوں کو سخت مشکل میں چھوڑ گئے۔ ان کی یاد امت کو مغموم اور حکام کو مطعون کرتی ہے۔

سیدنا طلحہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ بخدا عمر (رضی اللہ عنہ) سے ہم اسلام لانے میں مقدم تھے اور ہجرت میں بھی لیکن وہ دنیا میں ہم سے زاہد تھے اور امور آخرت میں ہم سب سے زیادہ راغب تھے۔

ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی چادر میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا دیکھا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دونوں شانوں کے درمیان کرتے میں چار پیوند لگے ہوئے تھے۔ عتبہ بن ابی فرقد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا کھانا دیکھا۔ روٹی کے ساتھ زیتون تھا ایسا بدمزہ کہ میں ایک لقمہ نگل نہ سکا۔ میں نے کہا۔ امیر المومنین آپ کے پاس مائدہ نہیں ہے فرمایا۔ کیا اور سب مسلمانوں کے لیے ہو سکتا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا عتبہ تم پر افسوس ہے کیا میں دنیاوی زندگی میں لذیذ کھانا کھاؤں؟

ایام خلافت میں لوگوں کے گھر جا کر ان کا کاروبار کر آتے۔ رات کو گشت کر کے رعایا کی تکلیف و شکایات معلوم کیا کرتے۔

سیدنا ابن عمر کہتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کو غصہ آیا ہو اور کسی نے خدا کا ذکر کیا یا خوف خدا دلایا یا قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھ دی اور آپ کا غصہ فرو نہ ہوا[1]

---

[1] یہ تمام روایات اسد الغابہ سے ماخوذ ہیں۔

Marfat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ارشادات

۱۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اگر صبر و شکر دو سواریاں ہوتیں تو میں پرواہ نہ کرتا کہ کس پر سوار ہوں[1]

۲۔ فرمایا جو شخص راز چھپاتا ہے اس کا راز اس کے ہاتھ میں ہے۔

۳۔ فرمایا لوگوں کی فکر میں اپنے تئیں نہ بھول جاؤ۔

۴۔ مجھے سائل کے سوال سے اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

۵۔ دنیا تھوڑی سی لو تب آزادانہ بسر کر سکو گے۔

۶۔ آدمی کے نماز روزہ پر نہ جاؤ بلکہ اس کی درست معاملگی اور عقل کو دیکھو۔

۷۔ علم، عقل کی زیادتی پر موقوف نہیں۔

۸۔ اشعار عرب، بلند اخلاق، صحت لغات اور انساب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

۹۔ توبہ کی تکلیف سے گناہ کا ترک کر دینا زیادہ سہل ہے۔

۱۰۔ دولت سر اونچا کیے بغیر نہیں رہتی۔

۱۱۔ جو شخص برائی سے آگاہ نہیں وہ ضرور اس میں گرفتار ہوگا۔

۱۲۔ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو۔

۱۳۔ جو چیز پیچھے ہٹی پھر آگے نہیں بڑھتی۔

۱۴۔ کسی کی شہرت کا آوازہ سن کر دھوکا نہ کھاؤ[2]

۱۵۔ فرمایا۔ حکومت کے لیے ایسی شدت کی ضرورت ہے جس میں جبر نہ ہو اور ایسی نرمی کی جس میں سستی نہ ہو[3]

دعائیں

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعا تھی۔

---

[1] عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین لابن قیم رحمۃ اللہ علیہ [2] ماخوذ الفاروق علامہ شبلی مرحوم [3] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ۔

Marfat.com

(۱) اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِیْ مَعَ الْاَبْرَارِ وَلَا تُخَلِّفْنِیْ فِی الْاَشْرَارِ وَ اَلْحِقْنِیْ بِالْاَخْیَارِ۔

اے خدا مجھے نیکوکار لوگوں کے ساتھ وفات دے اور مجھے بُروں کے ساتھ نہ چھوڑ اور نیک بندوں کے ساتھ میرا الحاق فرما۔

(۲) اَللّٰهُمَّ كَبُرَتْ سِنِّیْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ وَانْتَشَرَتْ رَغْبَتِیْ فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مُضِیْعٍ وَّلَا مُفَرِّطٍ۔

الٰہی اب میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں اور میری قوت کمزور ہو گئی ہے اور رغبت میں انتشار ہو گیا ہے پس قبل اس کے میں ضائع ہوں یا میری عقل میں فتور آئے مجھے اپنی طرف کھینچ لے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ۔ ؎۱

یا اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں موت دیجیو۔

فضائل و مناقب

احادیث سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۔ وَلَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ ؎۲

تم سے پہلی اُمتوں میں محدث ہوا کرتے تھے سو میری اُمت میں اگر کوئی محدث ہے تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

۲۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

؎۱ مشکوٰۃ متفق علیہ عن ابی سعید خدری رض ؎۲ محدّث اسے کہتے ہیں جس سے فرشتے بات چیت کریں۔

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا لَقِیَكَ الشَّیْطٰنُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَیْرَ فَجِّكَ ؎۱

خدا کی قسم تمہارے راستہ میں شیطان ہرگز ہرگز نہ چلے گا بلکہ وہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔

۳۔ فرمایا۔

رَاَیْتُ قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَہٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعَلَیْكَ اَغَارُ ؎۲

میں نے جنت میں ایک محل دیکھا اس کے صحن میں ایک حسینہ عورت تھی میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا۔ پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور پر قربان میں اور آپ پر غیرت کروں۔

۴۔ فرمایا۔

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُ النَّاسَ یُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَیْھِمْ قُمُصٌ مِنْھَا مَا یَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْھَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ یَجُرُّہٗ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الدِّیْنُ ؎۳

میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے وہ قمیص پہنے ہوئے تھے ان میں سے بعض کی قمیصیں سینہ سے زیادہ لمبی ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے پیش ہوئے ان کی قمیص زمین تک جھکی ہوئی تھی پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ فرمایا "دین"۔

۵۔ فرمایا۔

؎۱ مشکوٰۃ متفق علیہ عن ابن ؎۲، ؎۳ مشکوٰۃ متفق علیہ

Marfat.com

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ
لَبَنٍ فَشَرِبْتُ لَاَرَی الرِّیَّ
یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ
اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ[1]

میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اسے پیا حتّٰی کہ اس کی تازگی میرے ناخنوں تک پہنچ گئی پھر میں نے اس کا بقیہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضور نے اس کی کیا تعبیر فرمائی۔ فرمایا "علم"

۶۔ فرمایا۔

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی
قَلِیْبٍ عَلَیْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ
مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا
ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا
ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِهٖ
ضَعْفٌ وَاللّٰهُ یَغْفِرُ لَهٗ ضَعْفَهٗ
ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا
ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا
مِنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ
حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ[2]

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چاہ پر کھڑا ہوں اس پر ایک ڈول پڑا ہے میں نے اس سے ڈول نکالے جتنے خدا کی منشاء تھی پھر وہ ڈول ابوبکر نے لے لیا پھر اس نے بھی اس سے ایک یا دو ڈول آہستہ آہستہ نکالے۔ خدا نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کمزوری کو معاف کر دیا۔ پھر وہ ڈول بڑا چرسا بن گیا اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اسے جا تھاما۔ میں نے کوئی ایسا عجیب شخص نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح چرسا کھینچتا ہو حتّٰی کہ اس نے سب ہی کو سیراب کر دیا۔

۱؎ مشکوٰۃ متفق علیہ ۲؎ مشکوٰۃ متفق علیہ عن ابی ہریرۃ رض

Marfat.com

آثارِ صحابہ و تابعین رضؓ

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے :

مَا عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ رَجُلٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ عُمَرَ۔ روئے زمین پر مجھے عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی شخص پیارا نہیں ۔

سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ صالحین کا ذکر کیا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کو نہ بھولو کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ بولتا ہے ۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے اگر دنیا کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں اور عمر رضی اللہ عنہ کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی ہوگا۔

سیّدنا حذیفہؓ کا قول ہے کہ دنیا بھر کا علم عمر رضی اللہ عنہ کی گود میں پڑا ہے ۔ نیز انہیں کا قول ہے میں سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے راہِ خدا میں ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کی ہو۔

سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے ۔

مُلِئَ عَزْمًا وَّحَزْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجْدَۃً (عمر فاروق رضی اللہ عنہ) پختگی رائے زیرکی اور علم و دلیری سے پُر ہیں ۔

سیّدنا عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ضرور یاد کیا کرو کیونکہ وہ ہم میں سب سے زیادہ عالم و فقیہ ہیں ۔

مجاہدؒ کا قول ہے کہ اکثر یہ چرچا رہا کرتا کہ خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ میں شیاطین قید تھے اور آپ کے انتقال کے بعد آزاد ہو گئے[1]

---

[1] ماخوذ از تاریخ الخلفاء سیوطیؒ

Marfat.com

جامع مناقب شیخین رضؓ

احادیث

شیخین کے ایمان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتماد

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحَرَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهٖ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ[1]

ایک شخص بیل ہانکے جا رہا تھا اس پر کچھ سامان لادے ہوئے تھا۔ وہ بیل بولا میں اس لیے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ ہمیں کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس پر کسی نے کہا سبحان اللہ بیل نے کلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں، ابوبکر و عمر اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے وقت شیخین موجود بھی نہ تھے۔

۲۔ فرمایا۔

بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهٗ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ

ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا۔ بھیڑیے نے بکریوں پر حملہ کیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور اسے پا لیا۔ اس پر بھیڑیے نے کہا یوم السبع کو کون ہوگا اس دن بکریوں کا کوئی چرواہا نہ ہوگا سوائے میرے لوگوں نے کہا سبحان

---

[1] مشکوٰۃ بحوالہ صحیحین

لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَاهُمَا ثَمَّ لے

اللہ بھیڑیئے نے کلام کیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اس بات پر میں اور ابوبکر و عمرؓ ایمان رکھتے ہیں۔

سیّدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوَاكِبَ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمَا وَاَنْعُمَا ٢

بے شک اہل جنّت عالی درجہ لوگوں کو ایسے ہی دیکھیں گے جیسا کہ تم افق آسمان پر ستاروں کو چمکتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اور بیشک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان میں سے ہیں اور وہ دونوں ہی صاحب منزلت ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ فَقُلْتُ اَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ ٣

ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا سر میری گود میں تھا تو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں جتنی بھی ہوں گی فرمایا ہاں عمر (رضی اللہ عنہٗ) کی۔ میں نے عرض کی ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کی نیکیاں کہاں گئیں فرمایا عمر (رضی اللہ عنہٗ) کی تمام نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ عنہٗ) کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

۱؎ مشکوٰۃ متفق علیہ باب مناقب ابوبکر و عمرؓ ۲؎ مشکوٰۃ باب ابی بکر و عمرؓ بحوالہ شرح السنۃ ۳؎ مشکوٰۃ باب مناقب ابی بکر و عمرؓ بحوالہ رزین۔

Marfat.com

اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ[1] — میرے بعد ان دو شخصوں کا اقتدا کرنا، ابوبکر کا اور عمر کا (رضی اللہ عنہما)

آثارِ صحابہؓ

سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے۔

خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ۔ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں کسی مومن کے دل میں میری محبّت کے ساتھ ان کا بغض جمع نہیں ہو سکتا۔

سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا قول ہے:

اَمَّا اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ یُرِدِ الدُّنْیَا وَلَمْ تُرِدْہُ وَاَمَّا عُمَرُ فَاَرَادَتْہُ الدُّنْیَا وَلَمْ یُرِدْھَا۔ — ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہ دنیا کو چاہا اور نہ دنیا کو ان کی خواہش ہوئی عمر رضی اللہ عنہ کی طلب دنیا نے تو کی مگر انہوں نے کبھی دنیا کی طلب نہیں کی۔

اقوالِ تابعین

امام سفیان ثوری کا قول ہے۔

مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ اَحَقُّ بِالْوِلَایَۃِ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَدْ خَطَّأَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ۔ — جس نے یہ گمان کیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے علی کرم اللہ وجہہ سے زیادہ حق دارِ خلافت تھے تو بیشک اس نے ابوبکرؓ و عمرؓ اور مہاجرین و انصار سب کو خطا وار ٹھہرایا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول ہے:

اَنَا بَرِیْءٌ مِّمَّنْ ذَکَرَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ — میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو نیکی سے یاد نہ کرے۔

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطی رحمۃ اللہ علیہ درواہ الترمذی کذا فی الشکوٰۃ باب مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ ص ۵۶۰

Marfat.com

امام شریک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

لَيْسَ يُقَدِّمُ عَلِيًّا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ[1]

کوئی نیک شخص علیؓ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر مقدم نہ کرے گا۔

---

[1] یہ تمام اقوال تاریخ الخلفاء سیوطیؒ سے منقول ہیں۔

Marfat.com

سیّدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ

نام و نسب سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے والد عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس اور والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس ہیں۔ عبد شمس، عبد مناف کے فرزند ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے دادا عبد المطلب کے والد ہیں۔ سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی نانی ام بیضا بنت عبد المطلب ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی حقیقی پھوپھی ہیں۔

سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمرو ہے۔ ذوالنورین لقب اور امیر المومنین خطاب تھا۔

شخصیّت عشرہ مبشرہ کے نامور رکن، تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ ان کی خلافت خلیفہ پیشرو کی نامزدگی، عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ کے انتخاب اور جملہ مہاجرین و انصار کے اتفاقِ کلی کی پیش کردہ خلعت تھی۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے معتمد دوستوں میں سے تھے۔ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کی دعوت سے اسلام لائے اور قبولیّت اسلام میں یہ چوتھے مسلمان ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی لڑکی سیّدہ رقیّہ کا نکاح ان سے کر دیا تھا۔ ان کے بطن سے سیّدنا عبداللہ بن عثمان پیدا ہوئے۔ سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان کا نکاح اپنی دوسری صاحبزادی سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے فرما دیا تھا۔

حالات دو بار ہجرت حبشہ کی۔ پھر حبشہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ ہوئے ۱۲ سال تک امور خلافت انجام دیتے رہے۔ ایام تشریق ۳۵ھ ہجری میں بعمر ۸۲ سال باغیان مصر کے ظالم ہاتھوں سے شہید ہوئے۔ بعض نے آپ کی عمر ۸۶ سال اور بعض نے ۹۰ سال بھی بیان کی ہے۔

Marfat.com

خدمت [illegible]

سے [illegible]

میں اسلحہ [illegible]

مسلمانوں [illegible]

اس معرکہ [illegible]

لگے۔ [illegible]

شجاعت [illegible]

مقرر کیں۔ [illegible]

جمع ہوئی [illegible]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ [illegible]

بازوں اور [illegible]

تھا۔ یہ تمام [illegible]

سب سے اول ہجرت بھی آپ ہی نے فرمائی

جنگ بدر کے موقع [illegible] بیعت الرضوان آپ ہی کے لیے [illegible] جنگ خیبر [illegible] آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیمپ افسر مقرر فرمایا تھا [illegible] جنگ [illegible] غطفان کے لشکروں کو باہم ملنے نہ دیں اور ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھیں۔ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تدبیر و کارروائی سے غطفان وغیرہ کا لشکر یہود کی مدد کو نہ پہنچ سکے۔ جہاد بالمال میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سب صحابہ سے پیش پیش رہتے تھے اور مدینہ میں بیر رومہ کا نصف بارہ ہزار میں اور پھر باقی نصف آٹھ ہزار میں خرید کر مسلمانوں کے لیے آپ نے وقف کر دیا تھا۔ غزوہ تبوک میں ایک ہزار اونٹ اور ستر گھوڑے

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد دوم حاشیہ صفحہ ۹۹ بحوالہ الاستیعاب

مع ساز و سامان دیئے تھے۔ نقد چندہ اس کے علاوہ تھا۔ [1]

محاصرہ جب باغیوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مکان کا محاصرہ کر لیا تو سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے محاصرین سے فرمایا:

عبداللہ بن سلام کی تقریر

لَا تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَا يَقْتُلُهُ رَجُلٌ مِّنْكُمْ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ اَجْذَمَ لَا يَدَلَهُ وَاِنَّ سَيْفَ اللّٰهِ لَمْ يَزَلْ مَغْمُوْرًا وَاِنَّكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَيَسُلَّنَّهُ اللّٰهُ ثُمَّ لَا يُغْمِدُهُ عَنْكُمْ اَبَدًا وَمَا قُتِلَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا قُتِلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَلَا خَلِيْفَةٌ اِلَّا قُتِلَ بِهٖ خَمْسَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ اَلْفًا قَبْلَ اَنْ يَجْتَمِعُوْا [1]

لوگو تم عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو۔ تم میں سے جو کوئی شخص ان کو قتل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔ اللہ کی تلوار اب تک نیام میں ہے۔ لیکن اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو خدا کی قسم وہ تلوار کو میان سے کھینچے گا۔ پھر وہ قیامت تک میان میں نہ جائے گی لوگو! جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو ستر ہزار مردم کو قتل کیا جاتا ہے اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو پینتیس ہزار جانوں کو قتل کیا جاتا ہے۔ تب وہ قوم پھر جمع ہوتی ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی تقریر

باغیوں نے جب سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنے مطالبات سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کے لیے مجبور کیا اس وقت جناب مرتضیٰ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اس طرح تقریر فرمائی۔

وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا اَقُوْلُ لَكَ مَا — بخدا میں نہیں جانتا کہ آپ سے کیا کہوں

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد دوم حاشیہ ص ۹۹ بحوالہ الاستیعاب [2] تاریخ الخلفاء سیوطی۔

اَعْرِفُ شَيْئًا تَجْهَلُهٗ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نَعْلَمُ مَا سَبَقْنٰكَ بِشَيْءٍ فَنُخْبِرَكَ عَنْهُ وَلَا خَلَوْنَا بِشَيْءٍ فَنُبَلِّغَكَ هُوَ وَقَدْ رَاَيْتَ كَمَا رَاَيْنَا وَسَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا صَحِبْنَا وَمَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَا ابْنُ الْخَطَّابِ اَوْلٰى بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ وَاَنْتَ اَقْرَبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشِيْجَةَ رَحِمٍ مِنْهُمَا وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهٖ مَا لَمْ يَنَالَا[1]

میں کوئی ایسی بات نہیں جانتا جس کی آپ کو خبر نہ ہو۔ میں کوئی امر ایسا نہیں بتلا سکتا جس سے آپ واقف نہ ہوں۔ جتنا علم آپ کو ہے۔ اتنا ہی ہم کو ہے ہم کو آپ پر کسی شے میں سبقت نہیں جس کی خبر آپ کو دے سکیں ہم نے آپ سے علیحدہ کچھ نہیں سیکھا جس کی اب تبلیغ کر سکیں جو کچھ ہم نے دیکھا وہ آپ نے دیکھا جو ہم نے سنا وہ آپ نے سنا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے جیسا کہ ہم رہے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہٗ بھی عملِ حق میں آپ سے اولیٰ نہ تھے۔ آپ ان دونوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابتداری رکھتے ہیں آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہونے کی عزت حاصل ہے جو ان دونوں کو نہ تھی۔

ابو ثور جہنی کی ملاقات اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تقریر

انہی ایام میں ایک روز ابو ثور الجہنی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہٗ کی ملاقات کو گئے۔ امیر المومنین نے فرمایا میں نے دس باتیں اللہ کے ہاں امانت رکھی ہیں:

۱۔ میں چوتھا مسلمان ہوں۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دیا۔ پھر دوسری میرے نکاح میں دے دی۔

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد دوم حاشیہ ص ۱۰۰ بحوالہ نہج البلاغۃ ص ۱۳۵ مطبوعہ دارالسلطنت تبریز ۱۲۶۷ ہجری۔

۳۔ میں نے کبھی راگ نہیں گایا۔
۴۔ میں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی۔
۵۔ جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اپنا دایاں ہاتھ شرمگاہ کو نہیں لگایا۔
۶۔ میں ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتا ہوں۔
۷۔ اگر کسی جمعہ کو میرے پاس غلام نہیں ہوا تو اس کی قضا ادا کی۔
۸۔ کبھی زمانۂ جاہلیت یا اسلام میں چوری نہیں کی۔
۹۔ کبھی زمانۂ جاہلیت یا اسلام میں زنا نہیں کیا۔
۱۰۔ اور میں نے قرآن شریف کو عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق جمع کیا۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ کی ملاقات اور انکا مشورہ اور امیرالمومنین رض کا جواب

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایام محاصرہ میں ایک دن آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کی کہ افسوس آپ پر خلیفہ ہو کر یہ مصیبت آئی ہوئی ہے۔ اب میں کچھ باتیں کہتا ہوں۔ آپ ان میں سے ایک بات کیجیئے۔ (۱) باغی لوگوں سے قتال کیجئے۔ آپ کے مددگار بہت ہیں۔ آپ حق پر ہیں اور آپ کے مخالفین باطل پر ہیں (۲) نہیں تو کسی دروازہ سے نکل کر مکہ معظمہ کی راہ لیجیئے وہاں آپ کو بوجہ حرم لوگ کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے (۳) ورنہ شام کو تشریف لے جائیے وہاں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں وہ آپ کی مدد کریں گے۔

امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لڑائی کے لیے نہ نکلوں گا۔ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ میں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر مسلمانوں کا کشت و خون کراؤں مکہ معظمہ جانا بھی مجھے پسند نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

يُلْحِدُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ — قریش کا ایک شخص مکہ معظمہ میں فساد برپا
يَكُوْنُ عَلَيْهِ نِصْفُ عَذَابِ الْعَالَمِ — کرے گا اس پر نصف عالم کا عذاب ہوگا۔

Marfat.com

فَلَنْ اَکُوْنَ اَنَا۔ پس میں اس کا مورد بننا نہیں چاہتا۔
اور میں شام بھی جانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ میں اپنے دار الہجرت اور ہمسائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت نہ کروں گا۔

ثمامہ بن حزن القشیری سے روایت ہے امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایام محاصرہ میں ایک روز چھت پر چڑھے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا ان دونوں آدمیوں کو میرے سامنے لاؤ جو تم کو مجھ پر چڑھا کر لائے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں حاضر کیئے گئے معلوم ہوتا تھا کہ دو اونٹ ہیں یا دو گدھے۔ آپ نے ان سے اس طرح تقریر فرمائی۔

١۔ اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَیْسَ بِهَا مَاءٌ یُسْتَعْذَبُ غَیْرَ بِیْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِیْ بِیْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَیْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنَ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰی اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ۔	میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں سوائے بیر رومہ کے پینے کے لیے میٹھا پانی نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کنوئیں کو خرید کر وقف کر دے اور اپنے ڈول کو جملہ مسلمانوں کے ڈول کا سا سمجھے اس کا بدلہ جنت سے جن لیا جائے گا۔ چنانچہ میں نے اسے اپنے مال سے خرید کیا آج تم لوگ مجھے اس کنوئیں کا پانی پینے سے روکتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا بجا درست ہے۔

پھر فرمایا:

٢۔ اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ	میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ نمازیوں کے لیے مسجد تنگ

Marfat.com

بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
يَّشْتَرِىْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ
فَيَزِيْدُهَا فِى الْمَسْجِدِ
بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِى الْجَنَّةِ
فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِىْ
وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنَ فِى الْيَوْمِ
اَنْ اُصَلِّىَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا
اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ ۔

تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو فلاں کی زمین کو خرید کر مسجد کو بڑھا دے اس کو جنّت میں چن کر بدلہ دیا جائے گا سو میں نے اصل مال سے اس زمین کو خرید کیا۔ آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا بخدا درست ہے پھر فرمایا۔

۳ - اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اِنِّىْ جَهَّزْتُ
جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِىْ قَالُوْا
اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ ۔

میں تمہیں اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو۔ میں جیش عسرۃ (تبوک) کا سامان اپنے مال سے تیار کیا تھا جواب ملا بخدا سچ ہے۔

پھر فرمایا :

۴ - اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى
ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَ
عُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ
حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ
بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ فَقَالَ
اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِىٌّ
وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوْا

میں تم کو اللہ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں کوہ ثبیر پر تشریف فرما تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں اور ابوبکر اور عمر تھے۔ پہاڑ خوشی سے ہلنے لگا اور اس پر سے پتھر گرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا ثبیر ٹھہر جاؤ کیونکہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ باغیوں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ نَعَمْ قَالَ
۵ - اَللّٰہُ اَکْبَرُ شَھِدُوْا لِیْ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ اِنِّیْ شَہِیْدٌ ثَلَاثًا[1]

نے پھر وہی جواب دیا۔ ہاں بخدا ٹھیک ہے۔ اس پر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا میرے لیے شہادت ادا کر دی اور اب بخدا میں شہید ہوں۔ تین بار اسی جملہ کو دہرایا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عثمان رض ہدایت پر ہوں گے

ابی الاشعث الصنعانی سے

روایت ہے کہ ملک شام میں خطیب خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی تھے پھر ایک شخص کھڑے ہوئے جن کو مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا اور ان کا قریب ہونا بیان فرمایا۔ پھر ادھر سے ایک شخص منہ پر کپڑا اوڑھے گزرا۔ فرمایا "اس دن یہ ہدایت پر ہوگا" میں نے اٹھ کر ان کو دیکھا تو وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے میں نے ان کا چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر کے عرض کی یہی ہیں۔ فرمایا ہاں یہی ہیں[2]

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی چند صحابہ سے گفتگو اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا قصہ

ایام محاصرہ میں ایک دن امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ سے جن میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ کہا میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں مجھے اس کا صحیح صحیح جواب دیجیئے گا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ابواب المناقب سنن ترمذی کذا فی المشکوٰۃ باب مناقب عثمان ص ۵۶۱

[2] سنن ترمذی کذا فی المشکوٰۃ باب مناقب عثمان ص ۵۶۲

Marfat.com

تمام قبائل سے قریش کو بزرگ خیال فرمایا کرتے تھے اور تمام قریش میں سے بنی ہاشم کو۔

پھر فرمایا۔ اگر جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوتیں تو میں بنی امیہ کو دے دیتا تاکہ وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں۔ سب نے اس تقریر کو خاموشی سے سُنا پھر طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو بلوایا۔ اور فرمایا۔ کیا میں آپ سے عمار کی بابت بیان کروں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحائے مکہ میں ٹہلتے ہوئے تشریف لا رہے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمار کے والد کے پاس سے گزرے ان دونوں کو کفار سخت عذاب دے رہے تھے۔ عمار کے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری ہمیشہ یہی حالت رہتی ہے فرمایا، صبر کرو۔ پھر ان کے لیے دعا فرمائی۔

محاصرہ کے دنوں میں آپ نے بیس غلام فی سبیل اللہ آزاد کیے۔

شہادت

یوم شہادت کو آپ نے پاجامہ منگوا کر پہنا۔ اس سے پیشتر زمانہ جاہلیت و اسلام میں کبھی نہیں پہنا تھا۔ پھر کہا۔ میں نے آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی معیت میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرما رہے ہیں صبر کرو تم شام کو روزہ ہمارے پاس افطار کرو گے۔

اس کے بعد آپ نے تلاوتِ قرآن مجید شروع کر دی اور بحالت تلاوت ہی شہید کیے گئے۔ خون کے قطرے آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ پر گرے۔

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تدفین کی خدمات انجام دیں اور تاریکئ شب میں ذوالنورین کو جنت البقیع کی آغوش میں لٹا دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ [1]

شہادت پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد

---

[1] اسد الغابہ ذکر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ،

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب امیر المومنین کی شہادت کی خبر سُنی تو فرمایا :

لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَاَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ [1]

تحقیق انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے حالانکہ وہ سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے اور پروردگار کا خوف کھانے والے تھے ۔

سیّدنا مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد

سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو جب لوگوں نے آکر امیر المومنین سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت سنائی تو فرمایا :

تَبًّا لَّكُمْ اٰخِرَ الدَّهْرِ [2]

اب تم پر ہمیشہ تباہی رہے گی ۔

جناب امیر رضی اللہ عنہ کی ایک اور تقریر

قیس بن عبادہ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں میں نے ایک روز سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سُنا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِیْ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ وَاَنْكَرْتُ نَفْسِیْ وَجَاءُوْنِیْ لِلْبَيْعَةِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰهِ قَوْمًا قَتَلُوْا عُثْمَانَ وَاِنِّیْ لَاَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ وَعُثْمَانُ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ فَانْصَرَفُوْا فَلَمَّا رَجَعَ

الٰہی میں تیری جناب میں خون عثمان سے اپنی بریّت کا اظہار کرتا ہوں ۔ تحقیق عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن میرے ہوش اُڑ گئے تھے اور میں نے اسے بُرا جانا اور میرے پاس لوگ بیعت کرنے آئے تو میں نے کہا خدا کی قسم مجھے تو شرم آتی ہے کہ ایسی قوم سے بیعت لوں جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا اور ایسی حالت میں کہ

---

[1] ابواب المناقب سنن ترمذی مترجمہ نواب وحید الزمان غفر اللہ لہٗ

[2] رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۹۹ بحوالہ استیعاب ۔

Marfat.com

النَّاسُ فَسَأَلُونِي الْبَيْعَةَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا أُقْدِمُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيمَةٌ فَبَايَعْتُ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتّٰى تَرْضٰى۔

عثمان رضی اللہ عنہ دفن بھی نہ ہوئے ہوں اس کے بعد لوگ چلے گئے۔ پس جب وہ پھر لوٹ کر آئے اور پھر مجھ سے بیعت کا سوال کیا۔ میں نے کہا الٰہی! ابھی میں اس کام پر جرأت کرنے سے ڈرتا ہوں پھر لوگ بضد ہو کر آئے تو میں نے بیعت لے لی۔ انہوں نے مجھے یا امیر المومنین کہا انہوں نے کہا تو سہی مگر اس خطاب نے میرے دل کو چاک کر دیا اور میں نے کہا خدایا کچھ بھی ہو تو عثمان رضی اللہ عنہ کو مجھ سے راضی کر دے[۱]

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اللہ کی تلوار میان میں تھی۔ لیکن آپ کی شہادت کے بعد میان سے ایسی نکلی کہ اب قیامت تک برہنہ ہی رہے گی۔

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اسلام حصن حصین میں تھا مگر قتل عثمان رضی اللہ عنہ سے اس میں ایسا رخنہ پڑ گیا کہ اب قیامت تک بند نہ ہوگا۔ ان کے قتل سے خلافت مدینہ سے ایسی نکلی کہ اب واپس نہ آئے گی[۲]

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد فرشتوں نے میدان جنگ میں مسلمانوں کی اعانت ترک کر دی[۳]

قاسم بن امیہ نے آپ کی شہادت پر ایک ہی شعر میں مرثیہ کہہ دیا ہے ؎

لَعَمْرِي لَبِئْسَ الذِّبْحُ ضَحَّيْتُمْ بِهِ خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ يَوْمَ أَضَاحِيَا

لوگو! خدا کی قسم تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قربانی کے دن میں بہت بری قربانی کی ہے۔

---

[۱] [۲] [۳] تاریخ الخلفاء سیوطی رح۔

Marfat.com

شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر خاص سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار یہ ہیں۔

یا قاتل اللہ قوماً کان امرھم   قتل الامام الزکی الطیب الردن

خدا اس قوم کو تباہ کرے جس نے پاک طیب برگزیدہ امام کو قتل کیا۔

ما قتلوہ علی ذنب الم بہ   الا الذی نطقوا زوراً ولم یکن[1]

وہ کسی گناہ کی آلودگی سے قتل نہیں کیا گیا بلکہ لوگوں نے ان کے خلاف خود جھوٹی باتیں بنائیں جن کی کوئی اصل نہ تھی۔

ملک الشعراء دربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من سرہ الموت صرفاً لا مزاج لہ   فلیأت مأدبۃً فی دار عثمانا

جو خالص موت دیکھنے کا آرزو مند ہو کر اس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہو اس کو چاہیے کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر جائے۔

ضحوا باشمط عنوان السجود بہ   یقطع اللیل تسبیحاً وقرآناً

لوگوں نے اس شخص کو ذبح کر ڈالا جس کی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے اور تمام شب نماز اور تلاوتِ قرآن میں گزار دیا کرتا تھا۔

صبراً فدیً لکم امی وما ولدت   قد ینفع الصبر فی المکروہ احیاناً

مسلمانو! صبر کرو تم پر میری ماں اور بھائی فدا ہوں، بیشک مصیبت کے وقت صبر نفع بخشتا ہے۔

لتسمعن وشیکاً فی دیارھم   اللہ اکبر یا ثارات عثمانا[2]

تم ضرور ان کے شہروں میں تاخت و تاراج کی خبر سنو گے اور اللہ اکبر کے ساتھ انتقام کے نعرے سنو گے۔

امام الشعبی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر

---

[1] رحمۃ للعالمین جلد دوم حاشیہ ص ۱۰۱ بحوالہ نہج البلاغۃ چھاپہ دار السلطنت تبریز ۱۲۶۷ ہجری۔

[2] اسد الغابہ ذکر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔

کعب بن مالکؓ کی نظم سے بہتر میں نے کسی کے اشعار نہیں سُنے وہ فرماتے ہیں۔

فَكَفَّ يَدَيْهِ ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ وَاَيْقَنَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِغَافِلٖ[1]

اس نے اپنا ہاتھ روک کر دروازہ بند کرلیا اور یقین کرلیا کہ خدا غافل نہیں ہے۔

وَقَالَ لِاَهْلِ دَارٍ لَا تَقْتُلُوْهُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْ كُلِّ امْرِئٍ لَمْ يُقَاتِلٖ[1]

انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہدیا کہ دشمنوں کو قتل نہ کرو خدا اس کو معاف کرے گا جو مسلمان کو قتل نہیں کرتا۔

فَكَيْفَ رَاَيْتَ اللّٰهَ صَبَّ عَلَيْهِمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ بَعْدَ التَّوَاصُلٖ[1]

پھر تم نے دیکھ لیا کہ خدا نے ان پر کیسی مصیبت نازل کی یعنی باہمی الفت کے بعد باہمی بغض و عداوت میں مبتلا ہو گئے۔

فَكَيْفَ رَاَيْتَ الْخَيْرَ اَدْبَرَ بَعْدَهٗ عَنِ النَّاسِ اِدْبَارَ الرِّيَاحِ الْجَوَافِلٖ[1]

تونے دیکھ لیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد بھلائی لوگوں سے کیونکر پیٹھ پھیر کر چل دی گویا آندھی تھی کہ آئی اور نکل گئی۔

شمائل و اخلاق

حلیہ و شبیہ آپ میانہ قد اور خوبصورت تھے۔ ڈاڑھی کے بال گھنے تھے۔ رنگ میں سرخی بہت جھلکتی تھی۔ دونوں شانوں میں بہت فاصلہ تھا۔ پنڈلیاں بھری ہوئی ہاتھ لانبے اور ان پر بال تھے۔ سر کے بال گھنگریالے اور کنپٹی سے نیچے تک تھے۔ دانت بہت خوشنما اور سونے کی تار سے بندھے ہوئے، بالوں میں زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔

موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے۔

كَانَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ اَجْمَلَ النَّاسِ[2]

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تمام لوگوں میں بڑھ کر جمیل تھے۔

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ ۔ [2] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ۔

Marfat.com

عبداللہ بن مازنی کا قول ہے۔

رَاَیْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَمَا رَاَیْتُ قَطُّ ذَکَرًا وَّلَا اُنْثٰی اَحْسَنَ وَجْهًا مِنْهُ۔

میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے میں نے کسی مرد یا عورت کو ان سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ مشابہ ہیں۔

صفات وعادات

عبدالرحمن بن حاطب کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرۂ مبارک پر حدیث بیان کرتے ہوئے ہیبت وعظمت چھاجاتی تھی، منکسر المزاج، متواضع اور زاہد۔ سخاوت میں مشہور تھے۔ نرم خو، صابر اور مستقل مزاج۔ اپنا کام خود کرلیا کرتے تھے ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کرتے۔

قبل اسلام بھی قریش میں صاحب ثروت، وجیہہ اور سخی مشہور تھے۔ جاہلیت ہی میں اپنے نفس پر شراب حرام کرلی تھی اور زنا، چوری سے بھی نفور تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ رقیہ وسیدہ امّ کلثوم رضی اللہ عنہما کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے ان سے ہمیشہ خوش رہے۔ اکثر اوقات میں آپ نے کتابت وحی بھی کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اوّل اوّل آپ ہی نے حیس بنایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اور آپ کے حق میں دعا فرمائی۔

قوی الحفظ تھے۔ طہارت کا بہت خیال رکھتے۔ صائم الدھر اور قائم اللیل تھے۔ رات کے ابتدائی حصہ میں آرام فرمالیتے تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مدینہ میں قحط پڑا آپ کے ہاں ایک دن ملک شام سے ایک ہزار اونٹ اناج کے آئے۔ تجار آکر دس دس، پندرہ پندرہ گنا قیمت دینے لگے فرمایا مجھے اس سے زیادہ ملتا ہے۔ عرض کیا کون دیتا ہے؟ فرمایا یہ سب فقرائے مدینہ پر صدقہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سات سو گنا دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے اسی شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

مجھے زیارت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سُرخ گھوڑے پر سوار ہیں دست مبارک میں ایک نورانی چھڑی ہے اور نعلین کے تسمے بھی نور کے ہیں۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی زیارت کا بہت شوق تھا فرمایا میں عثمان رضی اللہ عنہ کی شادی میں جا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک حور سے ان کی شادی کر دی ہے۔ انہوں نے فی سبیل اللہ ایک ہزار اونٹ صدقہ دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ان سے قبول کر لیئے ہیں۔

امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ حج و عمرہ بھی بکثرت کرتے تھے۔ اکثر آپ ایک عمرہ سے آتے اور پھر واپسی کے لیے سوار ہو جاتے۔ اقارب سے صلہ رحم بہت فرماتے اور صلہ رحمی میں اپنے ہمسروں سے ممتاز تھے۔

حافظ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اکثر روزہ سے رہتے اور بحالت روزہ ہی شہید ہوئے۔ تلاوتِ قرآن اور عبادت بہت کیا کرتے تھے۔ پیشانی پر کثرتِ سجود سے نشان پڑ گئے تھے۔ تہجّد کے وقت خود وضو کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ایک دن کسی نے کہا۔ آپ خدام کو کیوں نہیں حکم فرمایا کرتے۔ فرمایا کیا رات ان کے آرام کے لیے نہیں بنائی گئی؟ ؎۱

اقوال

۱۔ آپ کا قول ہے غمِ دنیا ایک تاریکی ہے اور غمِ آخرت دل میں ایک نور ہے

۲۔ فرمایا تارک دنیا خدا کا، تارک گناہ فرشتوں کا اور تارک طمع مسلمانوں کا محبوب ہوتا ہے۔

۳۔ فرمایا چار چیزیں بیکار ہیں (۱) وہ علم جو بے عمل ہو (۲) وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے (۳) وہ زہد جس سے دنیا حاصل کی جائے (۴) وہ لمبی عمر جس میں سامانِ آخرت کچھ تیار نہ کیا جائے۔

؎۱ ابواب المناقب سنن ترمذی حصّہ دوم مترجمہ نواب وحید الزمان صاحب غفرلہٗ

Marfat.com

۴۔ فرمایا مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں (۱) بھوکوں کو کھانا کھلانا (۲) ننگوں کو کپڑا پہنانا (۳) قرآن مجید خود پڑھنا اوروں کو پڑھانا۔

۵۔ فرمایا بظاہر چار باتوں میں ایک خوبی ہے مگر حقیقت میں چاروں کی تہہ میں چار ضروری امر بھی ہیں (۱) نیکوکاروں سے ملنا ایک خوبی ہے مگر ان کا اتباع کرنا ایک ضروری امر ہے (۲) تلاوت قرآن مجید ایک خوبی ہے مگر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (۳) مریض کی عیادت ایک خوبی ہے مگر اس کی وصیت کرانا ایک ضروری امر ہے (۴) زیارت قبور ایک خوبی ہے مگر وہاں کی تیاری کرنا ایک ضروری امر ہے۔

۶۔ فرمایا مجھے چار باتوں میں عبادتِ الٰہی کا مزہ آتا ہے (۱) فرائض کی ادائیگی میں (۲) حرام اشیاء سے پرہیز کرنے میں (۳) امید اجر پر نیک کام کرنے میں (۴) اور خوفِ خدا سے برائیوں سے بچنے میں۔

۷۔ فرمایا متقی کی پانچ علامات ہیں۔ ایسے شخص کی صحبت میں رہنا جس سے دین کی اصلاح ہو۔ شرمگاہ اور زبان کو قابو میں رکھنا۔ مسرتِ دنیا کو وبال خیال کرنا۔ شبہات کے خوف سے حلال سے بھی پرہیز کرنا۔ پس ایک میں ہی ہلاکت میں پڑا ہوں۔

۸۔ فرمایا یہ چیزیں بہت بیکار ہیں۔ وہ عالم جس سے کوئی سوال نہ کرے۔ وہ عمدہ عقل جس سے کچھ حاصل نہ کیا جائے۔ بیکار اور مستعمل ہتھیار۔ ویران مسجد۔ وہ قرآن جس پر تلاوت نہ کی جائے۔ وہ مال جو خرچ نہ کیا جائے۔ وہ گھوڑا جس پر سواری نہ کی جائے۔ علمِ زہد جو طالبِ دنیا کے پیٹ میں ہے۔ وہ عمر دراز جس میں توشۂ آخرت تیار نہ کیا جائے [۱]

نقشِ خاتم آپ کی انگوٹھی پر نقش تھا: اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی [۲]

مرویات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ۱۴۶۔ احادیث روایت کی گئی

---

[۱] منبہات ابنِ حجر عسقلانی [۲] سیوطی ج۔

Marfat.com

ہیں۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے۔ ہم تبرکاً دو تین احادیث نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَہٗ حِیْنَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ۔ [1]

جو میری طرح وضو کرے (یعنی جس طرح میں نے کیا ہے) پھر اُٹھ کر دو رکعت پڑھے کہ اس اثناء میں اس کے دل میں کوئی بیہودہ خیال نہ آئے اس کے تمام گناہوں کی بخشش ہے جو اس وقت سے پہلے ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب تین تین بار ہر ایک عضو کو دھویا تھا۔

۲۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّی الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ ۔ [2]

جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی۔ گویا اس نے نصف رات تک عبادت کی اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کرلی گویا اس نے تمام شب عبادت کی۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ [3]

جو شخص یہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر وہ مر گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فضائل و مناقب

احادیث | سیدنا ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

---

[1] مشارق الانوار بحوالہ صحیحین [2] مشارق الانوار بحوالہ صحیح مسلم۔
[3] مشارق الانوار بحوالہ صحیح مسلم۔ کذافی المشکوٰۃ کتاب الایمان۔

Marfat.com

اِنْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا
لِّلْاَنْصَارِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَقَالَ
لِيْ يَا اَبَا مُوْسٰى اَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ
فَلَا يَدْخُلَنَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ
فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ
يَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لِيْ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ
فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
فَقَالَ عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ
لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَآءَ رَجُلٌ
اٰخَرُ وَدَخَلَ فَبَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ
فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ
يَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى يُصِيْبُهٗ [1]

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ قضائے حاجت کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا ابا موسیٰ تم دروازہ پر ٹھہرو کوئی ایک شخص بھی میرے پاس بغیر اجازت داخل نہ ہو۔ اتنے میں ایک شخص نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا کون ہے؟ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ عنہ اجازت چاہتے ہیں فرمایا ان کو اجازت اور جنت کی بشارت دو۔ پھر ایک دوسرے آدمی نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے؟ کہا عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرؓ اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت دو میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا وہ داخل ہوئے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک اور شخص آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا کون؟ کہا عثمانؓ۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت دو

---

[1] سنن ترمذی کذا فی المشکوٰۃ ص ۵۶۳

Marfat.com

مع بلوہ کے جو اُن پر کیا جائے گا۔

صحیحین کی ایک دوسری روایت میں ہے:

فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔	کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی خبر دی تو انہوں نے پہلے الحمد للہ کہا اور پھر کہا اللہ المستعان خدا میرا مددگار ہوگا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرٌ مِنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ[1]	جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرضوان کا حکم فرمایا اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر گئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمان رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول کے کام میں لگا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا یعنی عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے لیئے خود ان کے ہاتھوں سے بہتر تھا۔

ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح لیٹے رہے وہ بات کر کے لوٹ گئے۔ پھر عمر

---

[1] سنن ترمذی ابواب المناقب۔ باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، کذا فی المشکوٰۃ ص ۵۶۱

Marfat.com

فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور بات کر کے چلے گئے۔ پھر سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ بیٹھے کپڑے ٹھیک کر لیے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نہیں بیٹھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اُٹھ بیٹھے فرمایا:

أَلَا أَسْتَحِي رَجُلًا تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ

کیا میں ایسے شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں۔ فرمایا:

إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ[۱]

عثمان رضی اللہ عنہ بہت ہی شرمیلا ہے مجھے یہ خیال آیا کہ اگر ان کو ایسی حالت میں بلا لیا تو شاید وہ اپنا کام بھی مجھ سے بیان نہ کر سکیں گے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ[۲]

اے عثمان رضی اللہ عنہ، شاید اللہ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ پس اگر لوگ اسے اُتارنا چاہیں تو تم اسے ہرگز نہ اُتارنا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ[۳]

اس فتنہ میں عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہو کر قتل ہوگا۔

---

۱ ۲ ۳ سنن ترمذی۔

Marfat.com

آثارِ صحابہؓ و تابعینؒ

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے۔

مَنْ تَبَرَّءَ مِنْ دِيْنِ عُثْمَانَ فَقَدْ تَبَرَّءَ مِنَ الْاِيْمَانِ ؎

جس نے دینِ عثمان رضی اللہ عنہ سے بیزاری کا اظہار کیا وہ ایمان ہی سے بیزار رہا۔

عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ ایک سال حج بیت اللہ میں کچھ مصریوں نے بعض آدمیوں کو بیٹھا دیکھ کر پوچھا۔ یہ شخص کون ہے؟ کہا گیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ ایک مصری نے ان کے پاس آکر کہا۔ میں آپ سے کچھ سوال کرتا ہوں اور آپ کو اس گھر کی حرمت کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ سچ سچ بیان فرمائیں۔

۱۔ کیا عثمان رضی اللہ عنہ احد کے دن فرار ہو گئے تھے؟ فرمایا۔ ہاں

۲۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت الرضوان میں حاضر نہ تھے؟ فرمایا۔ ہاں

۳۔ کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ جنگِ بدر میں حاضر نہ تھے؟ فرمایا۔ ہاں

مصری نے کہا اللہ اکبر!

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اب میں تمہارے سوالات پر روشنی ڈالتا ہوں۔ سنو جو لوگ احد میں بھاگے تھے میں شہادت دیتا ہوں۔ بیشک اللہ نے ان کو معاف فرما دیا اور ان کو بخش دیا۔ بدر میں غائب ہونے کا سبب یہ ہے کہ ان کے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرما دیا تھا کہ تمہارا اجر اور حصہ اس شخص کے برابر ہے جو بدر میں شریک ہوا۔ اور بیعت الرضوان میں غیر حاضری کا سبب یہ ہے کہ اگر کوئی ایک بھی عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مکہ میں عزت والا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بجائے اس کو روانہ فرماتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ

؎ رحمۃ للعالمین جلد دوم صفحہ ۹۹ بحوالہ کتاب الاستیعاب۔

Marfat.com

کو بھیجا۔ بیعت الرضوان ان کے مکہ چلے جانے کے بعد ہوئی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ سے فرمایا هٰذِهٖ یَدُ عُثْمَانَ۔ یعنی یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس کے ساتھ دوسرا ہاتھ مار کر فرمایا هٰذَا لِعُثْمَانَ۔ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس تقریر کے بعد اس (مصری) سائل سے فرمایا جاؤ اپنا جواب اس تقریر کے ساتھ لیتے جاؤ[1]

آپ کی خصوصیات

امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں دو خصوصیتیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ ہیں۔ اول شہادت کے وقت تک صبر کرنا۔ دوم ایک مصحف (یعنی ایک رسم الخط سے مصحف) پر تمام مسلمانوں کو جمع کرنا[2]

جامع مناقب شیخین وعثمان رضی اللہ عنہم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَابَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ[3]	ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سب سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کو بتلایا کرتے تھے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبُوْبَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ	آج مرد صالح نے خواب دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا

---

[1] سنن ترمذی کذا فی المشکوٰۃ ص ۵۶۲۔ ورواہ البخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمان جلد اول ص ۵۲۳۔ [2] تاریخ الخلفاء سیوطی [3] سیوطی بحوالہ صحیح بخاری۔

Marfat.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّنِیطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ۔

وزن کیا گیا۔ پھر عمر رضی اللّٰہ عنہ ابوبکر رضی اللّٰہ عنہ کے ساتھ تلے۔ پھر عثمان رضی اللّٰہ عنہ عمر رضی اللّٰہ عنہ کے ساتھ تلے۔

سیّدنا جابر رضی اللّٰہ عنہٗ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم کی مجلس سے اُٹھے تو ہماری رائے تھی کہ رجل صالح سے مراد خود نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ہیں۔ اور ایک کا دوسرے کے ساتھ ہم وزن ہونا خلافت نبوّت ہے[1]

امام محمد بن الحنیفہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:

قُلْتُ لِاَبِیْ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ خَشِیْتُ اَنْ یَّقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ[2]

ایک دفعہ مَیں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل ہے فرمایا ابوبکر رضی اللّٰہ عنہٗ۔ میں نے کہا پھر کون۔ فرمایا عمر رضی اللّٰہ عنہٗ۔ پھر مجھے خیال ہوا کہ عثمان رضی اللّٰہ عنہ کا نام نہ لے دیں لہٰذا میں نے خود ہی کہا پھر آپ ہیں۔ فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

---

[1] مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد [2] تاریخ الخلفاء سیوطی بحوالہ صحیح بخاری جلد اوّل ص ۵۱۸ کذافی المشکوٰۃ ص ۵۵۵۔

Marfat.com

امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

نام ونسب آپ کا نسب علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن فہر بن مالک بن نضر ہے۔

آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہاشمیہ ہیں۔ آپ کے والد ابی طالب اپنی قوم میں نامدار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناصر و مددگار تھے۔

شیر خدا کی کنیتیں ابوالحسن اور ابوتراب تھیں۔ موخر الذکر کنیت آپ کو بہت محبوب تھی اگر کوئی آپ کو اس سے پکارتا تو بہت مسرور ہوتے۔

اسلام قبولِ اسلام کے متعلق سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خود اپنا قول ہے کہ

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاَسْلَمْتُ یَوْمَ الثَّلَاثِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو مبعوث ہوئے اور میں سہ شنبہ کو اسلام لایا۔

اس وقت آپ کی عمر آٹھ نو سال کی تھی۔

حالات جنگ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ سوائے اس جنگ کے باقی تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ آپ کی شجاعت کے کارنامے مشہور ہیں۔ عشرہ مبشرہ کے نامور رکن ہیں۔ مواخات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں۔ حسن بن زید بن حسن کا قول ہے کہ آپ نے بچپن میں بھی کبھی بت پرستی نہیں کی۔

شب ہجرت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو لوگوں کی امانتیں ادا کرنے کے بعد آپ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ جنگِ احد میں آپ کے ۱۶ زخم لگے تھے، جنگِ خیبر میں

Marfat.com

لشکر کا جھنڈا اٰپ ہی کو عنایت ہوا تھا۔ اور قلعہ قموص جو خیبر کے سب قلعوں میں مضبوط تھا۔ آپ ہی کی بسالت و شجاعت سے فتح ہوا تھا۔ علم و زہد اور خطابت و نجابت اور فصل و قضایا میں مشہور و ممتاز تھے۔

خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد اسی دن مدینہ منورہ میں آپ کے دستِ مبارک پر بیعتِ خلافت کی گئی۔

۳۶؁ ہجری میں جنگِ جمل ہوئی اور صفر ۳۷؁ ہجری میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے معرکہ آرائی اور جنگِ صفین واقع ہوئی۔

اسی سال فرقہ خوارج پیدا ہوا اور ان سے جنگ ہوئی۔

شہادت ۱۷ ارمضان المبارک ۴۰؁ ہجری کی صبح کو جناب امیر المومنین اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

شہادت کی صبح کو امام حسن رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ الشب مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کی کہ آپ کی اُمت سے مجھے تکلیف پہنچی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے حق میں دعا کیوں نہیں کرتے۔ چنانچہ میں نے دُعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اَبْدِلْنِیْ خَیْرًا لِّیْ مِنْھُمْ
وَاَبْدِلْھُمْ بِیْ شَرًّا لَّھُمْ مِنِّیْ

الٰہی مجھے ان لوگوں کا بدل بخش جو میرے لیے ان سے بہتر ہوں اور ان کو ایسا بدل بخش جو ان کے حق میں مجھ سے بُرا ہو۔

اکثر صحابہ و تابعین نے اس حادثۂ جانکاہ پر اپنے دلی رنج و الم کو اشعار میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ اسمٰعیل بن محمد حمیری تابعی کہتے ہیں۔

سَائِلْ قُرَیْشًا بِہٖ اِنْ کُنْتَ عَازِمَہٗ
مَنْ کَانَ اَثْبَتُھَا فِی الدِّیْنِ اَوْتَادًا

اے شخص اگر تجھے طلب ہے تو قریش سے سوال کر کہ دین میں کون سب سے زیادہ طاہر و پاک ہے۔

Marfat.com

مَنْ کَانَ اَقْدَمُ اِسْلَامًا وَّ اَکْثَرُھَا عِلْمًا وَّ اَطْھَرُھَا اَھْلًا وَّ اَوْلَادًا

اسلام میں کون سب سے زیادہ قدیم اور کثیر العلم تھا اور کس کے اہل وعیال سب سے زیادہ طاہر و پاک تھے۔

مَنْ کَانَ وَحَّدَ اللّٰہَ اِذْ کَانَتْ مُکَذِّبَۃً تَدْعُوا مِنَ اللّٰہِ اَوْثَانًا وَّ اَنْدَادًا

کس نے خدا کو ایک کہا جبکہ لوگ خدا کو جھٹلاتے اور بتوں اور دوسرے شرکاء کو پکارتے تھے

مَنْ کَانَ یَقْدُمُ فِی الْحَیْجَاءِ اِنْ نَکَلُوْا عَنْھَا وَاِنْ یَبْخَلُوْا فِیْ اَزْمَۃٍ جَادَا

کون میدان جنگ میں نکلا کرتا تھا جبکہ اور لوگ سست ہوجاتے تھے اور کون سخاوت کرتا تھا جبکہ اور لوگ بخل کیا کرتے تھے۔

مَنْ کَانَ اَعْدَلَھَا حُکْمًا وَّ اَبْسَطُھَا کَفًّا وَّ اَصْدَقُھَا وَعْدًا وَّ اِیْعَادَا

حکم میں کون زیادہ عادل اور سخاوت میں کون زیادہ بڑھا ہوا تھا اور قول و قرار میں کون زیادہ سچا تھا۔

ابوالاسود دوئلی کے اشعار ہیں :

اَلَا عَیْنُ وَیْحَكِ اَسْعِدِیْنَا اَلَا تَبْکِیْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَا

اے آنکھ ہماری کچھ مدد کر تو امیر المومنین کے لیے کیوں نہیں روتی۔

وَتَبْکِیْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ عَلَیْہِ بِعَبْرَتِھَا وَقَدْ رَاَتِ الْیَقِیْنَا

ام کلثوم ان کے لیے آنسوؤں سے رو رہی ہیں اور ان کی موت پر گریہ و زاری کر رہی ہیں۔

اَلَا قُلْ لِلْخَوَارِجِ حَیْثُ کَانُوْا فَلَا قَرَّتْ عُیُوْنُ الْحَاسِدِیْنَا

خوارج کو جہاں کہیں بھی ہوں کہہ دو۔ خدا کرے حاسدوں کی آنکھ ٹھنڈی نہ ہو۔

اَفِیْ شَھْرِ الْحَرَامِ مُجْتَمِعُوْنَا بِخَیْرِ النَّاسِ طُرًّا اَجْمَعِیْنَا

کیا تم نے شہر حرام میں ہی اس کی جدائی کا رنج پہنچایا تھا جو سب سے زیادہ نیک کام تھا تم نے اسے قتل کر دیا۔

قَتَلْتُمْ خَیْرَ مَنْ رَکِبَ الْمَطَایَا فَذَلَّلَھَا وَمَنْ رَکِبَ السَّفِیْنَا

تم نے اسے قتل کر دیا جو بحر و بر میں سواری کرنے والوں سے بہتر تھا۔

Marfat.com

وَمَنْ لَيْسَ النِّعَالَ وَمَنْ حَذَاهَا وَمَنْ قَرَءَ الْمَثَانِ وَالْمُبِيْنَا

اور جو پیادہ پا (برہنہ ہوں یا کفش پوش) چلنے والوں اور قرآن پڑھنے والوں سے بہتر تھا۔

وَكُلُّ مَنَاقِبِ الْخَيْرَاتِ فِيْهِ وَحُبُّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَا

تمام فضائل ان میں جمع تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔

لَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ حَيْثُ كَانَتْ بِاَنَّكَ خَيْرُهُمْ حَسَبًا وَدِيْنَا

تمام قریش جانتے ہیں۔ وہ ان سب سے دین وحسب میں بہت بڑھ کر تھے۔

اِذَا اسْتَقْبَلْتَ وَجْهَ اَبِيْ حَسَنٍ رَاَيْتَ الْبَدْرَ رَاقَ النَّاظِرِيْنَا

علی کرم اللہ وجہہ کا چہرہ دیکھ کر معلوم ہوتا تھا کہ ماہِ کامل ناظرین کو محو کر رہا ہے

وَكُنَّا قَبْلَ مَقْتَلِهِ بِخَيْرٍ نَرَى مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْنَا

اور ہم ان کی شہادت سے قبل اچھی حالت میں تھے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے میں دیکھا کرتے تھے۔

يُقِيْمُ الْحَقَّ لَا يَرْتَابُ فِيْهِ وَيَعْدِلُ فِي الْعِدٰى وَالْاَقْرَبِيْنَا

وہ حق کو قائم رکھنے والے تھے اور اس میں شک نہ کرتے تھے وہ اعداء اور اقارب دونوں سے عدل کرتے تھے۔

وَلَيْسَ بِكَاتِمٍ عِلْمًا لَدَيْهِ وَلَمْ يُخْلَقْ مِنَ الْمُتَكَبِّرِيْنَا

جو علم ان کے پاس تھا اس کو چھپاتے نہ تھے اور وہ مغرور ومتکبّر لوگوں میں سے نہ تھے۔

وَكَانَ النَّاسُ اِذَا فَقَدَ عَلِيًّا نَعَامٌ حَارَ فِيْ بَلَدٍ سِنِيْنَا

لوگوں نے جب علی کرم اللہ وجہہ کو کھو دیا تو وہ قحط زدہ رقبہ کے سرگرداں شتر مرغ جیسے ہوگئے۔

فَلَا تَشْمَتْ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَخْرٍ فَاِنَّ بَقِيَّةَ الْخُلَفَاءِ فِيْنَا[1]

---

[1] اسد الغابہ فی احوال الصحابہ ذکر علی ابن ابی طالب وتاریخ الخلفاء سیوطیؒ۔

لوگو! اب معاویہ بن صخر کو برا نہ کہو۔ کیونکہ اب وہ ہی ہم میں خلفاء کی یادگار ہیں۔

حلیہ آپ میانہ قد مائل بہ پستی سر پر کم اور باقی جسم پر بکثرت بال تھے۔ ڈاڑھی گھنی تھی۔ سفید رو تھے۔

خصائص و عادات

شرف و مرتبت سیدنا عبداللہ بن عباس بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

كَانَ يَعْنِيًا مَا شِئْتَ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ فِي الْعِلْمِ وَكَانَ لَهُ الْبَسْطَةُ فِي الْعَشِيرَةِ وَالْقِدَمُ فِي الْإِسْلَامِ وَالصِّهْرُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفِقْهُ فِي السُّنَّةِ وَالنَّجْدَةُ فِي الْحَرْبِ وَالْجُودُ فِي الْمَالِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں علم کی کامل پختگی و مضبوطی تھی اور قبائل میں ان کو عزت حاصل تھی۔ ان کو قدامت اسلام اور دامادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل تھا۔ نیز سنت میں فقاہت اور جنگ میں نجدت و شجاعت اور مال میں جود و سخاوت کی فضیلت حاصل تھی۔

انکسار ایک شخص نے مبالغہ سے آپ کی تعریف کی تو فرمایا۔

لَسْتُ كَمَا تَقُولُ أَنَا فَوْقَ مَا فِي نَفْسِكَ۔

یعنی میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ تم کہتے ہو جو کچھ تمہارے دل میں ہے میں اس سے فائق نہیں ہوں۔

توکل ایک دیوار کے نیچے بیٹھ کر ایک مقدمہ کا فیصلہ فرمانے لگے کسی نے کہا دیوار گرنے والی ہے فرمایا۔

اِمْضِ كَفَىٰ بِاللَّهِ حَارِسًا۔

تم اپنی راہ لو میری حفاظت کرنے والا خدا کافی ہے۔

ذکاوت کسی نے کہا خدا تمہیں ہلاک کرے۔ فرمایا۔ مگر تیرے سینہ پر۔

علم و کمال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

عَلِیٌّ اَقْضَانَا — علی رضی اللہ عنہ ہم سب سے بڑھ کر قاضی (جج) ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِیٌّ[1] — ہم کہا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں علی کرم اللہ وجہہ سب سے بڑھ کر قاضی ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ان کے یہ الفاظ ہیں۔

اَفْرَضُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَ اَقْضَاهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ۔ — اہل مدینہ میں علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ قضا اور علم فرائض میں سب سے بڑھ کر ہیں۔

سید التابعین سعید بن المسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ صحابہ میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جس نے یہ کہا ہو سَلُوْنِیْ فِیْ مَاشِئْتُمْ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔

اَمَا اِنَّهٗ اَعْلَمُ مَنْ بَقِیَ بِالسُّنَّةِ — اب علی کرم اللہ وجہہ سے بڑھ کر سنت کا عالم کوئی باقی نہیں رہا۔

ابوالاسود دوئلی کہتے ہیں کہ میں ایک دن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا دیکھا متفکر بیٹھے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ امیرالمومنین متفکر کیوں ہو؟ فرمایا میں نے تمہارے شہر والوں کو دیکھا۔ بولنے میں غلطی کرتے ہیں۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ اصولِ عربیت میں کچھ تصنیف کر دوں۔ میں نے عرض کی اگر آپ ایسا کر دیں تو ہمارا احیاء فرمائیں گے اور ہم میں یہ زبان باقی رہ جائے گی پھر تین دن بعد میں حاضر ہوا میرے سامنے ایک کاغذ پھینک دیا

---

[1] ماخوذ از تاریخ الخلفاء سیوطی و اسد الغابہ فی احوال الصحابہ و سنن ترمذی و مشکوٰۃ ابواب المناقب ۱۲

Marfat.com

اس پر تحریر تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْکَلَامُ کُلُّہٗ اِسْمٌ وَّ فِعْلٌ وَّحَرْفٌ فَالْاِسْمُ مَا اَنْبَاءَ عَنِ الْمُسَمّٰی وَالْفِعْلُ مَا اَنْبَاءَ عَنْ حَرْکَۃِ الْمُسَمّٰی وَالْحَرْفُ مَا اَنْبَاءَ عَنْ مَعْنًی لَیْسَ بِاِسْمٍ وَّ لَا فِعْلٍ۔

کلام تین قسم کا ہوتا ہے۔ اسم، فعل، حرف سو اسم وہ ہے جو مسمیٰ کی خبر دے اور خبر وہ ہے جو مسمیٰ کی حرکت بتائے اور حرف وہ ہے جو معنے بتائے لیکن اسم ہو نہ فعل۔

پھر فرمایا۔ اگر کچھ تیرے خیال میں آئے وہ اس پر ایزاد کر دینا۔ پھر فرمایا ابوالاسود چیزیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ظاہر، پوشیدہ، ظاہر نہ پوشیدہ۔ پھر میں چلا آیا اور کچھ میں نے بھی اس میں اضافہ کیا۔ ازاں جملہ اِنَّ۔ لَیْتَ۔ لَعَلَّ حرف ناصبہ تھے۔ میں نے ان کی اقسام تیار کیں اور اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ فرمایا کَاَنَّ کیوں شامل نہیں کیا۔ میں نے کہا میرے نزدیک حرف ناصبہ نہیں۔ فرمایا یہ بھی ناصبہ ہے۔ چنانچہ میں نے یہ بھی ان میں ایزاد کر دیا۔

ابوالاسود سے یہ بھی روایت ہے کہ اس کی ابتداء عمر فاروقؓ نے کی تھی۔ انہوں نے یہ بتلایا تھا کہ ہر ایک فاعل مرفوع، ہر ایک مفعول منصوب اور ہر ایک مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے[۱]

میراث مخنث کا مسئلہ اور صحابہ کا باوجود مخالفت آپس میں استفسار کرنا

ایک بار سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے آپ سے دریافت فرمایا کہ خنثیٰ مشکل کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا جس عضو سے وہ پیشاب

---

[۱] تاریخ الخلفاء سیوطیؒ۔

Marfat.com

کرتا ہے۔ اسی پر حکم میراث جاری ہوگا۔ پھر فرمایا خدا کا شکر ہے کہ میرا مخالف بھی مجھ سے استفسار کرتا ہے [1]

مسئلہ خلافت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ جب آپ بصرہ تشریف لائے تو ابن الکوا، اور قیس بن عباد، امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عہد کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ خلیفہ ہوں گے لہذا جناب ہمیں حقیقت الامر سے آگاہ فرمائیں۔ اس امر کی تحقیق میں جناب سے زیادہ ثقہ کون ہو سکتا ہے؟

امیر المومنین نے فرمایا:

اَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدِیْ عَهْدٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا وَاللّٰهِ لَئِنْ کُنْتُ اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ بِهٖ فَلَا اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ کَذَبَ عَلَیْهِ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فِیْ ذٰلِكَ مَا تَرَکْتُ اَخَا بَنِیْ تَیْمِ بْنِ مُرَّةَ وَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْمَانِ عَلٰی مِنْبَرِهٖ لَقَاتَلْتُهُمَا بِیَدِیْ وَلَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا بُرْدِیْ هٰذَا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُقْتَلْ قَتْلًا وَلَمْ یَمُتْ فَجَاءَةً

بخدا یہ تو غلط ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی عہد کیا تھا۔ جب میں نے سب سے اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تو سب سے اوّل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کیوں بولوں۔ اگر آپ کا کوئی مجھ سے عہد ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہونے دیتا بلکہ ان کے ساتھ میں بذات خود جنگ کرتا خواہ ایک بھی میرا ساتھ دینے والا نہ ہوتا اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال پر غور کرو۔ اب یہ بھی غور کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل یا موت ناگہانی

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطی رح۔

Marfat.com

مکث فی مرضہ ایاما ولیالی
یأتیہ المؤذن فیؤذنہ بالصلوۃ
فیأمر ابابکر فیصلی بالناس
وھو یری مکانی ولقد ارادت
امرأۃ من نسائہ ان تصرفہ
عن ابی بکر فابی وغضب وقال
انتن صواحب یوسف مروا
ابابکر یصلی بالناس قبض اللہ
نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
نظرنا فی امورنا فاخترنا لدنیانا
من رضی نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لدیننا وکانت الصلوۃ
اصل الاسلام وھو امیر الدین
وقوام الدین فبایعنا ابابکر و
کان لذلک اھلا لم یختلف علیہ
منا اثنان ولم یشھد بعضنا
علی بعض ولم یقطع منہ البراءۃ
فادیت الی ابی بکر حقہ وعرفت
لہ طاعتہ وغزوت معہ فی
جیوشہ واضرب بین یدیہ
الحدود بسوطی فلما قبض ولا
ھا عمر فاخذھا لم یختلف علیہ
منا اثنان ولم یشھد بعضنا علی

پیش نہیں آئی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنوں تک بیمار رہے۔ ہر وقت مؤذن نماز کی اجازت لینے آیا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لے جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے آپ کو اس ارادہ سے باز رکھنا چاہا تو آپ نے انکار کیا اور غصہ سے فرمایا کہ تم یوسف علیہ السلام کی سہیلیوں جیسی ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہی نماز پڑھائیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرماگئے تو ہم سب نے اپنی امارت کے بارے میں غور کیا اور اس شخص کو اپنی دنیا کے لیے قبول کرلیا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین کے لیے پسند فرمایا تھا کیونکہ نماز خالص دینی کام ہے دین کی جڑ اور دین کا بچاؤ ہے۔ پس ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلی جس کے وہ لائق تھے اسی لیے ہم میں سے کسی ایک نے بھی اختلاف نہ کیا اور کسی ایک نے بھی دوسرے کے خلاف بات نہ کہی اور نہ کوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوا۔ اسی لیے میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حق بیعت ادا کیا اور ان کی اطاعت کی اور ان کے لشکر میں شامل ہوکر ان کی

Marfat.com

بَعْضٍ وَ لَمْ يَقْطَعْ مِنْهُ الْبَرَاءَ
فَاَدَّيْتُ اِلٰى عُمَرَ حَقَّهٗ وَ عَرَفْتُ
لَهٗ طَاعَتَهٗ وَ غَزَوْتُ مَعَهٗ فِيْ
جُيُوْشِهٖ وَكُنْتُ اٰخُذُ اِذَا اَعْطَانِيْ
وَ اَغْزُوْ اِذَا غَزَانِيْ وَ اَضْرِبُ
بَيْنَ يَدَيْهِ الْحُدُوْدَ بِسَوْطِيْ
فَلَمَّا قُبِضَ تَذَكَّرْتُ فِيْ نَفْسِيْ
قَرَابَتِيْ وَسَابِقَتِيْ وَفَضْلِيْ وَاَنَا
اَظُنُّ اَنْ لَّا يَعْدِلَ بِيْ وَلٰكِنْ خَشِيَ
اَنْ لَّا يَعْمَلَ الْخَلِيْفَةُ بَعْدَهٗ ذَنْبًا
اِلَّا لَحِقَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ فَبَرِئَ مِنْهَا اِلٰى
رَهْطٍ مِّنْ قُرَيْشٍ مِنْهُ اَنَا اَحَدُهُمْ
فَلَمَّا اجْتَمَعَ الرَّهْطُ ظَنَنْتُ اَنْ لَا
يَعْدِلُوْا بِيْ فَاَخَذَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
عَوْفٍ مَوَاثِيْقَنَا اَلَّا اَنْ نَّسْمَعَ وَ
نُطِيْعَ لِمَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ اَمْرَنَا ثُمَّ
اَخَذَ بِيَدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَضَرَبَ
بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهٖ فَذَاكَرْتُ فِيْ اَمْرِيْ
فَاِذَا طَاعَتِيْ قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِيْ
وَ اِذَا مِيْثَاقِيْ قَدْ اَخَذَ بِغَيْرِيْ
فَبَايَعْنَا عُثْمَانَ فَاَدَّيْتُ لَهٗ حَقَّهٗ
وَ عَرَفْتُ لَهٗ طَاعَتَهٗ وَ غَزَوْتُ
مَعَهٗ فِيْ جُيُوْشِهٖ وَكُنْتُ اٰخُذُ

طرف سے لڑا اور ان کے سامنے اپنے دُرّہ
سے حدود جاری کرتا رہا۔ انہوں نے
بوقتِ انتقال ہم پر عمر رضی اللہ عنہٗ کو
خلیفہ کیا۔ وہ خلیفہ ہوئے اور ہم میں سے
کسی نے بھی ان کا خلاف نہ کیا اور نہ کوئی
ان سے بیزار ہوا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہٗ کا
حق بھی ادا کیا۔ اظہارِ اطاعت کیا اور
ان کے لشکروں میں مل کر جہاد کیے وہ مجھے
کچھ دیتے تو میں لے لیا کرتا وہ مجھے جہاد کو
بھیجتے تو میں جایا کرتا اور ان کی تعمیل کرتا
جب ان کا انتقال ہوا تب میں نے اپنے دل
میں غور کیا اور اپنی قرابت، سبقت الی
الاسلام اور جملہ اعمال و فضائل پر نظر کی تو
مجھے خیال ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہرگز میری
خلافت سے اعراض نہیں کیا لیکن وہ ڈرے
کہ کہیں ان کے مقرر کردہ خلیفہ کا گناہ خود ان
کی قبر تک نہ پہنچے۔ چنانچہ انہوں نے خود کو
اپنی اولاد کو خلافت کے متعلق علیحدہ رکھا۔
اگر آپ بخشش و عطایا کا اصول اختیار فرماتے
تو اپنے بیٹے سے بڑھ کر کسی کو مستحق نہ سمجھتے
غرض انتخاب اب قریش کے چند شخصوں میں
رکھ دیا گیا جن سے ایک میں بھی تھا۔ جب
لوگ انتخاب کے لیے جمع ہوئے تو میں نے

Marfat.com

إِذَا أَعْطَانِي وَ أَغْزُوا إِذَا أَغْزَانِي وَ
أَضْرِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحُدُوْدَ
بِسَوْطِي فَلَمَّا أُصِيبَ نَظَرْتُ
فِي أَمْرِي فَإِذَا الْخَلِيفَتَانِ اللَّذَانِ
أَخَذَهَا بِعَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا
بِالصَّلٰوةِ قَدْ مَضَيَا وَهٰذَا
لَّذِي قَدْ أُصِيبَ فَبَايَعَنِي أَهْل
الحرمين فَبَايَعَنِي أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ
وَأَهْلُ هٰذَيْنِ الْمِصْرَيْنِ فَوَثَبَ
فِيهَا مَنْ لَيْسَ مِثْلِي وَلَا قَرَابَتُهُ
كَقَرَابَتِي وَلَا عِلْمُهُ كَعِلْمِي وَ لَا
سَابِقَتُهُ كَسَابِقَتِي وَكُنْتُ أَحَقَّ
بِهَا مِنْهُ [1]

خیال کیا کہ لوگ مجھ سے تجاوز نہ کریں گے۔
عبدالرحمٰن بن عوف نے ہم سے عہد و پیمان
لیے کہ جو کوئی شخص خلیفہ مقرر کیا جائے
ہم اس کی اطاعت کریں گے پھر انہوں نے
عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ میں نے
غور کیا کہ میرا اقرارِ اطاعت میری بیعت
پر مقدم تر ہے اور میرا میثاق دوسرے کے
حق میں موجود ہے لہٰذا میں نے عثمان رضی
اللہ عنہ سے بیعت کر لی اور میں نے ان کا
حق بیعت ادا کیا۔ اور میں ان کے سامنے
اظہارِ اطاعت کرتا۔ مجھے وہ جس لشکر میں
بھیجتے میں اس میں جا کر جہاد کرتا اور جب
وہ مجھے کچھ دیتے تو میں لے لیا کرتا اور ان
کے سامنے میں حدود کی تعمیل جاری کرتا تھا۔

جب وہ نشانہ مصیبت بنے تو میں نے دیکھا اور خیال کیا کہ وہ دونوں تو گزر گئے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا امام بنایا تھا اور وہ بھی جس کے لیے مجھ سے وعدہ لے لیا گیا تھا۔ اس وقت اہلِ حرمین اور ان دو شہروں (یعنی کوفہ و بصرہ) کے باشندوں نے میری بیعت کر لی۔ اب اس امر میں ایک شخص میرا مقابل بن گیا ہے جو میرے مقابل کا نہیں ہے۔ جسے نہ قرابتِ رسول میں میرے ساتھ کوئی برابری ہے نہ علم میں اور نہ سبقت الی الاسلام میں اور میں ہر حالت میں اس سے بڑھ کر مستحقِ خلافت ہوں۔

---

[1] تاریخ الخلفاء سیوطی رح۔

Marfat.com

اقوال | جناب امیر علیہ السلام کا قول ہے:

۱۔ یَا حَمَلَةَ الْقُرْآنِ اِعْمَلُوْا بِهٖ فَاِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَلِمَ ثُمَّ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهٗ عَمَلَهٗ وَسَيَكُوْنُ اَقْوَامٌ يَحْمِلُوْنَ لَا تُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَيُخَالِفُ سَرِيْرَتُهُمْ وَيُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ يَجْلِسُوْنَ حِلَقًا فَيُبَاهِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَغْضَبُ عَلٰى جَلِيْسِهٖ اَنْ يَجْلِسَ اِلٰى غَيْرِهٖ وَيَدَعَهٗ

اے حاملینِ قرآن! قرآن پر عمل کرو۔ کیونکہ عالم وہی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اپنے علم کو عمل سے موافق کیا۔ عنقریب قومیں آئیں گی علم حاصل کریں گی جو ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اور ان کا باطن ان کے خلاف ہوگا۔ ان کے اعمال ان کے علم کے خلاف ہوں گے۔ وہ حلقہ باندھ کر بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے یہاں تک کہ ایک شخص اپنے جلیس پر اس لیے خفا ہوگا کہ وہ دوسرے کے پاس کیوں جا بیٹھا اور اسے چھوڑ دے گا۔

۲۔ اور فرمایا۔

قِرَاءَتُكَ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَةُ الْعَالِمِ عَلَيْكَ سَوَاءٌ

تم عالم کو پڑھ کر سناؤ یا عالم تمہیں پڑھ کر سنائے دونوں برابر ہیں۔

۳۔ اور فرمایا۔

اَلْفَقِيْهُ مَنْ لَمْ يُقَنِّطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِيْ مَعَاصِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ فِيْ عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيْهَا وَلَا عِلْمَ لَا فَهْمَ

فقیہِ کامل وہ ہے جو لوگوں کو رحمت باری سے ناامید نہ کرے اور نہ ہی ان کو گناہوں کی رخصت دے دے اور نہ ان کو عذاب الٰہی سے بے خوف کر دے اور نہ ہی قرآن سے بے رغبت ہو کر دوسری شے پر مائل ہو جائے۔ عبادت میں بغیر علم کے بھلائی نہیں علم بغیر فہم کے کچھ نہیں اور وہ قراءت

Marfat.com

مَعَہٗ وَلَا تَدَبُّرَ فِیْھَا۔

ہی نہیں جس میں تدبّر نہ ہو۔

۴۔ فرمایا۔

خَمْسٌ خُذُوْھُنَّ عَنِّیْ لَا یَخَافَنَّ اَحَدٌ اِلَّا مِنْ ذَنْبِہٖ وَلَا یَرْجُوْا اِلَّا رَبَّہٗ وَلَا یَسْتَحِیْ مَنْ لَّا یَعْلَمُ اَنْ یَّتَعَلَّمَ وَلَا یَسْتَحِیْ مَنْ یَّعْلَمُ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا یَعْلَمُ اَنْ یَّقُوْلَ اللّٰہُ اَعْلَمُ وَاِنَّ الصَّبْرَ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَۃِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ

پانچ باتیں ہیں مجھ سے حاصل کر لو۔ (۱) انسان کو اپنے گناہ کے سوا کسی چیز سے بھی خوف نہ کرنا چاہیئے (۲) اور بجز اپنے پروردگار کے کسی سے امید نہ رکھنی چاہیئے جسے علم نہ ہو اسے سیکھنے میں شرم نہ رکھنی چاہیے (۳) اگر عالم سے کسی ایسی بات کا سوال کیا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو وہ واللہ اعلم کہنے میں شرم نہ کرے (۴) صبر کا ایمان میں وہی درجہ ہے جو سر کا بدن میں ہے۔

۵۔ فرمایا۔

کُوْنُوْا بِقَبُوْلِ الْعَمَلِ اَشَدَّ اِھْتِمَامًا مِّنْکُمْ بِالْعَمَلِ فَاِنَّہٗ لَنْ یُّقْبَلَ عَمَلٌ اِلَّا مَعَ التَّقْوٰی

قبول عمل میں سخت اہتمام کیا کرو کیونکہ بغیر عمل تقویٰ قبول نہیں ہوتا۔

۶۔ فرمایا۔

اَلتَّوْفِیْقُ خَیْرُ قَائِدٍ وَحُسْنُ الْخُلُقِ خَیْرُ قَرِیْنٍ وَالْعَقْلُ خَیْرُ صَاحِبٍ وَالْاَدَبُ خَیْرُ مِیْرَاثٍ وَالْوَحْشَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْعُجْبِ۔

توفیق اچھی راہ نما ہے اور حسن خلق نیک ہم نشین اور عقل عمدہ مصاحب اور ادب نیک میراث ہے اور وحشت غرور سے بھی زیادہ بُری ہے۔

۷۔ فرمایا۔

Marfat.com

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّنْصِفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهٖ فَلْيُحِبَّ لَهُمْ مَا لِنَفْسِهٖ ـ

جو لوگوں میں انصاف کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ ان کے لیے وہی بات پسند کرے جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے ۔

۸۔ فرمایا

اِنَّ لِلنَّكَبَاتِ نِهَايَاتٍ لَا بُدَّ لِاَحَدٍ اِذَا نُكِبَ مِنْ اَنْ يَّنْتَهِيَ اِلَيْهَا فَيَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ اِذَا اَصَابَتْهُ نَكْبَةٌ اَنْ يَّنَامَ لَهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ مُدَّتُهَا فَاِنَّ فِيْ دَفْعِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ مُدَّتِهَا زِيَادَةً فِيْ مَكْرُوْهِهَا ـ

مصائب کی انتہائیں بھی ہوتی ہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو انتہا کو ضرور پہنچتی ہے پس عاقل کو چاہیئے کہ وہ مصیبت میں گرفتار ہو تو اس پر صبر کرے کیونکہ اس مدت انتہا سے پیشتر اسے دفع کرنے میں اس کی برائیاں زیادہ ہوں گی ۔

۹۔ فرمایا۔

اَلْقَرِيْبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْمَوَدَّةُ وَاِنْ بَعُدَ نَسَبُهٗ وَالْبَعِيْدُ مَنْ بَاعَدَتْهُ الْعَدَاوَةُ وَاِنْ قَرُبَ نَسَبُهٗ وَلَا شَيْءَ اَقْرَبُ مِنْ يَدٍ وَجَسَدٍ وَاِنَّ الْيَدَ اِذَا فَسَدَتْ قُطِعَتْ وَاِذَا قُطِعَتْ حُسِمَتْ ـ

انسان کا قریبی وہ ہے جسے محبت نے قریب کر دیا ہو اگرچہ نسب میں بعید ہو۔ بعید وہ ہے جسے عداوت نے بعید کر دیا ہو اگرچہ نسب میں قریب ہو۔ دیکھو جسم سے قریب تر ہاتھ ہے اور جب ہاتھ فاسد ہو جاتا ہے تو کاٹ کر علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور جب کاٹ دیا جاتا ہے تو داغ دیا جاتا ہے ۔

۱۰۔ فرمایا۔

كُوْنُوْا فِي النَّاسِ كَالنَّحْلَةِ فِيْ جَوَافِهَا مِنَ الْبَرَكَةِ لَمْ يَفْعَلُوْا

سب سے مل جل کر رہو جیسے شہد کی مکھی اپنے چھتے میں رہتی ہے۔ لوگوں کے ساتھ

Marfat.com

ذٰلِكَ بِهَا خَالِطُوا النَّاسَ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ اَجْسَادِكُمْ وَزَايِلُوْهُمْ بِاَعْمَالِكُمْ وَ قُلُوْبِكُمْ فَاِنَّ لِلْمَرْءِ مَا اكْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

اپنے جسم اور زبان سے ملے رہو۔ اور اپنے اعمال اور قلوب سے علیحدہ رہو قیامت کے دن آدمی کو اسی کا بدلہ ملے گا جو کمائے گا اور وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

۱۱۔ فرمایا۔

كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهٖ فَاِنَّهٗ دَبَّاغُ الْمِعْدَةِ [۱]

انار کو اس کی جھلی کے ساتھ کھاؤ جو دانوں کے ساتھ نکلتی ہے کیونکہ وہ معدہ کو پکا دیتی ہے۔

درود نہ پڑھنے کی برائی اور بخیل کی تعریف

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ [۲]

بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

فضائل و مناقب

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں ان سے فرمایا:

---

[۱] یہ تمام اقوال تاریخ الخلفا سیوطی سے ماخوذ ہیں [۲] جلاء الافہام ابن قیم بحوالہ ترمذی و نسائی و صحیح ابن حبان و مستدرک حاکم۔

Marfat.com

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ[1]

تم میرے نزدیک ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کی منزلت تھی مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد نبی نہیں ہے۔

جناب امیر المومنینؓ سے یہ بھی روایت ہے کہ:

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْحَبَّۃَ وَ بَرَءَ النَّسَمَۃَ اَنَّہٗ تَعَھَّدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ[2]

مجھے اس ذات کی قسم جس نے اناج اور نباتات کو پیدا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بطور عہد فرمایا کہ تم سے نہیں محبت کرے گا مگر مومن اور نہیں بغض رکھے گا مگر منافق۔

غزوہ خیبر میں ایک شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاُعْطِیَنَّ ھٰذَا الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔

میں کل یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں

اگلے دن صبح ہوئی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک شخص امیدوار تھا کہ نشان اس کو ملے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا انہیں آشوب چشم ہے آدمی بھیجا گیا۔ علی رضی اللہ عنہ آگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک ان کی آنکھوں پر لگایا فوراً اچھے ہو گئے گویا درد تھا ہی نہیں تب ان کو رایت ظفر عطا فرمایا[3]

---

[1] مشکوٰۃ متفق علیہ باب مناقب علی بن ابی طالب عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ [2] مشکوٰۃ بحوالہ مسلم۔
[3] مشکوٰۃ متفق علیہ باب مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

فرمایا: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ — جس کا میں دوست ہوں
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ [1] — اس کا علی (رضی اللہ عنہ) بھی دوست ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ علی رضی اللہ عنہ آئے ان کی آنکھوں میں آنسو تھے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب نے اپنے صحابہ کے درمیان مواخات عقد فرمائی اور میرا کسی کے ساتھ بھی بھائی چارہ نہیں کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ [2] — تم میرے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں

ازاں جملہ آپ کے مناقب سے ہے کہ آپ بچپن سے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و تربیت میں رہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ اور آیتِ مباہلہ کے نزول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حسنین اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بلا کر فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلِیْ [3] — اے خدا یہ میرے اہل ہیں۔

فصل

جامع مناقب و فضائل خلفاء الراشدین المہدیین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْخِلَافَۃُ ثَلٰثُوْنَ عَامًا ثُمَّ — خلافت تیس سال ہے اس کے بعد
یَکُوْنُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْمُلْکُ [4] — بادشاہت ہو جاوے گی۔

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ دِیْنِکُمْ بَدْءُ النُّبُوَّۃِ — تمہارے دین کی ابتداء میں نبوت و رحمت

---

[1] سنن ترمذی بروایت ابی سریحہ و زید بن ارقم رضی اللہ عنہما [2] رواہ الترمذی فقال حسن غریب [3] سنن ترمذی۔ [4] تاریخ الخلفاء سیوطی ج۔

وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا وَّرَحْمَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا وَّجَبْرِيَّةً [1] — ہے پھر خلافت و رحمت ہوگی، پھر بادشاہی و جبریت ہو جائے گی۔

فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ [2] — تم پر میری سنت کا اور میرے خلفاء الراشدین المہدیین کی سنت کا اتباع لازم ہے۔

علماء کا قول ہے کہ تیس سال جس کا ذکر حدیث مذکور الصدر میں کیا گیا ہے چاروں صحابہ عشرہ مبشرہ سے اور امام حسن رضی اللہ عنہم کی مدت امامت میں ختم ہو جاتے ہیں۔

تفصیل مدت حکومت خلافتِ راشدہ

مدتِ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۲ سال ۳ ماہ ۹ دن
مدتِ خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۰ سال ۵ ماہ ۴ دن
مدتِ خلافت حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ	۱۲ سال ۱۱ دن
مدتِ خلافت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۴ سال ۹ ماہ
مدتِ خلافت حضرت امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ	۶ ماہ
میزان	۲۹ سال ۱۱ ماہ ۲۴ دن

---

[1] [2] سیوطی۔

Marfat.com

امین الامت سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

نام و نسب آپ کا نام و نسب عامر بن عبداللہ بن الجراح بن بلال بن اہیب بن عتبہ بن الحارث بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ اور کنیت ابوعبیدہ ہے۔ جراح ان کے دادا کا نام ہے۔

آپ کی والدہ قبیلہ بنی حارث کی خاتون تھیں۔ برکات اسلام سے بہرہ ور ہوئیں۔

قبولِ اسلام آٹھ شخصوں کے بعد اسلام لائے۔ ان سے پہلے سیدنا طلحہ بن عبیداللہ نے اسلام قبول کیا تھا۔

خدمات ہجرتِ حبشہ و ہجرتِ مدینہ ہر دو ہجرتیں کیں۔ تمام غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ خلافتِ شیخین میں فتوحاتِ شام و عراق اور فلسطین میں عساکر اسلامیہ کے سپہ سالار رہے۔

فضائل آپ کا والد اسلام نہیں لایا تھا۔ جنگِ بدر میں انہوں نے اس سے بھی قتال کیا۔ اس واقعہ پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ [1]

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں کو تم کبھی نہ دیکھو گے کہ وہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے محبت رکھتے ہیں اگرچہ وہ ان کے ماں باپ ہوں یا بیٹا بیٹی۔

---

[1] پارہ ۲۸ رکوع

Marfat.com

یومِ احد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرقِ مبارک میں ذرہ کے دونوں حلقے کھب گئے۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے دانتوں میں دبا کر کھینچا اور وہ چہرۂ مبارک سے نکل آئے مگر ان کے سامنے کے دونوں دانت نکل گئے۔ خدا کی قدرت دانت نکلنے سے ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ واقعہ سقیفہ میں انہی کی نسبت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ان دو شخصوں (یعنی ابوعبیدہ و عمر رضی اللہ عنہما) میں سے کسی ایک کو امرِ خلافت کے لیے انتخاب کر لو۔

جب امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی جگہ عساکرِ شام کا سپہ سالار بنایا تو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس تقرر پر آپ کی نسبت فرمایا تھا۔ لوگو! تم پر اس اُمت کے امین کو حاکم بنایا گیا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَّ أَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ[1]	ہر اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات میں ان کا انصاری بھائی سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو قرار فرمایا تھا۔

سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے۔ فرمایا ابوبکر پھر عمر پھر ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

زُهد سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حد درجہ خوفِ خدا غالب تھا۔ طبیعت میں کمالِ زہد اور تواضع تھی۔

---

[1] بخاری و مسلم کذا فی المشکوٰۃ ص ۵۶۶

Marfat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملک شام میں تشریف لائے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ان ایام میں مہم شام و فلسطین کی افواج اسلامی کے امیر العساکر تھے تو انہوں نے ان کے خیمہ میں سوائے تلوار اور ڈھال کے اور کچھ نہ دیکھ کر فرمایا۔

لَوِاتَّخَذْتَ مَتَاعًا اَوْ قَالَ شَیْئًا — کاش آپ کچھ اسباب تو رکھ لیتے۔

سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔

یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ هٰذَا سَیُبَلِّغُنَا الْمَقِیْلَ۔ — یا امیر المومنین ہماری یہی حالت ہمیں بہت جلد ہماری آسائش گاہ تک پہنچا دے گی۔

وعظ و نصیحت

آپ کبھی کبھی وعظ و نصیحت بھی فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ امارت شام کے زمانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

اَلَا رُبَّ مُبَیِّضٍ ثِیَابَهٗ وَمُدَنِّسٌ لِدِیْنِهٖ اَلَا رُبَّ مُکْرِمٌ لِنَفْسِهٖ وَهُوَ عَدُوٌّ مُهِیْنٌ اِذَا دَاَوُا السَّیِّئَاتِ الْقَدِیْمَاتِ بِالْحَسَنَاتِ الْحَدِیْثَاتِ فَلَوْ اِنَّ اَحَدَکُمْ عَمِلَ مِن سَیِّئَاتٍ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً لَعَلَتْ فَوْقَ سَیِّئَاتِهٖ حَتّٰی اَتَقْهَرَهُنَّ۔

خبردار بہت لوگ اپنا لباس اُجلا رکھتے ہیں مگر اپنا دین میلا رکھتے ہیں۔ خبردار بہت لوگ اپنے نفس کو عزیز رکھتے ہیں مگر وہی ذلیل دشمن ہے۔ لوگو اپنی پرانی برائیوں کو نئی نیکیوں سے دور کرو۔ اگر کسی نے زمین و آسمان کے خلاء کو بھر دینے والی برائیاں بھی کی ہوں گی اور پھر وہ ان کے بعد نیکی کرے گا تو وہ نیکی ان سب پر غالب آجائے گی اور سب کو دبا لے گی۔

علم و فضل

آپ سے عرباض بن ساریہ، جابر بن عبداللہ، ابوامامہ باہلی، ابوثعلبہ اور سمرہ بن جندب وغیرہم صحابہ رضی اللہ عنہم نے احادیث روایت کی ہیں۔

Marfat.com

وفات ۱۸ھ ہجری میں جہانِ فانی سے عالمِ بقا کی طرف آپ نے انتقال فرمایا طاعون عمواس میں آپ اور آپ کے اعزہ واقارب طاعون سے محفوظ رہے۔ تو ایک دن آپ نے فرمایا۔ اے خدا، آلِ ابی عبید سے بھی اپنا حصہ لے لے۔ چنانچہ ان کی ایک انگلی پر طاعون کا ایک چھوٹا سا دانہ نکل آیا۔ لوگوں نے کہا۔ یہ کچھ خطرناک نہیں ہے۔ فرمایا میں خیال کرتا ہوں کہ اللہ اسی میں برکت دے گا۔ جب وہ برکت دیتا ہے تو تھوڑی سی چیز بہت ہو جاتی ہے۔ ایک روز عمواس سے بہ نیت نماز بیت المقدس کو جا رہے تھے کہ موضع محل پہنچ کر وفات پا گئے۔ آپ کا مدفن عمواس یا رملہ بیان کیا جاتا ہے۔ اولاد کوئی باقی نہیں رہی۔ اٹھاون سال کی عمر پائی۔

حلیہ آپ لانبا قد۔ نحیف البدن۔ پتلا چہرہ اور ہلکی ڈاڑھی والے تھے خضاب کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہٗ

نسب سعد نام اور کنیت ابو اسحاق ہے اور سعد بن ابی وقاص کے نام سے معروف ہیں۔ ابی وقاص کا نام مالک بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہے۔ آپ کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ آپ نبی صلی اللہ کی والدہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ کیونکہ سیّدہ آمنہ کے والد وہیب ہیں جو سیّدنا سعد کے والد ابی وقاص کے بھائی ہیں۔ اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک موقع پر سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ کو ماموں کہہ کر مخاطب فرمایا تھا۔

قبولِ اسلام ابتدائے بعثت ہی میں اسلام لائے۔ آپ چھٹے بروایت چوتھے مسلمان ہیں۔ آپ کا خود اپنا قول ہے کہ قبولِ اسلام کے وقت آپ سترہ سالہ جوان تھے۔ ابھی چہرہ پر سبزہ بھی نہ آیا تھا۔ یہ بھی آپ کا بیان ہے کہ فرضیّت نماز سے پیشتر اسلام لائے۔ آپ کی لڑکی سیّدہ عائشہ آپ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے مسلمان ہونے سے پیشتر خواب دیکھا کہ میں کسی تاریک جگہ پر کھڑا ہوں جہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ یکایک چاند روشن ہو گیا میں اس کی طرف چلا اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ کون کون سبقت لے گئے ہیں۔ میں نے زید بن حارثہ، علی بن ابی طالب اور ابو بکر رضی اللہ عنہم کو دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم لوگ یہاں کب پہنچے کہا ابھی۔

اس خواب سے چند روز بعد سننے میں آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ دعوت اسلام دے رہے ہیں۔ چنانچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عصر کے بعد اجیاد کی گھاٹی میں ملا اور مسلمان ہو گیا۔ اور اصحاب مذکور کے سوا مجھ سے پہلے کوئی سابق نہ تھا۔ آپ اپنی والدہ کے بہت فرماں بردار تھے۔ ان کو معلوم ہوا تو کہا سعد یہ کیسا دین ہے مجھے

Marfat.com

قسم ہے کہ جب تک تو اس کو ترک نہ کرے گا۔ نہ کھاؤں گی نہ پیئوں گی۔ یونہی بھوکی پیاسی رہ کر جان دے دوں گی اور لوگ تجھے مطعون کریں گے۔ میں نے کہا۔ میں تیرے لیے اپنا دین ہرگز نہ چھوڑوں گا۔ چنانچہ میری والدہ نے کھانا پینا بالکل ترک کر دیا اور بہت بے چین رہیں۔ اس پر میں نے کہا۔ اگر آپ کی ایسی ایسی ہزار جانیں بھی ہوتیں اور وہ سب ایک ایک کر کے نکل جاتیں تب بھی میں اپنے مذہب سے علیحدگی نہ کرتا۔ آخر میرے اس استقلال پر وہ کھانے پینے لگ گئیں۔

اس واقعہ پر اللہ تعالیٰ نے میرے ہی بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا[1]

اگر تیرے ماں باپ یہ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے۔ جس کا تجھے کوئی علم نہیں تب تو اس وقت ان کا کہنا نہ مان۔ ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہ۔

فضائل وخدمات آپ عشرہ مبشرہ اور اصحاب شوریٰ کے ۶ ارکان میں سے تھے۔ صاحب جہاد عظیم و فتوحات فخیم ہیں۔ ان کے مناقب کثیر اور خدمات کبیر ہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عزت و عظمت جاری وساری تھی۔ بدر، احد، احزاب و حنین اور جملہ تمام غزوات ومشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے۔ خلافتِ شیخین تک برابر مہمات میں سرگرم رہے۔ عراق میں امرائے افواج اسلامیہ میں ایک تھے۔ مہم فارس کے سپہ سالار، اور مدائن کسریٰ کے فاتح آپ ہی ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جانب سے ایک مدت تک والیٔ عراق رہے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے والی ہوئے۔ شہر کوفہ اور نہر سعد آپ ہی کے عہد ولایت کی یادگاریں ہیں۔

ابتدائے بعثت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز پہاڑیوں کی گھاٹیوں میں چھپ

---

[1] پارہ ۲۱ رکوع ۱۱

Marfat.com

کر ادا کیا کرتے تھے۔ ایک دن مشرکین کی ایک جماعت آنکلی۔ اسلام اور مسلمانوں کی نسبت ناشائستہ الفاظ کہنے شروع کیے۔ حتّٰی کہ دونوں میں لڑائی ہو پڑی۔ آپ نے ایک مشرک کو اونٹ کا کلا اٹھا کر دے مارا جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ اسلام میں یہ پہلا خون تھا جو فی سبیل اللہ بہایا گیا۔ غزوہ اُحد کے دن ایک ہزار تیر چلائے تھے[۱] چنانچہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ:

مَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَیْہِ لِاَحَدٍ اِلَّا سَعْدًا سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ یَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ [۲]

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ایک کے لیے کبھی ماں باپ دونوں کو جمع کرتے ہوئے نہیں سنا مگر اُحد کے دن میں نے ایسا فرماتے ہوئے سنا کہ اے سعد رضی اللہ عنہ تیر چلا تجھ پر میری ماں اور باپ قربان ہوں۔

دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا:

اِرْمِ اَیُّھَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ [۳]

اے زور آور نوجوان تیر چلا

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ اِذَا دَعَاکَ

اے خدا جب سعد رضی اللہ عنہ تجھ سے دعا کرے تو اسے قبول فرما۔

ایک اور روایت میں ہے:

اَللّٰھُمَّ سَدِّدْ رَمْیَتَہٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَہٗ [۴]

الٰہی اس کے تیر کو نشانہ پر بٹھا اور اس کی دعا کو قبول فرما۔

شہسوارانِ اسلام میں اِن کی شہرت تھی۔ ولایتِ کوفہ کے زمانہ میں وہاں کے بعض اشرار نے آپ کی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ سے شکایات کیں تو آپ نے ان کے

---

[۱] اسد الغابہ [۲] مشکوٰۃ متفق علیہ [۳] مشکوٰۃ بحوالہ سنن ترمذی باب مناقب عشرہ مبشرہ [۴] مشکوٰۃ ایضاً ص ۵۶۶

Marfat.com

جواب میں فرمایا۔ میں عرب میں پہلا شخص ہوں جس نے راہِ خدا میں تیر پھینکا۔ بخدا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جہاد کیا۔ ہماری خوراک بجز خاردار درختوں کے پتوں کے کچھ نہ تھی۔ ہماری حالت یہ ہوگئی تھی کہ بکریوں کی مینگنیوں کی مانند پاخانہ کرتے تھے جس میں رطوبت کا نام نہ ہوتا تھا۔ اب بنو اسد ہم کو امورِ دین میں نصیحت کرتے ہیں۔ بخدا اگر اب بھی میں ان سے کم رہا تو ضرور ناکام رہا۔ [1]

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ إِذَا سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ [2]

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں مدینہ آئے تھے تو ایک شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند اچاٹ ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش کوئی نیک مرد آج پہرہ پر ہوتا اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون ہے؟ عرض کی سعد۔ فرمایا کس لیے آئے ہو۔ عرض کی میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف پیدا ہوا لہٰذا میں پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سو گئے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ

ایک دن سامنے سے سعد رضی اللہ عنہ آ رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

---

[1] مشکوٰۃ ایضاً [2] اسد الغابہ ذکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

فَلْیُرِنِ امْرءٌ خَالَہٗ[1] دیکھ کر فرمایا۔ یہ میرے ماموں ہیں مجھے کوئی اپنا ایسا ماموں تو دکھائے۔

وفات باختلاف سنین ۵۱ھ یا ۵۴ھ یا ۵۸ھ ہجری تقریباً اسّی سال کی عمر میں وادی عقیق میں جو مدینہ منورہ سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے وفات پائی۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر انہیں نے انتقال فرمایا[1]

وفات کے قریب ایک پُرانا جُبّا منگوا کر کہا مجھے اس میں کفنانا کیونکہ جنگ بدر میں میں یہی پہن کر لڑا تھا اور اسے اسی دن کے لیے محفوظ رکھا تھا[2]

ترکہ آپ دولت مند تھے ایک بار پانچ ہزار درہم زکوٰۃ کے نکالے تھے۔ دو لاکھ پچاس ہزار درہم ترکہ میں چھوڑے[4]

حلیہ آپ کے حُلیہ میں بہت اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبد البر مغربی نے اسی لیے ان کا حلیہ چھوڑ دیا ہے۔ آپ کی بیٹی سے روایت ہے کہ آپ پست قامت، فربہ اندام اور قوی پنجہ والے تھے[5]

اخلاق وعادات سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار عمرو بن معدی کرب سے آپ کے حالات دریافت کیے۔ کہا وہ نہایت متواضع ہیں۔ اپنے خیمہ میں عربی لباس صوف میں شیر ہیں۔ مقدمات میں عدل اور تقسیم میں مساوات رکھتے ہیں۔ لشکر سے دُور رہتے ہیں اور ہم پر مثل مہربان ماں کے شفیق ہیں ہمارا حق چھوٹی چیونٹی کے برابر تک پہنچاتے ہیں۔[5]

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وفات کے وقت آپ کی نسبت فرمایا تھا۔ اگر یہ خلیفہ

---

[1] مشکوٰۃ متفق علیہ [1] مشکوٰۃ [2] اصابہ فی ذکر الصحابہ ذکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہٗ [4] اشہر المشاہیر الاسلام الجز ما لثالث صفحہ ۶۷ - ۵۶۶ [5] اسد الغابہ ذکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہٗ۔

Marfat.com

ہوتے تو بہتر ورنہ میرے بعد جو خلیفہ ہو اسے وصیت کرتا ہوں کہ وہ انہیں عامل مقرر کرے میں نے انہیں کسی ناقابلیت یا خیانت کے سبب ولایت سے معزول نہیں کیا تھا۔

آپ انصار سے بہت اچھا سلوک کیا کرتے تھے۔ تفرقہ سے محترز رہا کرتے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے بیٹے عمرو اور آپ کے بھتیجے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے لوگوں کو آپ کی خلافت کی دعوت دینی چاہی مگر آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور اس سے انکار فرما دیا بلکہ عزلت نشین ہو گئے اور صفین و جمل کی جنگوں میں سے کسی میں بھی شریک نہیں ہوئے۔

صادق الحدیث، صادق الروایت، صادق اللہجہ اور صادق القول تھے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے مسح خفین کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفین پر مسح فرمایا تھا۔ پھر انہوں نے اس کے متعلق سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جب تجھ سے سعد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کریں تو کسی اور سے سوال مت کر۔

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بہت کم حدیث روایت کیا کرتے تھے۔ میں نے ان کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک سفر کیا۔ میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا[1]

آپ کا قول

ایک بار آپ نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

اِذَا طَلَبْتَ الْغِنَا فَاطْلُبْهُ بِالْقَنَاعَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ قَنَاعَةٌ لَمْ يُغْنِهِ مَالٌ	غنا چاہتے ہو تو بوسیلہ قناعت حاصل کرو کیونکہ قناعت بغیر مال سے بے نیازی نہیں مل سکتی۔

مرویات اگرچہ آپ قلیل الروایت ہیں۔ تاہم بہت سے صحابہ و تابعین رضوان

---

[1] اسد الغابہ ۔ ۱۲

اللہ علیہم اجمعین نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

تبدیلی نسب پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید

آپ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیْهِ حَرَامٌ۔[1]

جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کو باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

عجوہ کھجور کی فضیلت

مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ یَضُرَّهٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ[1]

یعنی جو صبح کو عجوہ کی سات کھجور کھالے اس دن اس کو زہر اور جادو اثر نہ کرے گا۔

جواب اذان کی فضیلت

فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ[2]

جو مؤذن کو اذان دیتے سنے اور اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و بمحمد رسولا و بالاسلام دینا کہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

پرہیز گار دولت مند خلوت نشین کی فضیلت

فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ[3]

اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے محبت کرتا ہے جو پرہیز گار دولت مند اور گوشہ نشین ہو۔

---

[1] مشکوٰۃ بحوالہ صحیحین [2] مشارق الانوار بحوالہ صحیحین [3] مشارق الانوار بحوالہ صحیحین۔

Marfat.com

مدینہ منوّرہ کے آداب

فرمایا :

اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُقْطَعَ عِضَاءُھَا اَوْ تُقْتَلُ صَیْدُھَا ؎۱

میں مدینہ کے دونوں طرف کی پتھریلی زمین کے اندر درخت کاٹنا اور اس کے اندر شکار کرنا حرام ٹھہراتا ہوں ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عطیات کا اصل اُصول

فرمایا :

اِنِّیْ لَاُعْطِی رَجُلًا وَغَیْرُہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْہُ خَشْیَۃَ اَنْ یُّکَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْھِہٖ ؎۲

بعضے آدمی کو میں عطا کرتا ہوں گو مجھے اس کی بہ نسبت دوسرا شخص زیادہ پیارا ہوتا ہے مگر میں دوسرے کو دیتا ہوں اس خیال سے کہ وہ عطیہ نہ ملنے سے کہیں ایسے افعال کر بیٹھے کہ وہ دوزخ میں الٹا دیا جائے ؛

؎۱ ؎۲ مشارق الانوار بحوالہ صحیح مسلم ۔

Marfat.com

سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

نام ونسب عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرة قرشی زہری ہیں۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ جاہلیت میں آپ کا نام عبد عمرو اور بقول بعض عبد الکعبہ تھا۔ جب ایمان لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے عبدالرحمٰن رکھ دیا۔

آپ کی والدہ کا نام شفا بنت عوف بن عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ ہیں۔

حالات سلنہ عام الفیل میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے دار الارقم میں داخل ہونے سے قبل اسلام لائے۔ آپ ان آٹھ مسلمانوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور عشرہ مبشرہ کے ان پانچ بزرگواروں میں سے ایک ہیں جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہوئے اور ان چھ اکابر میں سے ایک ہیں جن کو سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت شایانِ خلافت بتلایا تھا۔ ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کے پیچھے ایک رکعت نماز بھی پڑھی تھی[1]

غزوہ احد میں آپ نے کئی زخم کھائے تھے اس جنگ میں آپ کے دو دانت بھی جاتے رہے تھے پاؤں میں بھی زخم آیا جس کی وجہ سے پاؤں میں لنگ آگئی تھی[2]

۵ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو معلوم ہوا کہ دومة الجندل میں گروہ کثیر جمع ہوا ہے اور وہ لوگ مدینہ پر بڑھنے کا ارادہ کر رہے ہیں[3]

دومة الجندل کا حاکم اصبغ بن ثعلبہ بن ضمیم کلبی تھا جو شریف کہلاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] اسد الغابہ [2] سیرة النبی مولانا شبلی مرحوم مجلد اوّل حصّہ اوّل طبع اوّل ص ۴۰۳

[3] رحمة للعالمین جلد دوم باب غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلّم۔

Marfat.com

علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو امیر لشکر بنا کر دومۃ الجندل کی طرف بھیجا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے تمہ چھوڑنے کا مسئلہ دریافت کیا فرمایا ہم دس آدمی ابوبکر، عمر، عثمان، علی، عبدالرحمٰن بن عوف، ابن مسعود، معاذ بن جبل، حذیفہ ابن یمان، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک انصاری آیا جو آپ کی خدمت میں آکر بیٹھ گیا۔ پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین میں کون افضل ہے فرمایا:

کون مومن افضل ہے

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ جو ان میں زیادہ خلیق ہے پھر کہا مومنین میں کون زیادہ عقل مند ہے؟

زیادہ عقلمند کون ہے

فرمایا۔ اَكْثَرُهُمْ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَاَحْسَنُهُمْ اِسْتِعْدَادًا لَهُ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ بِهِ اُولٰئِكَ الْاَكْيَاسُ۔ جو ان میں موت کو زیادہ یاد کرنے والا اور آنے سے پہلے بہترین تیاری کرنے والا ہو۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ بدل کر فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ خَمْسُ خِصَالٍ اِذَا نَزَلْنَ بِكُمْ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوْهُنَّ اِنَّهُ لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ حَتّٰى يُعْلِنُوْا بِهِ اِلَّا ظَهَرَ فِيْهِمُ الطَّاعُوْنُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِيْ لَمْ تَكُنْ فِيْ اَسْلَافِهِمُ الَّذِيْنَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا اُخِذُوْا بِالسِّنِيْنَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ وَلَمْ

اے گروہ مہاجرین! پانچ باتیں ہیں۔ میں تم میں ان کے نازل ہونے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ کسی قوم میں ہرگز فحش غلبہ نہیں پکڑتا یہاں تک کہ وہ ان کی برائی کا اعلان کرنے لگیں۔ جب ایسا ہونے لگے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریاں ظاہر ہوں گی کہ ان کے بزرگان اسلاف میں نہ ہوئی ہوں گی اور جب کم ناپنا اور کم تولنا اختیار کریں گے تو وہ قحط سالی اور سختیوں اور بادشاہوں کے جور و ظلم میں گرفتار ہوں گے اور جب اموال کی زکوٰۃ

يَهْنَحوا الزَّكٰوةَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا مُنِعُوا الْمَطَرَ مِنَ السَّمَآءِ فَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ مَا مُطِرُوْا وَمَا نَقَضُوْا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُوْلِهٖ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَخَذَ مَا كَانَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَمَا لَمْ يَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَجَبَّرُوْا فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ۔

روکیں گے تو آسمان سے بارش روک دی جائے گی اور جس قدر مینہ برسے گا وہ جانوروں کی خاطر برسے گا۔ اور جب خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کو توڑیں گے تو خدا اُن پر اُن کے دشمنوں کو مسلط کر دے گا جو ان کے تمام اموال پر قابض ہو جائے گا اور جب ان کے پیشوا اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم کرنا چھوڑ دیں گے اور خدا کے نازل کردہ احکام میں جبر کریں گے تو اللہ ان کے دلوں میں ایک دوسرے کا خوف پیدا کر دے گا۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ سَيِّئَاتِهٖ وَعُقُوْبَتِهٖ۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن بن عوف کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا اگلی صبح عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سیاہ عمامہ باندھ کر آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے پھر آپ نے اسے کھول کر اپنے دستِ مبارک سے باندھا اور اس کی پشت پر چار انگشت شملہ چھوڑ کر فرمایا:

هٰكَذَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاعْتَمَّ فَاِنَّهٗ اَحْسَنُ وَاَعْرَفُ۔

عبد الرحمٰن عمامہ اسی طرح باندھا کرو کیونکہ یہ احسن اور اعرف ہے۔

پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لواء (نشانِ فوج) لے آئیں پھر آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

يَا ابْنَ عَوْفٍ فَاغْزُوْا جَمِيْعًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ لَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا

عبد الرحمٰن تم سب کے سب فی سبیل اللہ جہاد کرو اور کفار سے جنگ کرو۔ خیانت نہ کرنا اور مثلہ نہ کرنا اور نہ ہی بچوں کو قتل

تَهْتِكُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا فَهٰذَا عَهْدُ اللّٰهِ وَسِيْرَةُ نَبِيِّهِ فِيْكُمْ
کرنا۔ یہ تم میں خدا کا عہد اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔

اس کے بعد عبدالرحمٰن نے نشان لیا اور دومۃ الجندل کو روانہ ہو گئے[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روانہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے تو وہاں کے حاکم کی لڑکی سے نکاح کر لینا چنانچہ ان کو فتح ہوئی اور انہوں نے اس کی لڑکی تماضر سے نکاح کر لیا اور اس کے بطن سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن پیدا ہوئے[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مہاجرین میں مواخات کرائی تو آپ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا بھائی بنا دیا تھا۔ انہوں نے آپ سے فرمایا تھا میرے پاس کھجور کے دو باغ ہیں۔ ان میں سے جو پسند ہو لے لو۔ آپ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے باغ میں برکت دے میں اس غرض سے مسلمان نہیں ہوا ہوں۔ انصار و مہاجرین کے درمیان جو مواخات قائم فرمائی تھی۔ اس میں ان کے بھائی سیدنا سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بنائے گئے تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا میرے پاس کچھ مال ہے وہ نصف آپ کو دیتا ہوں۔ اور دو بیویاں ہیں آپ انہیں دیکھ لیں جو پسند ہے اسے طلاق دے دوں۔ انقضائے عدت کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ نے کہا مجھے آپ کے مال کی ضرورت ہے نہ بیوی کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال و آل میں برکت دے۔ مجھے تو بازار کی راہ بتلا دیجئے چنانچہ تجارت ہی سے آپ کے پاس رفتہ رفتہ دولت کثیر جمع ہو گئی۔ مالدار ہو کر آپ نے نکاح کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا۔ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

دولت و ثروت

آپ کے مال و دولت کی اتنی بہتات ہو گئی تھی کہ سونا ہی اتنا تھا آپ کے انتقال کے بعد کلہاڑیوں سے کاٹ کر تقسیم کیا گیا۔ چار بیویاں تھیں ہر ایک کے حصہ میں اسی اسی ہزار آیا۔ ایک ہزار اونٹ اور ایک صد گھوڑے اور تین سو بکریاں چھوڑی

---

[1] سیرت ابن ہشام جلد سوم ذکر غزوہ عبدالرحمٰن بن عوف الی دومۃ الجندل ص ۲۴۴ [2] اسد الغابہ۔

Marfat.com

تھیں۔

وفات سن وفات مختلف بیان کیا گیا ہے صاحب اکمال نے ۳۲ سنہ ہجری اور ابن الاثیر الجزری نے ۲۵ھ تحریر فرمایا ہے۔ بمقام مدینہ منورہ بعمر پچھتر سال وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ انتقال کے وقت وصیت فرمائی کہ اصحاب بدر میں سے جو زندہ ہوں اُن میں سے ہر ایک کو چار چار سو دینار دیئے جائیں چنانچہ ایسے ایک سو اصحاب نکلے۔ پچاس ہزار درہم عام غربا و مساکین کو ایک ایک ہزار گھوڑے فی سبیل اللہ دینے کی وصیت فرمائی۔

سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کے انتقال پُرملال پہ فرمایا عبدالرحمٰن جاؤ بیشک تم نے اچھا زمانہ پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیئے[1]

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنازہ میں شریک تھے اور ساتھ ساتھ کہتے جا رہے تھے۔ واجبلاہ یعنی افسوس بہت بڑا آدمی دنیا سے اٹھ گیا۔

فضائل ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لِنِسَآئِہٖ اِنَّ اَمْرَکُنَّ یُہِمُّنِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَلَنْ یَّصْبِرَ عَلَیْکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَۃُ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَی اللّٰہُ اَبَاکَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اکثر خیال آیا کرتا تھا کہ میرے بعد تمہارا کیا حال ہو گا۔ تمہاری خدمت صابر و صدیق ہی کرے گا۔ ایک بار سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا خدا تیرے باپ کو سلسبیل[3] سے سیراب کرے اس نے ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] اسد الغابہ ذکر عبدالرحمٰن بن عوف [2] مشکوٰۃ بحوالہ سنن ترمذی
[3] جنت میں ایک چشمہ کا نام ہے۔

وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا۔

ایک باغ چالیس ہزار کی قیمت کا دے ڈالا تھا۔

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ اِنَّ الَّذِىْ يَحْثُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِىْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ[1]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے تھے کہ جو کوئی شخص میرے بعد تمہاری خدمت کرے گا وہ صادق اور سخی ہوگا اسے خدا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو سلسبیل سے سیراب کیجیے۔

زبیر بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں پر امین تھے۔

ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بھی بنایا تھا۔

اخلاق و خصائل اور انفاق فی سبیل اللہ کا بیان

کثرت مال بجائے غفلت شعاری کے سیدنا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کے لیئے رقت وزاری اور خشیت الٰہی کا سبب بن گئی تھی۔ راہ خدا میں آپ خوب دل کھول کر خرچ کیا کرتے تھے۔ ایک بار ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کثرت مال کہیں میری ہلاکت و تباہی کا باعث نہ ہو جائے۔ فرمایا اسے فی سبیل اللہ خرچ کرتے رہا کرو۔ امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ چالیس ہزار دینار خیرات کیے۔ پھر پانچ سو سواری کے اونٹ بھی دے دیئے۔

خشیتِ الٰہی نوفل بن ایاس الہندلی کا قول ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے ہم مجلس اور بہترین جلیس تھے۔ ایک دن ہم ان کے ہاں گئے۔ انہوں نے غسل کیا۔ پھر ہمارے پاس کھانے کا ایک برتن جس میں روٹی اور گوشت تھا لے آئے۔ ہم کھانے کے لیے بیٹھے۔

---

[1] اسد الغابہ و جامع صغیر سیوطی بحوالہ مسند عبد الرزاق۔

Marfat.com

عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال تک نانِ جویں بھی سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت نے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آیا ہماری یہ حالت ہمارے لیے بہتر ہے [۱]

دُعا: ابوالہیاج رحمۃ اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں اور زبان سے کہہ رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شُحَّ نَفْسِیْ — الٰہی مجھے نفس کے بخل سے بچائیو

یہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے [۲]

حُلیہ | چھریرے جسم اور فراخ چشم تھے۔ پلکیں گھنی اور بڑی تھیں۔ ناک اونچی اور لانبی۔ سر کے بال کانوں تک چھوڑ رکھے تھے۔ ہتھیلیاں پُرگوشت اور انگلیاں موٹی تھیں۔ خضاب استعمال نہ کرتے تھے۔ قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ ان کی دہنی طرف ایک اور شخص بیٹھے تھے قرصِ نقرہ جیسے سفید و روشن ان کا نام عبدالرحمٰن بن عوف تھا [۳]

مرویات | آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ اَلَا اُبَشِّرُکَ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَجَدْتُ لِلّٰہِ شُکْرًا [۴]

تحقیق مجھ سے جبریل علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کو خوشخبری نہ دوں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو آپ پر درود بھیجتا ہے میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔ اس پر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

---

[۱] اسد الغابہ [۲]

[۳] اسد الغابہ [۴] جلاء الافہام ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

سیّدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

نام و نسب سیّدنا زبیر کے والد عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئ القرشی اسدی ہیں۔ آپ کی والدہ صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ سیّدہ صفیہ اسلام سے مشرف ہوئیں اور ہجرت مدینہ بھی کی تھی۔ نہایت شجاع خاتون تھیں۔ ان کے حالات ہم اپنی کسی دوسری تصنیف میں ہدیۂ ناظرین کریں گے۔

آپ کی کنیت آپ کے صاحبزادے کے نام پر ابو عبداللہ ہے مگر آپ کی والدہ آپ کو ابوالطاہر کہا کرتی تھیں۔ ام المومنین سیّدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی ہیں۔

قبول اسلام آپ نے بعمر ۱۵ سال اسلام قبول کیا۔ حبشہ و مدینہ کی ہر دو ہجرتیں کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مواخات بین المہاجرین میں آپ کو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تھا اور مواخات بین المہاجرین و الانصار میں سلمہ بن وقش آپ کے بھائی بنائے گئے تھے۔[1]

استقلال و استقامت آپ کے قبول اسلام کی وجہ سے آپ کا چچا آپ کو کھجور کی صف میں لپیٹ کر دھواں دیا کرتا تھا۔ مگر بفضل خدا آپ کے ثبات و استقلال میں ذرا فرق نہیں آیا۔

فدایتِ رسالت سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے فی سبیل اللہ

---

[1] اسد الغابہ

Marfat.com

تلوار نکالی۔ ہجرت سے پیشتر ایک بار مکہ معظمہ میں افواہ اڑی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے قید کر لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ تلوار سونتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے آئے۔ فرمایا۔ کیوں کیا بات ہے۔ عرض کی مجھے خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تعریف کی اور آپ کے حق میں دعا فرمائی۔

جنگ جمل کی صبح کو آپ نے اپنے ایک بیٹے سے فرمایا۔ میرے جسم میں کوئی حصہ ایسا نہیں حتیٰ کہ شرمگاہ بھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں زخمی نہ ہوا ہو۔

آپ عشرہ مبشرہ اور ان چھ اصحاب میں سے ایک ہیں جنہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت خلافت کے لیے پیش کیا تھا۔[۱]

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ زبیر ارکانِ دین میں سے ایک رکن ہیں[۲] جنگِ بدر میں فرشتے آپ ہی کی ہیئت میں نازل ہوئے تھے[۳] آپ جنگِ اُحد میں ثابت قدم رہے تھے[۴]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ:

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ[۵]

سے مراد ابوبکر صدیق و زبیر رضی اللہ عنہما ہیں[۶]

خود آپ سے روایت ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يَّاْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ	کون ہے جو بنی قریظہ میں جائے اور ان کی خبر لائے۔ میں گیا اور خبر لے آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

---

۱ اسد الغابہ ۲ اصابہ ۳ اسد الغابہ ۴ اکمال فی اسماء الرجال
۵ پارہ ۴ رکوع ۹ ۶ اصابہ۔

Marfat.com

فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ ؎۱

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جنگِ احزاب کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ ؎۲

کون ہے جو اس قوم کی خبر لائے۔ زبیر رضی اللہ عنہ بولے میں لاتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔

فتح مصر میں شریک تھے اور ایک حصہ فوج کے افسر تھے۔ بعض روایات کے مطابق قبولِ اسلام میں یہ پانچویں شخص شمار ہوتے ہیں۔ ان سے پہلے چار شخص ہی اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ سال نحیر میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک دن کئی شخصوں نے یکے بعد دیگرے آکر کہا کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا دیں۔ فرمایا کیا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کر دوں۔ چنانچہ انہوں نے تائید کی۔ پھر فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ جہاں تک مجھے علم ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ نیک ہیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص کہہ رہا تھا کہ میں حواری کا بیٹا ہوں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اگر تو زبیر رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے تو سچا ہے ورنہ نہیں؛

انفاق فی سبیل اللہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں ایک ہزار غلام تھے جو مزدوری سے آپ کو روپیہ کما کر دیا کرتے تھے مگر کبھی ایک درہم بھی گھر میں لے کر آپ داخل نہیں ہوئے۔ سب کے سب خیرات کر دیا کرتے تھے۔

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کا قصیدہ

سیدنا حسان بن ثابت شاعر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی شان میں قصیدہ ذیل موزوں کیا ہے جس میں آپ کے فضائل کا بیان اس طرح فرماتے ہیں۔

؎۱ مشکوٰۃ متفق علیہ ؎۲ مشکوٰۃ ایضاً

Marfat.com

اَقَامَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ وَھَدْیِہٖ   حَوَارِیُّہٗ وَالْقَوْلُ بِالْفِعْلِ یُعْدَلُ

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہد اور روش پر قائم رہے وہ ان کے حواری ہیں اور قول تو فعل سے برابر سمجھا جاتا ہے۔

اَقَامَ عَلٰی مِنْھَاجِہٖ وَطَرِیْقِہٖ   یُوَالِیْ وَلِیَّ الْحَقِّ وَالْحَقُّ اَعْدَلُ

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور روش پر قائم رہے وہ اہلِ حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہے۔

ھُوَ الْفَارِسُ الْمَشْھُوْرُ وَالْبَطَلُ الَّذِیْ   یَصُوْلُ اِذَا مَا کَانَ یَوْمٌ مُحَجَّلُ

وہ ایسے مشہور شہسوار اور بہادر ہیں کہ جو اس دن حملہ کرتے ہیں جب لوگ جنگ کے خوف سے چھپ رہے تھے۔

وَاِنَّ امْرَءً کَانَتْ صَفِیَّۃُ اُمَّہٗ   وَمَنْ اَسَدٌ فِیْ بَیْتِہٖ طَرَفَلُ

وہ وہی ہیں جن کی ماں صفیہ تھیں۔ اور وہ، وہ شیر تھے جو اپنے گھر میں رہا کرتے تھے

لَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ قُرْبٰی قَرِیْبَۃٌ   وَمِنْ نُصْرَۃِ الْاِسْلَامِ مَجْدٌ مُوَثَّلُ

ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت قریبہ حاصل تھی وہی ہیں جن سے اسلام کو نصرت حاصل ہوئی۔

فَکَمْ کُرْبَۃٍ ذَبَّ الزُّبَیْرُ بِسَیْفِہٖ   عَنِ الْمُصْطَفٰی وَاللّٰہُ یُعْطِیْ وَیُجْزِلُ

چنانچہ بہت سے مصائب زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کیے اور خدا بہت عطا و بخشش کرنے والا ہے۔

اِذَا کَشَفَتْ عَنْ سَاقِھَا الْحَرْبُ حَشَّھَا   بِاَبْیَضَ سَبَّاقٍ اِلَی الْمَوْتِ یَرْفُلُ

جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی تو وہ اپنی تلوار لے کر موت کی طرف دوڑتے تھے۔

فَمَا مِثْلُہٗ فِیْھِمْ وَلَا کَانَ قَبْلَہٗ   وَلَیْسَ یَکُوْنُ الدَّھْرَ مَا دَامَ یَذْبُلُ

پس ان کی مثل نہ ان سے پہلے تھا اور نہ اب تا دوام قیامت ہوگا۔

تدیّن و تقویٰ اور پرورش یتامیٰ | سیدنا عثمان بن عفّان، مقداد بن اسود

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ سات صحابہ نے آپ کو اپنا وصی بنایا اور آپ نے ان سب کے اموال کو بالکل محفوظ رکھا اور ان کے بچوں کے مصارف اپنے روپیہ سے پورے کرتے رہے۔

وفات آپ جنگ جمل میں شریک تھے۔ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کو پکار کر اپنے پاس بلایا اور رزم گاہ سے ایک طرف لے گئے اور فرمایا۔ آپ کو یاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم ان سے (یعنی خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے) جنگ کروگے۔ اور تم اس دن ان پر ظلم کررہے ہوگے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث یاد آگئی اور اسی وقت میدان سے علیحدہ ہوگئے۔ وادی سباع کنارہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ابن جرموز نامی باغی نے آکر قتل کردیا اور آپ کی تلوار لے جاکر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں پیش کی۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ بیشک اس تلوار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی مصائب کو دور کیا ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابن صفیہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دے دینا

اس واقعہ پر ابن جرموز نے اشعار کہے ہیں۔

اَتَیْتُ عَلِیًّا بِرَأْسِ الزُّبَیْرِ اَرْجُوْ لَدَیْهِ بِهِ الزُّلْفَةَ

میں علی کرم اللہ وجہہ کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لے کر جا حاضر ہوا۔ مجھے اس کام سے ان کے تقرب کی امید تھی۔

فَبَشَّرَ بِالنَّارِ اِذْ جِئْتُهٗ فَبِئْسَ الْبِشَارَةُ وَالتُّحْفَةُ

جب میں اُن کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے دوزخ کی بشارت دی سو کیسی بُری بشارت اور کیسا بُرا تحفہ ہے۔

آپ کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۳۶ ہجری میں بعمر ستتر سال ہوئی۔[۱]

---

[۱] اسد الغابہ۔

Marfat.com

مرویات کسی نے آپ سے قلّتِ روایت کا سبب دریافت کیا۔ فرمایا۔ میں روایتِ حدیث سے اس لیے خوف کرتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

وضع حدیث کا عذاب و وعید مَنْ قَالَ عَلَیَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ[1]

اگر کوئی شخص ایسی بات کہتا ہے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔

---

[1] اصابہ

Marfat.com

سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

نام و نسب | سیّدنا طلحہ قریشی تیمی ہیں اور سلسلہ نسب طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن سعد بن تیم بن کعب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر ہے اور والدہ آپ کی صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک بن نضر ہیں۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ اور طلحہ الخیر، طلحہ الجواد اور طلحۃ الفیاض کے القاب سے ملقب تھے۔

قبولِ اسلام | آپ سابقین الی الاسلام میں سے ہیں۔ سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کی تعلیم و تلقین سے مشرف باسلام ہوئے اور انہی کی محبّت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عشرہ مبشّرہ اور ان چھ اصحاب میں سے ایک ہیں جنہیں سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا اہل فرمایا تھا۔

حالات و خدمات | آپ کو اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قرنین کہا کرتے تھے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا کرتے تھے اور دونوں تیمی ہیں۔

مواخات بین المہاجرین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا تھا مگر سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بھی روایت ہے کہ ان کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھائی ٹھہرایا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شرکتِ غزوات | جنگِ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کو اور سیّدنا

Marfat.com

سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو قافلۂ قریش کے حالات معلوم کرنے کے لیے مامور فرمایا تھا چنانچہ یہ اس وقت واپس آئے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ انہوں نے غنیمت میں اپنے حصّہ کے لیے بھی عرض کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حصّہ ملے گا۔ عرض کی ثواب۔ فرمایا ثواب بھی۔ احد اور جملہ غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب رہے [1]

جنگ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار میں گر گئے۔ تب آپ نے اپنی پشت آگے کر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر پائے مبارک رکھ کر اوپر چڑھ گئے اور زبان مبارک سے ارشاد فرما رہے تھے۔ وجب طلحة یعنی طلحہ پر جنت واجب ہو گئی۔ اس روز میدانِ اُحد میں آپ نے عجیب جان فروشانہ کام کیے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں آپ نے اپنے آپ کو سپر بنا رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیر آتا تھا آپ اسے ہاتھ پر لے لیتے تھے جس سے ان کا ایک ہاتھ ہمیشہ کے لیے شل ہو گیا تھا [2]

محض ہاتھ پر ۲۴ زخم آئے اور کل بدن پر نیزہ، تلوار اور تیر کے ۷۵ زخم تھے [2] تلوار کی ایک ضرب سر پر لگی [3] غرض شجاعت و فدائیت کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔

حُلیہ و اخلاق پُر گوشت، گندم گوں، خوش شکل، گھنے بالوں والے، میانہ قد تھے۔ خضاب استعمال نہیں کرتے تھے [5] جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مخالفتِ طلحہ رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچی تو فرمایا۔ مجھے اسی وقت چار آدمیوں کی مخالفت کی خبر پہنچی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ نیک اور سخی طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں [6]

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی روزانہ آمدنی ایک

---

[1] اسد الغابہ [2] الاستیعاب [3] اکمال فی اسماء الرجال [4] اسد الغابہ
[5] الاستیعاب [6] اسد الغابہ۔

Marfat.com

ہزار دانی تھی۔ دانی ایک سکّہ ہے جو دینار کے ہم وزن ہوتی ہے۔

شہادت ۱۰ر جمادی الاخری ۳۶ھ کو واقعہ جمل میں کچھ اوپر ساٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ بعض کا قول ہے کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ان سے بھی ویسے ہی گفتگو کی جس طرح سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے کی تھی۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ جنگ سے کنارہ کش ہوکر ایک طرف جا بیٹھے۔ دفعتاً مروان بن الحکم کا ایک تیر آپ کی گردن پر آ لگا ایک تیر کسی اور طرف آپ کے گھٹنا پر آ لگا۔ گھٹنا سے خون اس طرح جاری ہوا کہ باوجود کوشش کے بند نہ ہوا۔ جب زخم بند کرتے تو گھٹنا متورم ہو جاتا۔ چھوڑتے تو خون جاری ہو جاتا۔ آخر آپ نے فرمایا زخم کو چھوڑ دو۔ خون بہنے دو۔ یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ پھر کہا الٰہی عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ مجھ سے لے حتیٰ کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائیں۔ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا ان کی نعش پر گزر ہوا۔ دیکھا خاک و خون میں غلطاں ہیں چہرہ سے مٹی صاف کی اور فرمایا۔ ابو محمد مجھے یہ بات بہت شاق گزری ہے کہ تجھے نجوم آسمان کے تلے خاک آلود دیکھوں۔ پھر فرمایا۔ کاش! میں اس واقعہ سے بیس یوم پیشتر انتقال کر جاتا یہ کہہ کر امیر المومنین اور ان کے رفقاء رو پڑے اور بہت روئے۔

موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو یوم احد میں طلحۃ الخیر اور تبوک میں طلحۃ الفیاض اور غزوہ حنین میں طلحۃ الجواد فرمایا تھا۔

ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کے کیا معنی ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کچھ نہیں فرمایا۔ اس نے مکرر سہ کرر پھر عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اتنے میں طلحہ رضی اللہ عنہ آ گئے فرمایا وہ سائل کہاں ہے جو مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کے معنی دریافت کرتا تھا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوں فرمایا مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ یہ شخص ہے۔

ایک شخص سیدنا علی اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہہ رہا تھا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا میرے بھائیوں

Marfat.com

کی غیبت مت کر جب وہ اس حرکت سے باز نہ آیا تو دو رکعت پڑھ کر بدیں الفاظ دعا مانگی۔ الٰہی اگر وہ باتیں جو یہ شخص کہہ رہا ہے تیری مرضی کے خلاف ہوں تو میری آنکھوں کے سامنے اس پر بلا نازل فرما اور اس کو لوگوں کے لیے عبرت بنا۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ دعا سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ایک اونٹنی مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اس شخص کو تھوتھنی سے پکڑ کر دانتوں سے پکڑ کر چیر ڈالا اور لوگوں کے دیکھتے دیکھتے وہ مردود دہیں پر کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ اس واقعہ سے وہ جہلاء سبق لیں جو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی سے ناشائستہ الفاظ کہا کرتے ان کے افعال پر نکتہ چینی کیا کرتے اور ان کی پاک سیرتوں پر سب و شتم کیا کرتے ہیں۔ آج واقعہ کی تکرار اگر نہ بھی ہو تو ہم میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی شان کا کوئی مرد کبیر بھی موجود نہیں۔ کوئی صحابہ کرام کی خدماتِ حسنات صدق و خلوص کا جاننے اور اندازہ لگانے والا بھی نہیں ہے۔ اللہ علیم و کریم ہے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے طلحہ، عثمان، زبیر رضی اللہ عنہم اور میں ان لوگوں میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَنَزَعْنَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ [1]

ہم قیامت کو ان کے دلوں سے کینہ نکال دیں گے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بن کر تختوں پر بیٹھیں گے۔

ایک دفعہ ایک شخص یہ شعر پڑھ رہا تھا ؎

فَتًى كَانَ يُدْنِيهِ الْغِنَىٰ مِنْ صَدِيقِهِ ۔۔۔ إِذَا هُوَ اسْتَغْنَىٰ وَيُبْعِدُهُ الْفَقْرُ

---

[1] پارہ ۱۴ رکوع ۴

وہ ایسا جوان مرد تھا کہ اس کی دولت نے اسے دوستوں سے قریب تر کر دیا تھا جبکہ اُسے کسی کی ضرورت نہ تھی اور تنگدستی نے اس کے دوستوں کو دور پھینک دیا تھا سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ نے سُن کر فرمایا۔ اس کے مصداق تو ابو محمد بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے [1]

---

[1] اسد الغابہ۔

Marfat.com

سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ

نام ونسب سعید نام۔ ابوالاعور کنیت ہے۔ آپ کے والد زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی ہیں۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت نجحہ بن ملیح خزاعیہ ہیں۔ سعید رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی تھے اور بہنوئی بھی۔ سیدنا عمر فاروق کی ہمشیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے گھر میں تھیں۔ نیز سیّدنا سعید کی بہن عاتکہ کا دوسرا نکاح عبد اللہ بن ابوبکر کی شہادت کے بعد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوگیا تھا۔

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ آغاز بعثت ہی میں اسلام لے آئے تھے اور آپ کی بیوی فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا بھی سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پیشتر مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ یہی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جو سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام کا سبب ہوئیں۔

حالات آپ کے والد زید بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بت پرستی ترک کرکے توحید اختیار کرلی تھی۔ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے بہت بوڑھے تھے۔ کعبہ سے پشت لگائے بیٹھا رہا کرتے اور قریش سے کہا کرتے۔ اے قریش اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں زید بن عمرو (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے۔ میرے سوا تم میں کوئی ایک بھی دین ابراہیم علیہ السلام پر نہیں ہے پھر کہا کرتے۔ اے خدا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تجھے کس طریقہ سے عبادت زیادہ پیاری ہے میں اسی طرح تیری عبادت کیا کرتا۔ لیکن میں نہیں جانتا پھر وہ اپنی ہتھیلیوں پر سجدہ کرتے [1]

جب خانہ کعبہ میں داخل ہوا کرتے تو کہا کرتے "یا اللہ میں حاضر ہوں"۔ تو حق ہے میں

---

[1] سیرت ابن ہشام جلد اوّل ص ۲۱۷

Marfat.com

تیرا بندہ اور غلام ہوں۔ میں ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جن کے ساتھ ابراہیم نے پناہ مانگی [1]

انہوں نے دینِ حنیف کی تلاش میں جزیرہ وشام کا سفر کیا۔ مکہ معظمہ واپس آ رہے تھے کہ بنی لخم کی بستی والوں نے انہیں قتل کر دیا رضی اللہ عنہ

ایک بار سیدنا سعید اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے مل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زید بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے مغفرت کی بابت عرض کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نَعَمْ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ اُمَّةً وَّاحِدَةً [2] — بہتر (میں دعا کر دوں گا) وہ اکیلا بجائے خود ایک اُمت کے مساوی بنا کر اُٹھایا جائے گا۔

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ، فضلائے صحابہ اور غازیانِ اسلام میں سے تھے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگِ بدر میں قافلہ قریش کی اطلاع حاصل کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے۔ اس لیے بدر کی غنیمت واجر میں شامل کیے گئے۔ اس کے بعد تمام مشاہد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ یرموک اور فتح دمشق میں شامل تھے [3]

مروان بن الحکم جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا کے پاس اروی اقیاس نامی ایک بڑھیا نے آپ کی شکایت پیش کی کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری زمین غصب کر لی ہے مروان نے آپ کو طلب کیا تو آپ نے کہلا بھیجا کہ تم میری نسبت یہ خیال کرتے ہو کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ ۔ — جو شخص ایک بالشت بھر زمین ظلم سے حاصل کرے گا اس کی گردن میں اس حصہ اراضی کے برابر ساتوں زمین تک طوق ڈالا جائے گا۔

پھر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا قَدْ زَعَمَتْ اِنَّهَا — الٰہی وہ گمان کرتی ہے کہ اس پر ظلم ہوا ہے

[1] سیرت ابنِ ہشام جلد اوّل ص ۲۲ - ۲۲۱ [2] [3] اسد الغابہ

Marfat.com

ظَلَمَتْ فَإِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاعْمِ بَصَرَهَا وَأَلْقِهَا فِي بِئْرِهَا وَأَظْهِرْ حَقِّي نُوْرًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنِّي لَمْ أَظْلِمْهَا۔

پس اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کے گھر کے کنویں میں گرا دے اور مسلمانوں پر میرے حق کو بخوبی واضح کر دے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کی بینائی زائل ہوئی۔ پھر ایک دن چلتے چلتے اپنے ہی مکان کے کنویں میں گر پڑی اور وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔ اس کے بعد اہلِ مدینہ میں یہ ضرب المثل بن گئی تھی۔

أَعْمَاكَ اللّٰهُ كَمَا أَعْمَى الْأَرْدِيَّ[1]

خدا تجھے اندھا کرے جیسا کہ اُردی کو اندھا کیا۔

باختلافِ روایات ۵۰ھ و ۵۱ھ و ۵۵ھ میں بمقام عقیق آپ نے انتقال فرمایا۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ابنِ عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کے جسم سے خوشبو نکل رہی تھی۔ نمازِ جنازہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ قبر میں ابنِ عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے اتارا[2]

آپ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ[3] فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ

جو شخص اپنے مال کو بچاتا ہوا مر جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے آپ کو بچاتا ہوا قتل ہوا وہ شہید ہے اور جو آدمی اپنا دین بچاتا ہوا قتل ہوا وہ شہید ہے اور جو اپنے اہل کو بچاتا ہوا قتل ہو جائے وہ بھی شہید ہے[4]

---

[1] اصابہ و اسد الغابہ [2] اسد الغابہ [3] جامع الصغیر سیوطی بحوالہ مسند امام احمد و صحیح ابن حبان [4] سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں یہ جملہ واقعات جمع تھے۔

Marfat.com

خاتمۃ الباب

الحمدللہ! یہاں تک عشرہ مبشرہ کے حالات تمام ہوئے۔ ان میں ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم وہ خلفائے راشدین و مہدیین ہیں جن کے فضائل عملیہ اور جذبات باطنیہ نے اقلیم عالم کی اصلاح و ہدایت فرمائی۔ ابو عبیدہ و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما وہ بزرگوار ہیں۔ جنہوں نے قبولِ اسلام کے لیے اپنے والدین سے اس طرح علیحدگی اختیار کرلی جس طرح ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد سے کی تھی۔ اور یہی وہ بزرگوار ہیں جن کی سیاست و نجدت سے بلاد عرب و شام اور دیارِ عراق و فارس مفتوح ہوئے۔ بالفاظ دیگر جن کے ہاتھوں سے کسریٰ و قیصر کے خزائن و قصور کی کنجیاں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں۔ اور یہی وہ اسلامی جنرل اور بطول ہیں جن کے مبارک ہاتھوں پر روم و فارس کی زبردست سلطنتیں ابدالآباد کے لیے دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ انہیں میں طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما وہ عالی پایہ بزرگ ہیں جن کی صداقت و فدائیت کے نمونے شاید تاریخ دنیا میں نظر نہ آئیں گے۔ نیز عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما وہ بلند مرتبہ اکابر ہیں جن کے صدق و خلوص کی نظیر کسی اور جگہ نہ مل سکے گی۔ اور ان کی ثابت قدمی، مستقل المزاجی اور اولوالعزمی نے بالآخر بڑے بڑے مخالفین کو مخالفتِ اسلام میں تھکا کر نہ صرف نیچا ہی دکھا دیا بلکہ انہیں بالآخر دینِ حنیف کا مطیع و منقاد بنا دیا۔

ختم شد

Marfat.com

Marfat.com

فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اشرف الاحکام

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ

احادیث مبارکہ کی نادر تشریحات اور بصیرت افروز

تحقیقات حضرت تھانویؒ کے منفرد اسلوب میں

عقائد و کلام مسائل و احکام فقہ و تصوف کے جواہر ریزے

جمع و ترتیب

297.9922 ح 27 ع

55960-U-67

297.9922
ح 27
55960

Marfat.com